بہشت کی کنجیاں
و
جہنم کے خطرات

مؤلف
حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الاعظمی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

بہشت کی کنجیاں
و
جہنم کے خطرات

مؤلف

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

بہشت کی کنجیاں و جہنم کے خطرات

ناشر: ملک شبیر حسین

سن اشاعت: جون 2010ء / رجب 1431ھ

طابع: اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ: ورڈز میکر

سرورق: اے ایف ایس ایڈورٹائزرز
0345-4653373

قیمت: روپے

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جنت کیا ہے؟	11	اقسام بدعت	29
جنت کہاں ہے؟	12	علم دین	34
جنتیں کتنی ہیں؟	12	وضو	39
جنت کی منزلیں؟	13	وضو کے دنیاوی فائدے	41
جنت کے پھاٹک	13	اذان	42
جنت کے باغات	13	اذان کے دنیاوی فوائد	44
جنت کی عمارتیں	14	تعمیر مساجد	45
جنت کی نہریں	14	نماز	47
جنت کے چشمے	15	حضرت حاتم اصم کی نماز	50
اہلِ جنت کی عمریں	15	فاقہ کا خطرہ	51
جنتیوں کی بیویاں اور خدام	15	جماعت کی اہمیت	52
حوروں کا جلسہ اور گانا	15	سنن مؤکدہ	53
جنت کے بازار	16	نماز تہجد	54
جنت میں خدا کا دیدار	16	نماز تحیۃ الوضو	55
جنت میں لیجانیوالے اعمال	18	نفل نمازوں کی کثرت	56
کلمہ اسلام	18	زکوٰۃ	59
کلمہ اسلام کا ثواب	22	صدقہ	64
اچھی نیت	23	صدقہ کی طاقت	69
ایک شہید، ایک عالم، ایک سخی کا انجام	24	روزہ	70
رات میں صدقہ دینے والا	25	رمضان کے متعلق خطبہ نبوی	72
بعض عمل کے نقطہ نیت پر ثواب	27	شب قدر و عید الفطر	74
اتباع سنت	27	حج و عمرہ	75
		حج مبرور	79

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عشرہ ذوالحجہ	80
قربانی	83
تلاوت قرآن مجید	84
مدینہ طیبہ کی سکونت	87
جہاد	89
شہادت	93
شہادت ملنے کا آسان طریقہ	99
سامانِ جہاد کی تیاری	100
اللہ تعالیٰ کا ذکر	102
درود شریف	108
توبہ واستغفار	115
توبہ کا طریقہ	120
اذکارِ ماثورہ	120
اللہ کیلئے محبت وعداوت کی اہمیت	125
للّٰہی محبت وعداوت کی اہمیت	130
خوفِ خداوندی	131
موت کو یاد کرنا	133
بیمار پرسی	136
سچا تاجر	138
لین دین میں نرمی	139
سچ بولنا	140
نکاح	141
لڑکیوں کی پرورش	142
شوہر کی رضامندی	144
بچوں کی موت	145
اطاعتِ والدین	147
رشتہ داروں کیساتھ نیک سلوک	149
پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ	152
یتیموں پر شفقت	154
اچھے اخلاق	156
زبان وشرمگاہ کی حفاظت	159
تکلیفوں کو دور کرنا	160
لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنا	161
مہمان نوازی	162
سلام ومصافحہ	163
تواضع وانکساری	166
حیاء	168
صبر	170
خیر خواہی	172
مسلمانوں کی پردہ پوشی	173
رحم وشفقت	174
سخاوت	176
حدیث الابرص والاقرع والاعمیٰ	179
گوشت پتھر ہوگیا	181
توکل	182
چھ کاموں پر جنت کی گارنٹی	183
تکلیفوں کے بدلے جنت	184
مفلسی اور فقیری	185
صالحین کی خدمت	186

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ

تمہیدی تجلیاں!

(1)

"جنتی زیور" کی تصنیف کے بعد خود بخود دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جنت کی نعمتوں اور جنت میں لیجانے والے اعمال کے بارے میں بھی کوئی کتاب لکھدوں۔ تاکہ مسلمان بھائی جنتی اعمال کی طرف راغب ہو کر اپنے جنت میں جانے کا سامان کریں۔

مگر خدا کی شان کہ اس درمیان میں کئی بار مجھ پر مختلف بیماریوں کا حملہ ہوتا رہا اور میں کچھ بھی نہ لکھ سکا۔ لیکن بحمدہٖ تعالیٰ اس سال رمضان 1400ھ میں صحت قدرے اچھی رہی اور میں نے یہ طے کر لیا کہ اس رمضان شریف میں چھوٹا یا بڑا کہیں کا بھی کوئی سفر نہیں کروں گا۔ چنانچہ ماہ رمضان میں مکان پر قیام کے دوران حالت روزہ ان اوراق کو تحریر کرنے کی توفیق ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

(2)

یوں تو ہر نیک عمل جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ مگر بعض ایسے نیک اعمال بھی ہیں جن پر خصوصیت کے ساتھ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جنت کا وعدہ اور بہشت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ چنانچہ اسی قسم کے اعمال حسنہ میں سے چن چن کر ساٹھ عملوں کو حدیثوں سے منتخب کر کے جمع کر دیا ہے اور ان ساٹھ اعمال کو عنوان بنا کر ہر عنوان کے تحت ان اعمال کے فضائل میں چند احادیث نقل کر دی ہیں پھر ہر عنوان کے آخر میں "تشریحات و فوائد" لکھ کر حدیثوں کی وضاحت کرتے ہوئے ضروری مسائل کی بھی توضیح کر دی ہے۔

ان منتشر اوراق کے مجموعہ کو "بہشت کی کنجیاں" "اعمال جنت" کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

پہلے یہ خیال ہوا کہ چونکہ یہ کتاب عام مسلمانوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ اس لیے ہر عنوان کے تحت میں چند حدیثوں کے اردو ترجموں کو نقل کر دوں۔ مگر پھر ناگہاں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ حدیثوں کے اصل عربی الفاظ کتابوں کے حوالوں کے ساتھ نقل کر کے پھر ان کا مطلب خیز ترجمہ کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ کیونکہ حدیث پڑھنے والے طلبہ کو کچھ حدیثوں کے ترجموں میں آسانی بھی ہو جائے گی اور ہمارے عوام بھائی رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے مقدس الفاظ حدیث کی تلاوت کا شرف اور اجر و ثواب حاصل کر لیں

اس لیے بعض عنوانوں میں حدیث کے اصل الفاظ مع صفحات کتب نقل کر کے ان کا بامحاورہ اور مطلب خیز ترجمہ تحریر کر دیا ہے اور بعض عنوانوں میں بغرض اختصار صرف حدیثوں کا ترجمہ لکھ دیا ہے۔ مگر کتابوں کے صفحات کا حوالہ اور "تشریحات و فوائد" ہر عنوان کے تحت لکھا گیا ہے۔ تاکہ حدیثوں کو کتابوں میں تلاش کر لینا آسان ہو۔ اور حدیثوں کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ لاحق ہو۔ زبان قصداً بہت عام فہم اور آسان تحریر کی ہے تاکہ مضامین کے سمجھنے میں عورتوں اور بچوں کو بھی کوئی دقت نہ پیش آئے۔

دعا ہے کہ ارحم الرحمن اپنے فضل و کرم سے اس مجموعہ کو دونوں جہان میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور مجھ فقیر اور میرے والدین و اساتذہ، نیز میرے سب احباب و مریدین و تلامذہ کیلئے سامان آخرت و ذریعہ مغفرت بنائے۔ اور اس کتاب کے ذریعے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اعمال جنت کی رغبت اور عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

آمین بحرمته النبی الامین علیه وعلیٰ آله وصحبه افضل الصلوٰة و التسلیم والحمد لله رب العالمین

28 رمضان المبارک 1400ھ
(اعظمی منزل گھوسی)

Marfat.com

تعارف مصنف

از مولوی محمد فیض الحق صاحب نبیرۂ حضرت مصنف مدظلہ العلی
فاضل فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی۔ انڈیا!

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا الحاج عبدالمصطفےٰ صاحب اعظمی مجددی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ و جلال و فضل و کمال کے اعتبار سے اکابر علمائے اہلسنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت ماہر درسیات، ساحرالبیان واعظ اور ایک خصوصی طرز تحریر کے موجد و کامیاب مصنف ہونے کی بنا پر ملک اور بیرون ملک میں جامع الصفات اور نمونہ علماء سلف کے لقب سے مشہور ہیں۔

آپ کے والد ماجد شیخ حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم اور والدہ ماجدہ حلیمہ بی بی مرحومہ ہیں۔ آپ 1333ھ میں اپنے آبائی وطن گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت:

قرآن مجید اور اردو کی چند کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھ کر مدرسہ اسلامیہ گھوسی میں داخل ہوئے اور درجہ چار تک اردو کی تعلیم حاصل کی۔ پھر گھوسی کے مدرسہ ناصر العلوم میں فارسی کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد مدرسہ معروفیہ پورہ شیخ معروف اپنے ننیہال میں میزان سے لے کر شرح جامی تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ ضلع مرادآباد اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں چند سال تعلیم حاصل کر کے دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ علی گڑھ سے 1357ھ میں فاضل کی سند حاصل کر کے دستار بند ہوئے۔

Marfat.com

آپ کے اساتذہ:

(1) مولوی محمد سعید خانصاحب فتح پوری۔ (2) شیخ العلما۔ حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب قبلہ اعظمی (3) حضرت مولانا حکمت اللہ صاحب قبلہ امروہی (4) حضرت مولانا سید محمد خلیل صاحب چشتی کاظمی امروہی (5) محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا الحاج سردار احمد صاحب (6) حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ۔ (مصنف بہار شریعت)

بیعت و خلافت:

17 صفر المظفر 1353ھ میں حضرت الحاج حافظ شاہ ابرار حسن خانصاحب نقشبندی شاہجہاں پوری علیہ الرحمہ (خلیفہ حضرت مولانا عبدالغفور خانصاحب قبلہ رحمانی مجددی) سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے اور 25 صفر 1358ھ میں حجتہ الاسلام حضرت مولانا شاہ الحاج حامد رضا خانصاحب قبلہ تو خلف اکبر و سجادہ نشین اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا قاضی محبوب احمد صاحب قبلہ عباسی مدظلہ العالی (خلیفہ حافظ شاہ ابرار حسن صاحب شاہجہاں پوری نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپکی درسگاہیں:

(1) مدرسہ اسحاقیہ جودھ پور میں ایک سال (2) مدرسہ محمدیہ حنیفہ امروہہ ضلع مراد آباد میں تین سال (3) دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں دس سال (4) دار لعلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات میں بعہدہ شیخ الحدیث سات سال (5) دارالعلوم صمدیہ علاقہ بمبئی میں بعہدۂ شیخ الحدیث تین سال (6) مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیہ واڑ میں بعہدہ شیخ الحدیث تین سال (7) مدرسہ منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں بعہدۂ شیخ الحدیث گیارہ سال (8) دارالعلوم فیض الرسول براؤں میں بعہدہ شیخ الحدیث

Marfat.com

چار سال سے علم و فضل کے گوہر لٹا رہے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ ان درسگاہوں میں تقریباً تین سو طلبا آپ کے درس سے فارغ التحصیل و دستار بند ہو کر ہندوستان و پاکستان و بنگلہ دیش و انگلینڈ و افریقہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سفرِ حج اور آپکے مشائخ حرمین شریفین:

19- شوال 1378ھ کو اپنے وطن گھوسی سے روانہ ہو کر احمد آباد و بمبئی ہوتے ہوئے محمدی جہاز سے حرمین شریفین کو روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت مفتی محمد سعد اللہ المکی نے صحاح ستہ و دلائل الخیرات شریف و حزب البحر کی اجازت دے کر سندیں عطا فرمائیں اور مفتی المالکیہ مولانا سید علوی عباس مکی نے صحاح ستہ کی سند عطا فرمائی اور حضرت شیخ الحرم مولانا محمد ابن العربی الجزائری علیہ الرحمہ نے بخاری شریف اور موطا شریف کی سند خاص سے سرفراز فرمایا اور مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل حضرت علامہ یوسف بن محمد بن علی باشبلی حریری مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند خاص کے ساتھ دلائل الخیرات شریف کی اجازت عطا فرمائی۔ بحمدہ تعالیٰ یہ ساری سندیں حضرت کی کتاب معمولات الابرار میں چھپی ہوئی ہیں۔

تبلیغی سرگرمیاں:

آپ چونکہ ایک ساحر البیان واعظ ہیں اور ملک بھر میں سلطان الواعظین کے لقب سے مشہور ہیں اس لیے آپ نے تقریر کے سلسلہ میں یوپی، بہار، بنگال، راجستھان، گجرات، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، کرناٹک، کراچی کے پچاس شہروں کا تبلیغی دورہ کیا اور تقریریں فرمائیں اور جا بجا مکاتب و انجمنیں قائم کیں۔

آپ کی تصانیف:

تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کی قلمی خدمات بھی بہت اہم اور شاندار رہی ہیں۔ آپ کے سینکڑوں مضامین اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہے اور آپ کی خاص خاص تصانیف جو بحمدہ تعالیٰ طبع ہو کر ملک و بیرونِ ملک میں مشہور ہیں۔ حسب

Marfat.com

ذیل ہیں۔

(1) سیرۃ المصطفٰے (2) جنتی زیور (3) کرامات صحابہ (4) ایمانی تقریریں (5) نورانی تقریریں (6) حقانی تقریریں (7) قرآنی تقریریں (8) عرفانی تقریریں (9) نوادر الحدیث (10) اولیاء رجال الحدیث (11) روحانی حکایات حصہ اول (12) روحانی حکایات حصہ دوم (13) معمولات الابرار (14) قیامت کب آئے گی (15) مشائخ نقشبندیہ (16) موسم رحمت (17) بہشت کی کنجیاں (18) جہنم کے خطرات (19) عجائب القرآن (20) جواہر الحدیث۔

آپ کی شاعری:

آپ کو زمانہ طالب علمی ہی سے شعر و سخن کا اچھا ذوق ہو گیا تھا نعت اور قومی نظموں کے علاوہ غزل کی صنف میں بھی طبع آزمائی فرماتے تھے اور باقاعدہ مشاعروں میں بھی شریک ہوتے تھے آپ نے اپنے اشعار کا ایک مجموعہ بھی مرتب کر لیا تھا مگر دار العلوم اشرفیہ مبارکپور میں آپ کے کمرہ کے اندر آگ لگ گئی۔ جسمیں قیمتی کتابوں کے ساتھ یہ نادر الوجود بیاض بھی نذر آتش ہو گئی۔ آپ کی کچھ نعتیں اور نظمیں جو رسالوں میں چھپ چکی تھیں اور بعض تلامذہ کے پاس چند نعتیں اور نظمیں اس طرح باقی رہ گئی ہیں کہ ؎

کچھ بلبلوں کو یاد ہے کچھ قمریوں کو حفظ
بکھری ہوئی چمن میں میری داستان ہے

مزاج وعادات:

آپ خلقتاً بہت تندرست، نہایت، وجیہہ، ذہین، قوی الحافظہ، مدبر، قادر الکلام اور اپنے مخاطب کو متاثر و مسحور کر لینے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ نہایت ہی جہیر الصوت ہونے کے ساتھ بے حد خوش آواز گفتگو میں بے تکلف، خوراک و پوشاک میں نہایت سادگی پسند، ریا و شہرت سے انتہائی بیزار، علمی مجالس کے شوقین، غرباء و مساکین اور

Marfat.com

طالب علموں پر نہایت شفیق و مہربان اور امراء و دنیاداروں سے بے حد متنفر، خوش مزاج و ظریف الطبع اور ملنسار ہیں عبادات اور سلسلہ کے وظائف و اشغال کے پابند اور مسائل شریعت و آداب طریقت میں بہت ہی راسخ العقیدہ و دائم العمل ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جنت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اچھے اعمال کا اپنے فضل و کرم سے بدلہ اور انعام دینے کیلئے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام جنت ہے اور اسی کو بہشت بھی کہتے ہیں۔

جنت میں ہر قسم کی راحت و شادمانی و فرحت کا سامان موجود ہے۔ سونے چاندی اور موتی و جواہرات کے لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل بنے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ ریشمی کپڑوں کے خوبصورت و نفیس خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف طرح طرح کے لذیذ اور دل پسند میووں کے گھنے۔ شاداب اور سایہ دار درختوں کے باغات ہیں۔ اور ان باغوں میں شیریں پانی۔ نفیس دودھ، عمدہ شہد اور شراب طہور کی نہریں جاری ہیں۔ قسم قسم کے بہترین کھانے اور طرح طرح کے پھل فروٹ صاف ستھرے اور چمکدار برتنوں میں تیار رکھے ہیں۔ اعلیٰ درجے کے ریشمی لباس، اور ستاروں سے بڑھ کر چمکتے اور جگمگاتے ہوئے سونے چاندی اور موتی و جواہرات کے زیورات، اونچے اونچے جڑاؤ تخت، ان پر غالیچے اور چاندیاں بچھی ہوئی اور مسندیں لگی ہوئی ہیں۔ عیش و نشاط کیلئے دنیا کی عورتیں اور جنت کی حوریں ہیں۔ خدمت کے لئے خوبصورت غلمان چاروں طرف دست بستہ ہر وقت حاضر ہیں الغرض جنت میں ہر قسم کی بیشمار راحتیں اور نعمتیں تیار ہیں۔ اور جنت کی ہر نعمت اتنی بے نظیر اور اس قدر بے مثال ہے کہ نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا۔ نہ ہی کسی کان نے سنا۔ نہ کسی کے دل میں اس کا

Marfat.com

خیال گزرا۔ جنتی لوگ بلا روک ٹوک ان تمام نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر جنت میں سب سے بڑی یہ نعمت ملے گی کہ جنت میں جنتیوں کو خداوند قدوس کا دیدار نصیب ہوگا۔ جنت میں نہ نیند آئے گی۔ نہ کوئی مرض ہوگا نہ بڑھاپا آ سکے گا۔ نہ موت ہوگی۔ جنتی ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہیں گے۔

اہلِ جنت خوب کھائیں پئیں گے مگر نہ ان کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی نہ وہ تھوکیں گے۔ نہ ان کی ناک بہے گی بس ایک ڈکار آئے گی اور مشک سے زیادہ خوشبو دار پسنہ بہے گا اور کھانا پانی ہضم ہو جائے گا۔ جنتی ہر قسم کی فکروں سے آزاد اور رنج و غم کی زحمتوں سے محفوظ رہیں گے۔ ہمیشہ ہر دم اور ہر قدم پر شادمانی و مسرت کی فضاؤں میں شاد و آباد رہیں گے اور قسم قسم کی نعمتوں اور طرح طرح کی لذتوں سے لطف اندوز و محفوظ ہوتے رہیں گے۔ (خلاصۂ قرآن و حدیث)

جنت کہاں ہے؟

زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ یعنی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی جنۃ الماویٰ ہے۔

اور ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ جنت کی شرط عرش ہے

(حاشیہ شرح عقائد نسفیہ ص80)

جنتیں کتنی ہیں؟:

جنتوں کی تعداد آٹھ ہے جن کے نام یہ ہیں۔ (1) دار الجلال (2) دار القرار (3) دار السلام (4) جنۃ عدن (5) جنۃ الماویٰ (6) جنۃ الخلد (7) جنۃ الفردوس (8

Marfat.com

جنۃ النعیم۔ (تفسیر روح البیان ج1 ص82)

جنت کی منزلیں:

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو برس کی راہ ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص497)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جنتی لوگ جنت کے بالاخانوں کو اسطرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ زمین سے مشرق یا مغرب میں چمکنے والے تاروں کو دیکھا کرتے ہو۔ (مشکوۃ ج2 ص496)

جنت کے پھاٹک:

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے پھاٹک اتنے بڑے بڑے ہیں کہ اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان چالیس برس کا راستہ ہے مگر جب جنتی جنت میں داخل ہونے لگیں گے تو ان پھاٹکوں پر ہجوم کی کثرت سے تنگی محسوس ہونے لگے گی۔ (مشکوۃ ج2 ص497)

جنت کے باغات:

جنت کے باغوں کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو وہ ستر ہزار ایسے باغات دیکھے گا کہ ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر درخت پر ستر ہزار پتے ہوں گے اور ہر پتے پر یہ لکھا ہوگا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ا مّۃٌ مُذنبۃٌ وَّربٌ غفورٌ ط

اور ہر پتے کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے برابر ہوگی۔

(روح البیان ج2 ص82)

Marfat.com

اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے تمام درختوں کے تنے سونے کے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج2 ص497)

جنت کی عمارتیں:

جنت کی عمارتوں میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا نہایت ہی خوشبودار مشک ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی دیوار زعفران ہے۔ (مشکوٰۃ ج2 ص497)

اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض عمارتیں نور کی اور بعض یاقوت سُرخ کی اور بعض زمرد کی ہیں۔ (روح البیان ج1 ص82)

جنت کی نہریں اور حوضِ کوثر:

جنت میں شیریں پانی۔ شہد۔ دودھ شراب کی نہریں بہتی ہیں۔

(مشکوٰۃ ج2 ص500)

جب جنتی پانی کی نہر میں سے پئیں گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ پھر انہیں موت نہ آئے گی اور جب دودھ کی نہر میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فربہی پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر نہ ہوں گے اور جب شہد کی نہر میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت و تندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب شراب کی نہر میں سے پلائیں گے تو انہیں ایسا نشاط اور خوشی کا سرور حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ (روح البیان ج1 ص82)

یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام "حوضِ کوثر" ہے یہی حوض حضور اکرم ﷺ کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت

Marfat.com

کے دن میدان محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوض سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان ج 1 ص 83)

جنت کے چشمے:

ان چاروں نہروں کے علاوہ جنت میں دوسرے چشمے بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (1) کافور (2) زنجبیل (3) سلسبیل (4) رحیق (5) تسنیم

(روح البیان ج 1 ص 83)

اہل جنت کی عمریں:

ہر جنتی خواہ بچپن میں مرا ہو۔ یا بوڑھا ہو کر وفات پائی ہو ہمیشہ جنت میں اس کی عمر تیس ہی برس کی رہے گی اس سے زیادہ کبھی اس کی عمر نہیں بڑھے گی۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح جوان رہتے ہوئے آرام و راحت کی زندگی بسر کرتا رہے گا۔ (ترمذی ج 2 ص 80)

جنتیوں کی بیویاں اور خدام:

ادنیٰ درجے کے جنتی کو اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ملیں گی اور اس کیلئے موتی اور زبرجد و یاقوت کا اتنا لمبا چوڑا خیمہ گاڑا جائیگا کہ جتنا کہ جابیہ اور صنعا کے دو شہروں کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی ج 2 ص 80)

حوروں کا جلسہ اور گانا:

جنت میں حوروں کا جلسہ ہو گا۔ جسمیں حوریں اس مضمون کا گانا سنائیں گی کہ "ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں تو ہم کبھی فنا نہ ہوں گی۔ ہم چین میں رہنے والیاں ہیں تو ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی ہم خوش ہونے والیاں ہیں تو ہم کبھی ناراض نہ ہوا کریں

Marfat.com

ی۔ مبارکباد ہے ان کیلئے جو ہمارے لیے ہوں اور ہم ان کیلئے ہوں۔ (ترمذی ج 2ص80)

جنت کے بازار:

ہر جمعہ کے دن جنت میں ایک بازار لگے گا کہ اس میں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر لگے گی تو ان کے حسن وجمال میں نکھار پیدا ہو کر وہ بہت زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے اور جب وہ بازار سے پلٹ کر اپنے گھر جائیں گے تو ان کے گھر والے کہیں گے کہ تم تو خدا کی قسم حسن وجمال میں بہت بڑھ گئے ہو۔ تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے پیچھے تم لوگوں کا حسن وجمال بھی بہت بڑھ گیا ہے۔

جنت میں خدا کا دیدار

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو خدا کا ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ اے اہل جنت ابھی تمہارے لیے اللہ کا ایک اور وعدہ بھی ہے تو اہل جنت کہیں گے کہ کیا اللہ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا۔ کیا اللہ نے ہم کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں نہیں داخل کر دیا ہے تو منادی جواب دے گا کہ کیوں نہیں؟ پھر ایک دم خداوند قدوس اپنے حجاب اقدس کو دور فرمادے گا (اور جنتی لوگ خدا کا دیدار کر لیں گے) تو جنتیوں کو اس سے زیادہ جنت کی کوئی نعمت پیاری نہ ہو گی۔ (ترمذی ج2ص78)

اسی طرح بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ

Marfat.com

عنقریب (قیامت کے دن) اپنے رب کو دیکھو گے۔ جس طرح تم لوگ چاند کو دیکھ رہے ہو۔ یعنی جسطرح چاند کو دیکھنے میں کوئی کسی کیلئے حجاب اور آڑ نہیں بنتا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھو گے) تو اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو نماز فجر و نماز عصر کبھی نہ چھوڑو

اسی طرح حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے اہل جنت! کیا تم چاہتے ہو کہ کچھ اور زیادہ نعمتیں میں تم لوگوں کو عطا کروں تو اہل جنت کہیں گے کہ خداوندا! کیا تو نے ہمارے منہ اجالا نہیں کر دیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں نہیں داخل کر دیا؟ اور جہنم سے نجات دیدیا۔ اتنے میں حجاب اٹھ جائے گا اور لوگ دیدار الٰہی کر لیں گے تو اس سے زیادہ بڑھ کر انہیں جنت کی کوئی نعمت محبوب نہ ہوگی۔ اس وقت حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ

اَلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا لحُسنیٰ وَزِیَادَۃٌ۔

(مشکوٰۃ شریف ج2 ص500)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1-اعمالِ جنت

کلمۂ اسلام:

1- حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے کے اوپر جہنم کو حرام فرمادے گا۔
(مسلم، مشکوۃ ج1 ص15)

2- حدیث: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** کا یقین رکھتے ہوئے مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم ج1 ص41)

3- حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
(مشکوۃ ج1 ص141)

4- حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** کی گواہی ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص15)

5- حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی نیکی ہوگی تو وہ جہنم سے نکال لیا جائے

Marfat.com

گا۔اور جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر بھی نیکی ہو گی تو وہ جہنم سے نکال لیا جائے گا اور جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** کہا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ہو گی تو وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔(ص1)

6- حدیث: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا کہ کیا **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں"۔ لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندانے نہ ہوتے ہوں لہٰذا اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس میں دندانے ہوں۔ جب تو تالا کھلیگا ورنہ نہیں کھلے گا۔(ص2)

تشریحات و فوائد:

1- کلمہ اسلام یعنی کلمہ طیبہ و کلمۂ شہادت کے فضائل میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئیں جن میں سے چھ حدیثیں اوپر ذکر کی گئی ہیں۔

یہ اسلام کا وہ بنیادی کلمہ ہے جس پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے۔ یہ کلمہ بلاشبہ جنت میں لے جانے والے عمل۔ بلکہ جنت میں لے جانے والے تمام اعمالِ صالحہ کی اصل و بنیاد ہے۔

2- مذکورہ بالا حدیثوں میں جہاں جہاں صرف **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد پورا کلمہ یعنی **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول الله** ہے۔ مگر اختصار کے طور پر صرف **لَآ اِلٰهَ الا الله** کا ذکر کر دیا گیا ہے جیسے کہ عام طور پر یہ بولا کرتے ہیں کہ نماز میں "الحمد" پڑھنا واجب ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بس فقط "الحمد" کا ایک لفظ پڑھنا واجب ہے بلکہ الحمد سے پوری سورۃ کا پڑھنا مراد لیا جاتا ہے اسی طرح حدیثوں میں جہاں جہاں صرف "**لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ**" کا ذکر ہے اس سے مراد پورا کلمہ ہے کیوں کہ

Marfat.com

ظاہر ہے کہ صرف لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھنے والا نہ مسلمان ہو سکتا ہے نہ جنت میں جا جا سکتا ہے۔ مسلمان اور جنتی تو وہی ہو گا جو پورے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو دل سے سچا مان کر زبان سے پڑھے چنانچہ اس عنوان کی پہلی حدیث میں پورے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ محمد رسول اللہ کا ذکر موجود ہے وہی ان سب حدیثوں میں بھی مراد ہے۔

-3 اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ پڑھ لے مگر دل میں اس کلمہ کے معنی اور مضمون پر اعتقاد نہ رکھے تو وہ بھی ہر گز ہر گز مسلمان اور جنتی نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ حدیث نمبر 2 میں "وھو یعلم" کا لفظ آیا ہے۔ جس کا واضح طور پر یہی مطلب ہے کہ اس کلمہ پر قلبی اعتقاد اور دل سے یقین رکھتے ہوئے جو اس کلمہ کو پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

-4 اوپر ذکر کی ہوئی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کلمہ اسلام کو دل سے سچا مان کر پڑھنے والا یقیناً ضرور جنت میں جاوے گا۔ اب اس کی چند صورتیں ہیں (1) نابالغ مگر ہوشمند لڑکے نے کلمہ پڑھ لیا اور بالغ ہونے سے پہلے ہی مر گیا یا بالغ نے یہ کلمہ پڑھا اور فوراً پاگل ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یا کلمہ پڑھتے ہی فوراً اس کا انتقال ہو گیا اور نہ کوئی نیک کام کر سکا۔ نہ کوئی گناہ کر سکا تو یہ سب فقط ایک کلمۂ اسلام پر ایمان لانے کے سبب سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں داخل ہوں گے۔

(2) یہ کسی نے کلمۂ اسلام پڑھ کر عمر بھر نیکی ہی کے اعمال کیئے اور کوئی گناہ کا کام اس نے کیا ہی نہیں۔ تو یہ شخص بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں جائیگا۔

(3) یہ کہ کسی شخص نے کلمہ پڑھ کر کچھ نیک اعمال بھی کیے اور کچھ گناہ کے کام بھی کر ڈالے۔ مگر مرتے دم تک اس کلمہ پر قائم رہا۔ تو اگر اس شخص کو توبہ نصیب ہو گئی تو یہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں جائے گا اور اگر یہ شخص

Marfat.com

توبہ نہ کرسکا تو پھر اس کا معاملہ خداوند کریم کی مرضی پر ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں داخل فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کے گناہوں کے برابر اس کو جہنم میں عذاب دے کر پھر اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

بہر حال کلمہ اسلام پر ایمان رکھنے والا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں رہ سکتا بلکہ وہ کبھی نہ کبھی ضرور جنت میں جائے گا اس لیئے کہ کلمۂ اسلام جنت کی کنجیوں میں سب سے اعلیٰ درجے کی کنجی بلکہ جنت کی تمام کنجیوں کا دارومدار ہے اور جنت میں پہنچانے والی سڑکوں میں سے یہ سب سے بڑی سڑک بلکہ شاہراہ ہے۔

-5 حدیث نمبر 6 میں اعمال صالحہ کی اہمیت ظاہر کی گئی ہے کہ **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** تو جنت کی کنجی ہے اور اعمالِ صالحہ اس کنجی کے دندانے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کا پڑھنے والا اگر نیک اعمال بھی کرتا ہے جب تو وہ ابتداہی سے جنت میں داخل کردیا جائے گا اور ہمیشہ جنت ہی میں رہے گا اور اگر کوئی عاقل وبالغ کلمہ پڑھ لینے کے بعد فسق وفجور اور طرح طرح کے گناہوں کا مرتکب رہا تو وہ ابتداء ہی سے جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ بلکہ اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں عذاب پاکر پھر جنت میں جائے گا۔ اس لیئے جو شخص عذاب جہنم سے بالکل بچ کر شروع ہی سے جنت میں جانے کا طلبگار ہے تو اس کو نیک اعمال کے کرنے کی بے حد ضرورت ہے کیونکہ دوزخ سے بالکل ہی بچ کر ابتداء ہی سے جنت میں چلا جانا۔ یہی مومن کی کامیابی اور فلاح ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ یعنی جو جہنم سے الگ رکھا گیا۔ اور جنت میں داخل کردیا گیا۔ وہ یقیناً کامیاب ہوگیا۔

Marfat.com

یاد رکھو کہ حقیقی کامیابی اور فلاح بغیر اعمالِ صالحہ کے حاصل نہیں ہو سکتی لہٰذا جنت میں لیجانے والے اعمال پر جذبہ ایمانی اور جوشِ اسلامی کے ساتھ کاربند ہو کر حقیقی فلاح کے مستحق ہو مولیٰ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ (آمین)

کلمہ اسلام کا ثواب:

اس مقدس کلمہ کی بڑی عظمت ہے اور اس کو کثرت اور بار بار پڑھنے کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے کھڑا کر کے اس کے نامہ اعمال کے ننانوے دفتر کھولے گا اور ہر دفتر اس کی حد نگاہ کے برابر لمبا چوڑا ہو گا۔ پھر باری تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھ کو ان اعمال سے انکار ہے؟ کیا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے پروردگار! پھر باری تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھ کو کچھ عذر پیش کرنا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ نہیں۔ اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیوں نہیں؟ تیری ایک نیکی ہمارے پاس جمع ہے اور تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا۔ جسمیں۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لکھا ہو گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اے شخص تو اپنے نامہ اعمال تولنے کی جگہ حاضر ہو جا تو وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! بھلا ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے پرچہ کی کیا حقیقت ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میزانِ عمل کے پاس جا کر وزن کرا لے اور یاد رکھ کہ تیرے اوپر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ان تمام نامہ اعمال کے دفتروں کو میزانِ عمل کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا اور جب وزن کیا جائے گا تو تمام دفتروں کے انبار ہلکے پڑ جائیں گے۔ اور وہ پرچہ بھاری ہو گا اور ظاہر ہے کہ بھلا خدا کے نام کے

Marfat.com

مقابلہ میں کونسی چیز بھاری ہو سکتی ہے؟(ترمذی شریف ج2ص88)

اچھّی نیّت

حدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ہر آدمی کو وہی حاصل ہو گا جو اس کی نیت ہو گی تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہو گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کی غرض سے ہجرت کی یا کسی عورت کیلئے ہجرت کی کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کام کیلئے ہو گی۔ جس غرض کیلئے اب اس نے ہجرت کی۔

تشریحات و فوائد

عمل کی دو قسمیں ہیں اچھا عمل اور برا عمل برے عمل کو خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے کریں۔ اس پر تو ثواب ملنے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ برا عمل تو بہر حال برا ہی ہے لہٰذا برے عمل کو خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے کریں یا بری نیت سے ہر حال میں اس پر عذاب ہی ملے گا۔ ہاں البتہ اچھے عمل کی دو صورتیں ہیں۔ اگر اچھے عمل کو اچھی نیت سے کریں تو ثواب ہی ثواب ہے اور اگر اچھے عمل کو بری نیّت سے کریں تو بجائے ثواب کے عذاب ہی ملے گا۔ مثلاً نماز ایک بہترین اور اچھے سے اچھا عمل ہے اب اگر کوئی اس نیت سے نماز پڑھے کہ خداوند قدوس اس سے راضی ہو جائے تو اس کے بے انتہا ثواب ملے گا اور اگر کوئی بدنصیب اس نیت سے پڑھے گا کہ لوگ مجھے نمازی کہیں اور میری عزت کریں تو ہرگز ہرگز اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ وہ عذاب کا حقدار ہو گا کیونکہ اس نے ریاکاری کی نیت سے نماز پڑھی۔ جو

Marfat.com

شرک کی ایک شاخ ہے اور بری نیت ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ اچھا عمل اگر اچھی نیت سے کیا جائے تو یہ عمل کارِ ثواب اور جنت میں لے جانیوالا عمل ہوگا اور اچھا عمل اگر بری نیت سے کیا جائے تو اس پر ہر گز ہر گز کوئی ثواب نہیں ملے گا اور وہ جنت میں لے جانے والا عمل نہ ہوگا۔ یہی حدیثِ مذکور کا خلاصۂ مطلب ہے اور اس مضمون کی مزید وضاحت کیلئے مندرجہ ذیل حدیثوں کو پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے!

ایک شہید، ایک عالم، ایک سخی کا انجام

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید، ایک عالم ایک سخی، کا فیصلہ ہوگا سب سے پہلے ایک شہید کو خداوند قدوس کے دربار میں لایا جائے گا تو خداوند کریم اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا کہ تو نے میری ان نعمتوں کے شکریہ میں کونسا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے کہ تو نے میری راہ میں میری رضا کیلئے جہاد کیا تھا۔ تو نے اس نیت سے جہاد کیا تھا تاکہ دنیا والے لوگ تجھ کو "بہادر" کہیں۔ تو دنیا میں لوگوں نے تجھ کو بہادر کہہ دیا۔ تو نے جس نیت سے جہاد کیا تھا دنیا میں تجھ کو اس کا صلہ مل گیا کہ سب لوگوں سے میں نے تجھ کو بہادر کہلوا دیا۔ اب آخرت میں میرے دربار سے تجھ کو کوئی اجر نہیں ملے گا پھر وہ خدا کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا شخص ایک عالم ہوگا جس نے علم پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور قرآن مجید کی قرأت بھی کرتا رہا ہوگا۔ یہ جب دربار خداوندی میں لایا جائے گا تو خداوند کریم پہلے اس شخص سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا۔ پھر دریافت فرمائے گا کہ تو نے میری ان

Marfat.com

نعمتوں کے شکریہ میں کونسا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن مجید کی قرأت کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ تو نے اس نیت سے علم پڑھا پڑھایا تھا تاکہ لوگ تجھے "عالم" کہیں اور تو نے قرآن کی قرأت اس نیت سے کی تھی کہ لوگ تجھ کو "قاری" کہیں تو دنیا میں تجھ کو لوگوں نے عالم اور قاری کہہ دیا اور تجھ کو تیری نیت کا صلہ مل گیا اب آخرت میں تیرے لیے میرے یہاں سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔ پھر وہ خدا کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا شخص ایک مالدار سخی ہوگا۔ جب یہ دربار خداوندی میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا پھر یہ پوچھے گا کہ تو نے میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاں جہاں تجھے پسند تھا اپنا مال خرچ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے اس نیت سے اپنا مال خرچ کیا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں تو لوگوں نے تجھے "سخی" کہا اور تیری مراد پوری ہوگئی اب تیرے لیئے میرے یہاں کوئی اجر نہیں پھر وہ خدا کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 33)

غور کیجئے کہ شہید، عالم، سخی، تینوں نے اچھے عمل کیے تھے لیکن چونکہ ان تینوں کی نیتیں اچھی نہیں تھیں اس لیئے ان لوگوں کے اچھے اعمال پر ان لوگوں کو کوئی ثواب نہیں ملا بلکہ اس لیے عذاب جہنم میں گرفتار ہو گئے۔

رات میں صدقہ دینے والا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ ایک شخص نے صدقہ دینے کا ارادہ کیا اور اپنا صدقہ لے کر خفیہ طریقے سے نکلا لیکن رات کی تاریکی میں جائے کسی فقیر کو دینے کے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا جو چوری کے ارادہ سے گھوم رہا تھا۔ صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ کسی نے رات میں ایک چور کو صدقہ دے دیا اس آدمی نے چرچا سن کر کہا کہ الٰہی! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے آج میں پھر صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر رات میں نکلا۔ تو ایک زناکار عورت اپنے گاہک کی تلاش میں چکر لگا رہی تھی اس نے اس کو کوئی مسکین عورت سمجھ کر صدقہ دیدیا پھر صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات میں کوئی شخص ایک زانیہ کو صدقہ دے گیا تو اس شخص نے چرچا سن کر کہا کہ اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے آج میں پھر صدقہ دوں گا۔ چنانچہ پھر یہ شخص رات میں چھپ کر صدقہ کا مال لیکر چلا تو ایک مالدار شخص رات میں کہیں جا رہا تھا تو اس نے اس مالدار کو مسکین سمجھ کر صدقہ دے دیا۔ صبح کو پھر اس کا چرچا ہونے لگا کہ کوئی شخص رات میں ایک بہت بڑے مالدار کو صدقہ دے کر چلا گیا جب اس نے یہ سنا تو نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہا کہ یا اللہ! تیرے ہی لیے حمد ہے افسوس کہ میرا صدقہ ایک چور ایک زانیہ ایک مالدار کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ حالانکہ ہر رات میں اپنا صدقہ ان سبھوں کو مسکین سمجھ کر دیتا رہا اسی افسوس میں رنجیدہ ہو کر یہ شخص سو گیا۔ تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر یہ کہا کہ تو نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا تو شاید وہ چوری سے بچ جائے اور توبہ کرے اور تیرا صدقہ زانیہ کو مل گیا تو شاید وہ زناکاری سے بچ جائے اور توبہ کرلے اور تو نے مالدار کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا تو شاید وہ عبرت حاصل کرے اور خود بھی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگے۔

مطلب یہ ہے کہ چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دیا گیا یہ اچھا نہیں ہوا مگر چونکہ لاعلمی میں یہ ہوا اور صدقہ دینے والے کی نیت اچھی تھی اس لیے تینوں راتوں کا صدقہ مقبول ہو گیا۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "انما

Marfat.com

الاعمال بالنیات"یعنی عمل کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

لہٰذا یہ بڑی اہم بات ہے کہ مومن کو چاہیے کہ عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کرلے کہ ہر نیک عمل کرنے میں یہی نیت رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو جائے ہرگز ہرگز نام و نمود اور عزت و شہرت وغیرہ کی نیت دل میں نہ لائے ورنہ عمل صالح کرنے کے باوجود کوئی اجروثواب نہیں ملے گا!

بغیر عمل کے فقط نیت پر ثواب:

شریعت میں مومن کی اچھی نیت کی اس قدر اہمیت ہے کہ اچھی نیت پر بلا عمل کے بھی ثواب مل جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پڑھیے۔ جو بڑی ہی نصیحت آموز و عبرت آمیز ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے آتے ہوئے مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ رہ گئے ہیں کہ اگرچہ وہ لوگ اس میں جنگ میں نہیں آئے۔ مگر تم لوگ جہاں جہاں گئے اور جس جس میدان کو تم لوگوں نے طے کیا وہ لوگ تمام مقامات میں تمہارے ساتھ تھے کیوں کہ اس جہاد میں ان لوگوں نے شریک ہونے کی نیت کی تھی مگر اپنی مجبوری و معذوری کی وجہ سے وہ لوگ اس جہاد میں شامل نہ ہوسکے (مشکوٰۃ ج2 ص331)

اتباع سنت

حضور اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ کی اتباع و پیروی بھی جنت میں لیجانے والے اعمال میں سے ایک بڑا امید افزا عمل ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند حدیثیں پڑھ کر جنت کی اس شاہراہ پر چلنے کی کوشش کیجیے۔

Marfat.com

(1) عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قدامیت بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ من الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰالك مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا رواه الترمذی۔

(مشکوٰۃ ج1 ص30)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ، کیا جو میرے بعد مردہ کر دی گئی ہو تو اس کو ان تمام لوگوں کے ثوابوں کے برابر ثواب ملے گا جو لوگ اس سنت پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے ثوابوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہو گی اور جو شخص کوئی گمراہی کی بدعت نکالے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں ہے تو اس شخص پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہو گا جو لوگ اس بدعت پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہو گی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تشریحات و فوائد:

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نئی بات جو دین میں نکالی جائے وہ مذموم اور باعث گناہ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ نئی بات مذموم اور گناہ ہے جو بدعت ضلالت ہو اور اللہ و رسول اس سے ناراض ہوں اسی لیے شارحین حدیث نے فرمایا کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت سیئہ گناہ کا کام ہے اور بدعت حسنہ گناہ نہیں بلکہ کار ثواب ہے چنانچہ صاحب مرقاۃ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ

Marfat.com

قُیِّدَ بِهٖ خِرَاجَ الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ۔ یعنی بدعت ضلالت کی قید اس حدیث میں اس لیے لگائی گئی ہے تاکہ بدعت حسنہ کو اس سے نکال دیں۔ کیونکہ بدعت حسنہ مذموم اور گناہ نہیں ہے۔

3-اقسامِ بدعت

چنانچہ حضرت علامہ عزالدین بن سلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی "کتاب القواعد" کے آخر میں تحریر فرمایا کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں (1) بدعت واجبہ جس پر عمل کرنا ضروری ہے جیسے قرآن مجید کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے علم نحو سیکھنا اور اصول فقہ اور جرح و تعدیل کے قوائد کو مدون کرنا۔ تاکہ فقہ و حدیث کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے (2) بدعت محرمہ جس پر عمل کرنا حرام و گناہ ہے جیسے جبریہ۔ قدریہ مرجیہ وغیرہ تمام بد مذہبوں اور بد دینوں کے مذاہب (3) بدعت مستحبہ جن پر عمل کرنا ثواب ہے اور چھوڑ دینا گناہ نہیں۔ جیسے دینی مدارس اور مسافر خانوں کی تعمیرات (4) بدعت مکروہہ جیسے مسجدوں اور قرآن مجید کی جلدوں کو نقش و نگار سے مزین کرنا (5) بدعت مباحہ جیسے انواع و اقسام کے کھانے، پہننے، پینے کا سامان کرنا اور فجر و عصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا۔ مکانات بنوانا۔

(حاشیہ مشکوۃ ج 1 ص 27 حوالہ مرقاۃ المفاتیح)

اسی طرح "بدعت ضلالت کا بیان کرتے ہوئے حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا کہ وہ نئی چیز جو قرآن و حدیث یا اقوال و اعمالِ صحابہ یا اجماعِ امت کے مخالف ہو وہ ضلالت و گمراہی ہے اور جو اچھی اچھی نئی نئی چیزیں ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہوں وہ مذموم اور گمراہی نہیں۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے ساتھ تراویح کو "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ" فرمایا یعنی یہ اچھی بدعت ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

مروی ہے کہ **مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ** یعنی تمام مسلمان جس چیز کو اچھی مان لیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ **لاَ يَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلَى الضَّلاَلَةِ** "یعنی میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص27)

اور حضرت علامہ عزالدین بن سلام و حضرت امام شافعی علیہما الرحمہ کے بیان کی تائید مزید اس حدیثِ مرفوع سے بھی ہوتی ہے جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ **مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ** (مشکوٰۃ ج1 ص27) یعنی جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالے جو دین میں سے نہ ہو وہ مردود ہے اس حدیث سے صاف صاف ظاہر ہے کہ دین میں وہ نئی بات جو دین کے مخالف نہ ہو وہ ہرگز ہرگز مردود نہیں ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مشکوٰۃ ج1 ص30 پر جو یہ حدیث ہے کہ **اَيَاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِی النَّارِ** "(مشکوٰۃ ج1 ص30)

یعنی تم لوگ اپنے کو دین میں نئے نئے کاموں سے بچائے رکھو کیوں کہ ہر نئی نکالی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس سے مراد ہی بدعت ہے جو قرآن و حدیث یا اقوال و اعمالِ صحابہ کے خلاف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ ہر نئی نکالی ہوئی چیز گمراہی کیونکر ہو سکتی ہے؟ جب کہ اوپر ذکر کی ہوئی حدیثوں میں صاف صاف تصریح موجود ہے کہ گمراہی وہی نئی نکالی ہوئی چیز ہوگی جو دین کے خلاف ہو اور اللہ و رسول اس سے ناراض ہوں اور جو نئی نئی باتیں دین کے خلاف نہیں ہیں وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی مذموم اور گمراہی نہیں ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں اس کی صراحت بھی موجود ہے جو مشکوٰۃ

Marfat.com

ج 1 ص 33 پر مذکور ہے کہ۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سنۃ سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ من اَوْزَارِھِمْ شَیْئٌ (مشکوٰۃ ج 1 ص 33)

جو اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالے تو اس کیلئے اسکا ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس اچھے طریقے پر عمل کریں گے ان کے ثوابوں کا اجر بھی اس کو ملے گا بغیر اس کے کہ لوگوں کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالے تو اس پر اس کا گناہ ہے اور تمام ان لوگوں کے گناہوں کا وبال بھی اس پر ہوگا جو اس کے بعد اس برے طریقے پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے گناہوں میں سے کچھ کمی ہو۔

بہر حال یہ بات سورج کی طرح روشن ہو گئی کہ دین میں ہر نئی بات جو نکالی جائے وہ گمراہی نہیں ہے بلکہ وہی نئی چیز گمراہی ہو گی جو دین کے مخالف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ نئی چیز گمراہی کس طرح ہو سکتی ہے؟ حالانکہ زمانہ نبوت کے بعد سینکڑوں چیزیں اولیائے امت وعلمائے ملت نے نئی نئی ایجاد کی ہیں جو ہرگز مذموم نہیں بلکہ باعث اجر وثواب ہیں۔ مثلاً قرآن مجید پر اعراب لگانا۔ قرآن مجید کو تیس پاروں میں تقسیم کرنا۔ قرآن میں اوقاف کی علامتوں کو لکھنا۔ رکوع کی نشانی تحریر کرنا۔ اس طرح قرآن مجید کے سمجھنے اور سمجھانے کیلئے نحو وصرف اور معانی وبیان نیز اصول فقہ واصول حدیث کے قواعد وضوابط کو مدون کرنا۔ ان فنون میں کتابیں تصنیف کرنا ان کی تعلیم کیلئے مدارس قائم کرنا۔ نصاب مقرر کرنا۔ اسی طرح جمعہ وعیدین کے خطبوں میں خلفائے راشدین اور حضرت فاطمہ وحضرات حسنین اور حضور کے دونوں چچاؤں حضرت حمزہ وحضرت عباس رضی اللہ عنہم کا نام پڑھنا۔ مسجدوں کی عمارتوں کو پختہ

Marfat.com

اور عالی شان بنانا مسجدوں پہ مناروں اور میذنہ کی تعمیرات وغیرہ اس قسم کی بہت سی نئی نئی چیزیں علمائے ملت نے دین میں نکالی ہیں مگر چونکہ ان میں کوئی چیز بھی دین کے مخالف نہیں۔ اس لیئے ان چیزوں کو ہر گز ہر گز مذموم اور گمراہی نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہ سب بدعت حسنہ اور ثواب کے کام ہیں اسی طرح صوفیائے کرام کے معمولات مثلاً مراقبات اور ذکر کی ہیات اور جلسات، تسبیحات کا استعمال، ذکروں کی مقدار حلقے اور ختم خواجگان۔ میلاد شریف۔ مجالسِ وعظ، فاتحہ واعراسِ اولیاء۔ مقابر پر گل پاشی وچادر پوشی بلاشبہ یہ سب دین میں نئی نئی باتیں نکالی گئی ہیں مگر چونکہ ان میں کوئی بھی قرآن مجید وحدیث یا اقوال واعمالِ صحابہ کے مخالف نہیں۔ للذا ہر گز ہر گز ان چیزوں کو مذموم اور گمراہی نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہ سب بدعت حسنہ اور سب ثواب کے کام ہیں۔ للذا از روئے حدیث جن لوگوں نے ان اچھی اچھی باتوں کو ایجاد کیا۔ ان کو اس ایجاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور قیامت تک جتنے لوگ ان باتوں پر عمل کر کے ثواب حاصل کرتے رہیں گے ان سب لوگوں کے ثوابوں کے برابر بھی ان کو ثواب ملتا رہے گا اور کسی کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو گی!

یہ ہے ان حدیثوں کی تشریحات جو اہلِ حق کا طریقہ ہے۔ خداوند کریم سب کو اہل حق کے معمولات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں کو جو صرف ایک حدیث کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ پڑھ پڑھ کر میلاد شریف اور نیاز و فاتحہ کو حرام و گمراہی بتاتے ہیں انہیں اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے اور حق کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ امت موجودہ دور کے افتراق اور جدال و شقاق کی بلاؤں سے محفوظ رہے (آمین)

ان تشریحات کے بعد اس عنوان کی دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو درج ذیل ہیں۔

2- حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو یہ کر سکتا ہے کہ تو اس حال میں صبح وشام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہو۔ تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔
(مشکوٰۃ ج 1 ص 30)

3- حدیث؛ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال غذا کھائے اور سنت پر عمل کرے اور تمام لوگ اس کی شرارتوں سے بے خوف ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! اتنی بات تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد بھی بہت زمانوں تک ایسا کرنے والے لوگ پائے جاتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 31)

4- حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام امت جنت میں داخل ہو گی۔ سوا ان لوگوں کے جو منکر ہو گئے تو کسی نے کہا کہ منکر کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہو گیا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 27)

5- حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔
(مشکوٰۃ ج 1 ص 30)

مطلب یہ ہے کہ ایسے زمانے میں جب کہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

سنتوں سے بے پرواہی کرتے ہوں۔ یا سنت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہوں اگر ایسے فتنہ وفساد کے زمانے میں کوئی مسلمان حضور کی سنت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہ کر اس پر عمل کرتا رہے گا تو ایسے شخص کو ایک سو شہیدوں کا اجر و ثواب ملیگا۔

6- حدیث: حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں میں دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم لوگ ان دونوں پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے رہو گے ہرگز ہرگز تم گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک خدا کی کتاب (قرآن) دوسری رسول خدا کی سنت (حدیثیں)

(مشکوۃ ج1 ص30)

4- علم دین

علم دین پڑھنا اور پڑھانا بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی اہم اور شاندار عمل ہے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کا ایمانی نگاہوں سے مطالعہ کیجئے اور اسلامی جذبوں سے ان پر عمل کیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے نورِ ہدایت کی روشنی ملے گی۔

(1) حدیث: کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اور کہا کہ اے ابو الدرداء! میں مدینہ منورہ سے ایک حدیث سننے کیلئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں میں کسی اور ضرورت سے یہاں نہیں آیا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب

Marfat.com

میں کوئی راستہ چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا اور بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کیلئے اپنے بازوؤں کو بچھا دیتے ہیں اور بیشک عالم کیلئے آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں اور مچھلیاں پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور یقیناً عالم کی فضیلت مجاہد کے اوپر ایسی ہی ہے جیسے کہ چودہویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور یقین رکھو کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کی میراث ودینار ودرہم نہیں ہوتی۔ انبیاء کی میراث تو علم ہی ہے تو جس نے اس کو لیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔ (مشکوٰۃ ج1 ص34)

(2) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو علم کی طلب میں گھر سے نکلا وہ اپنے لوٹنے کے وقت تک جہاد میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص34)

مطلب یہ ہے کہ طالب علم جتنے دنوں تک علم کی طلب میں اپنے گھر سے باہر رہے گا اتنے دنوں تک اس کو اتنا ہی ثواب ملتا رہے گا۔ جتنا کہ ایک مجاہد کو جہاد کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔

(3) حدیث: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اس حالت میں موت آگئی کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم حاصل کر رہا تھا۔ تو جنت کے اندر اس کے اور نبیوں کے درمیان بس ایک ہی درجے کا فاصلہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج1 ص36)

مطلب یہ ہے کہ جنت میں اس کا درجہ اتنا بلند ہوگا کہ اس سے اونچا صرف نبیوں کا درجہ ہوگا اگرچہ اس کے اوپر نبیوں کا ایک ہی درجہ اتنا بلند وبالا اور عظمت والا ہوگا کہ اس کی بلندی تک کسی کی عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی اللہ اکبر! حضرات انبیائے

Marfat.com

کرام علیہم السلام کے ایک ایک درجے کی بلندی اور عظمت کا کیا کہنا؟ سبحان اللہ!

(4) حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا گیا کہ اس علم کی کیا حد ہے؟ کہ اگر آدمی اس حد کو پہنچ جائے تو "فقیہ" ہو جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ جو دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچادے اس کو اللہ تعالیٰ قبر سے در فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ اور اس کا گواہ ہوں گا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 73)

(5) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تم لوگ جنت کے باغات میں گزرو تو میوہ چنا کرو۔ اس پر کسی نے کہا جنت کے باغات کون ہیں۔؟ تو آپ نے فرمایا کہ علم کی مجلس۔

(کنز العمال ج 10 ص 79)

(6) حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہیدوں کے خون تولے جائیں گے تو علماء کی روشنائی کا پلڑا بھاری رہے گا۔ (کنز العمال ج 10 ص 80)

(7) حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دین کی تعلیم میں صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ "جنتی" ہے۔

(کنز العمال ج 10 ص 80)

تشریحات و فوائد:

(1) حدیث نمبر 1 سے جہاں علم دین کی عظمت و بزرگی اور علمائے دین کے بلند درجات و عظیم مراتب کا حال معلوم ہوتا ہے وہاں اس حدیث سے یہ بھی انکشاف ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف اور پرانے بزرگوں میں علم دین کی

Marfat.com

طلب کا کتنا بے پناہ جذبہ تھا کہ محض ایک حدیث کو سننے کیلئے لوگ مدینہ منورہ سے دمشق کا سفر اس زمانے میں کیا کرتے تھے جب کہ سفر کے وسائل بہت ہی کم اور سفر کی مشکلات بے انتہا تھیں۔ افسوس کہ آج کل کے مسلمانوں میں یہ دینی جذبہ بہت کم رہ گیا۔ بلکہ بالکل فنا ہو چکا ہے دنیاوی ضروریات کیلئے تو آج کل کے مسلمان بڑے لمبے لمبے سفر کیا کرتے ہیں مگر علم دین کیلئے چند قدم بھی چلنا ان لوگوں کیلئے سر پر پہاڑ اٹھانے کے برابر مشکل ہے۔

(2) حدیث نمبر 2 سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جب تک کہ علم دین کی طلب میں اپنے گھر سے باہر رہتا ہے اس کو ہر دم اور ہر قدم پر جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث سے ان طالبعلموں کا رتبہ بلند معلوم ہوا جو اپنا وطن چھوڑ کر علم دین پڑھنے کیلئے پردیس میں پڑے ہوتے ہیں اور طرح طرح کے تکلیف اٹھا کر اپنے وطن سے دور اسلامی مدارس میں تحصیلِ علم کر رہے ہیں۔ کاش مسلمان ان طالب علموں کے مراتب و درجات کو سمجھ کر ان کی خدمت و دلجوئی کرتے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے معاونین کی فہرست میں اپنا نام لکھا کر جہاد کا ثواب حاصل کرتے۔ مگر افسوس کہ آجکل کے مسلمان ان بے چارے طالب علموں سے نفرت کرتے ہیں بلکہ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے ہیں۔ اور خدا کے ان نیک بندوں سے بدسلوکی کر کے اپنی آخرت کو خراب کرتے رہتے ہیں۔

(3) حدیث نمبر 3 میں "اسلام زندہ کرنے کی نیت سے علم حاصل کر رہا تھا" اس سے معلوم ہوا کہ علم طلب کرنا جنت میں لے جانیوالا عمل اسی وقت ہوگا جب کہ خدمت اسلام کی نیت سے علم دین حاصل کیا جائے ورنہ خدانخواستہ اگر کوئی شخص عالم کہلانے یا محض روزی روٹی اور دنیا کمانے کی نیت سے علم دین حاصل کرے تو نہ وہ جنتی ہوگا نہ فرشتے اس کیلئے اپنے بازو کے

Marfat.com

پر بچھائیں گے نہ اس کو جہاد کا ثواب ملے گا۔ اس لیے ہر طالب علم کو لازم ہے کہ وہ صرف خدمتِ دین اور احیاءِ اسلام کی نیت سے علمِ دین حاصل کرے ورنہ وہ اس کے اجر و ثواب سے محروم ہو جائے گا!

(4) علمِ دین کی مجلسوں کو حدیث نمبر 5 میں جنت کا باغ فرمایا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان مجلسوں میں بیٹھنا اور علمِ دین حاصل کرنا۔ یہ جنت کے باغ میں پہنچنے کا سبب ہے تو گویا یہ جنت کا باغ ہی ہے۔

(5) حدیث نمبر 6 میں یہ بیان فرمایا گیا کہ علمائے دین کی روشنائی جس سے وہ قرآن و حدیث اور دینی مسائل لکھتے ہیں وہ روشنائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک میزانِ عمل میں شہیدوں کے خون سے زیادہ اجر و ثواب کے لحاظ سے وزن دار اور بھاری ہو گی۔ کیونکہ یہ روشنائی ہزاروں لاکھوں کیلئے ہدایت کا سامان فراہم کرتی ہے کیونکہ علمائے کرام کی دینی تحریروں سے ہزار ہا انسانوں کو ہدایت کی روشنی ملتی ہے اور شہیدوں کا خون اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب، نہایت قیمتی بلکہ انمول ہے مگر اس خون بہنے کا فائدہ اور اجر و ثواب شہید کی ذات ہی تک محدود رہتا ہے۔ اس لحاظ سے علماءِ دین کی روشنائی شہیدوں کے خون سے زیادہ امتِ رسول کیلئے نفع بخش ہوئی لہٰذا میزانِ عمل میں اجر و ثواب کے لحاظ سے اس کا پلہ بھاری رہے گا۔

(6) ضروریاتِ دین یعنی فرائض و واجبات کا علم حاصل کرنا تو ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر "فرضِ عین" ہے باقی اتنا زیادہ علمِ دین حاصل کرنا کہ قرآن و حدیث اور مسائلِ فقہ کو اچھی طرح جان کر فتویٰ دینے کے قابل ہو جائے یہ "فرض کفایہ" ہے یعنی شہر کے کچھ لوگ اگر اتنا علم حاصل کر لیں تو سب مسلمانوں کے سر سے فرض ادا ہو گیا اور اگر پورے شہر میں کسی نے بھی اتنا علم حاصل نہیں کیا تو شہر کے تمام مسلمان اس فرض کو

Marfat.com

چھوڑنے کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے۔

5-وضو

وضو بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل، اور جنت کی سڑکوں میں سے ایک شاہراہ ہے۔ وضو کے فضائل اور اجر و ثواب کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بہت زیادہ ایمان افروز اور رغبت انگیز ہیں۔

(1) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کاموں کا راستہ نہ بتاؤں؟ جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بھی مٹا دے اور تمہارے درجات کو بھی بلند فرما دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیوں نہیں ایسے عمل کی تو بہت ضرورت ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تکلیفوں کے باوجود "کامل وضو" کرنا اور مسجدوں کی طرف بکثرت قدم رکھنا۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ چیزیں جہاد کے حکم میں ہیں۔ (مشکوٰۃ ج1 ص38)

(2) حدیث: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بہترین طریقے سے وضو کرے تو اس کے بدن سے اس کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج1 ص38)

(3) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ ان دونوں رکعتوں پر توجہ رکھے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص39)

Marfat.com

(4) حدیث: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی خوب کامل وضو کرے پھر ان کلمات کو پڑھ لے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص39)

(5) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کی پیشانیاں روشن اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثرات سے چمکتے ہوں گے تو جو اپنی روشنی کو بڑھا سکتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی روشنی کو بڑھائے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص39)

تشریحات و فوائد:

(1) وضو بذاتِ خود بظاہر کوئی عبادت کا کام نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ پانی بہانا اور چند اعضاء کو دھو لینا بظاہر کوئی عبادت کا عمل نہیں لیکن چونکہ وضو نماز ادا کرنے کا وسیلہ ہے۔ اور عبادت کا وسیلہ بھی عبادت ہوتا ہے اس لیے وضو بھی اس لحاظ سے عبادت بن گیا اور ایسی شاندار عبادت بن گیا کہ جنت دلانے والا عمل، اور بہشت کی سڑکوں میں سے ایک سڑک بلکہ شاہراہ بن گیا۔

(2) اس عنوان کی حدیث نمبر 1 میں تکلیفوں کے باوجود وضو کرنے کا یہ مطلب ہے کہ سردی وغیرہ کے موقع پر تکلیف کے باوجود اعضاء کو پورا پورا کامل طریقے سے سنت کے مطابق دھوئے اس میں ہرگز ہرگز کوئی سستی یا کوتاہی نہ کرے!

Marfat.com

اس حدیث میں کامل وضو کرنے اور کثرت سے مسجدوں میں آنے جانے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے۔ ان تینوں باتوں کو حضور اکرم ﷺ نے "فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ" فرمایا رباط کے معنی اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھ کر کفار سے جہاد کرنا اور دارالاسلام کو کفار کے حملوں سے بچانا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گویا ان تینوں کاموں کو بجالانے کا ثواب جہاد کے مثل ہے۔

(3) حدیث نمبر 2 میں تمام گناہوں کے بدن سے نکل جانے کا یہ مطلب ہے کہ وضو کرنے گناہِ صغیرہ (چھوٹے گناہ) کل کے کل معاف ہو جاتے ہیں۔ (گناہِ کبیرہ بڑے بڑے گناہ) اگر حقوق اللہ سے ان کا تعلق ہے مثلاً نماز و روزہ چھوڑ دیا۔ تو بغیر سچی توبہ کے یہ گناہ معاف نہیں ہو سکتا اور اگر حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے گناہ کبیرہ ہوں جیسے کسی کا مال چرالیا ہے تو اس کو معاف کرانے کیلئے توبہ کے ساتھ ساتھ بندوں سے معاف کرالینا بھی ضروری ہے۔

(4) حدیث نمبر 5 کا یہ مطلب ہے کہ جہاں جہاں وضو کا پانی پہنچتا ہے قیامت میں بدن کا وہ حصہ روشن اور چمکتا ہو گا تو جو شخص اس نورانی چمک کو بڑھانا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ بکثرت وضو کرے اور اعضائے وضو کو سنت کے مطابق اچھی طرح دھوئے۔

وضو کے دنیاوی فائدے

وضو سے آخرت کے فائدہ کے علاوہ بہت سے دنیاوی فوائد بھی ہیں مثلاً

1- باوضو رہنے والا مسلمان شیطان کے وسوسوں اور شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

2- وضو بہت سی بیماریوں کا علاج اور تندرستی کا محافظ ہے۔

Marfat.com

3- وضو کر کے جس کام کیلئے گھر سے نکلیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ کام پورا ہو جائے گا۔ اسی لیے اولیائے کرام کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ یا اکثر اوقات باوضو رہا کرتے تھے۔

6-اذان

اذان بھی جنت میں لیجانیوالا عمل، اور بہشت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے اذان کے فضائل میں بہت زیادہ حدیثیں ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

(1) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سات برس ثواب طلب کرنے کی نیت سے اذان پکارے اس کیلئے جہنم سے نجات کا پروانہ لکھدیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 65)

(2) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں تھے کہ حضرت بلال کھڑے ہو کر اذان پڑھنے لگے پھر جب وہ خاموش ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یقین رکھتے ہوئے اس اذان کے مثل کہے گا۔ وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 66)

(3) حدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گی۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 64)

(4) حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

علیہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی قیامت کے مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

1- وہ غلام جس نے اللہ اور اپنے مولیٰ کے حق کو ادا کیا۔

2- وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کر تا رہا ہو اور وہ قوم اس سے راضی رہی ہو۔

3- وہ شخص جو ہر دن ہر رات میں پانچوں نمازوں کی اذان پکار تا رہا ہو۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 65)

(5) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا ہے تیرا رب اس بکری کے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کے کسی ٹکڑے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ عزوجل (فرشتوں سے) یہ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو یہ نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے بیشک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 65)

(6) حدیث: حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا ہے مؤذن کی آواز کی درازی جن و انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے سب قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دیں گے۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 64)

(7) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

تو اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 65)

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

(1) اس عنوان کی حدیث نمبر 1 میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جو سات برس ثواب طلب کرنے کی نیت سے اذان دے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو تنخواہ لینے کی نیت سے اذان پکارے اگرچہ اس کا تنخواہ لینا جائز ہے مگر اس کو یہ فضیلت نہیں حاصل ہوگی کہ اس کو جہنم سے نجات کا پروانہ مل جائے یہ فضیلت تو بس اسی موذن کو حاصل ہوگی جو صرف ثواب کی نیت سے سات برس اذان پڑھے۔

(2) حدیث نمبر 2 میں جو یہ آیا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ مؤذنوں کی گردن لمبی ہوگی اس سے مراد ان کے درجات و مراتب کا بلند ہونا ہے کیوں کہ جسکا درجہ بلند ہوتا ہے وہ گردن اونچی کر کے چلتا ہے۔

(3) حدیث نمبر 7 حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ ''کہ میری شفاعت اس کیلئے حلال ہوگئی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کیونکہ حضور ﷺ کی شفاعت اسی کیلئے حلال ہوگی جس کا خاتمہ ایمان پہ ہوا ہوگا، کافر کی شفاعت تو حضور کیلئے جائز اور حلال ہی نہیں۔

اذان کے دنیاوی فوائد!

Marfat.com

(۴) بارش اگر نقصان دہ ہونے لگے یا سیلابوں سے ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو اذان پڑھنے سے نقصان اور ہلاکت کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

(5) جس گھر یا بستی میں پتھر گرنے لگے تو اذان پکارنے سے پتھر کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

(6) جس گھر میں جن یا شیاطین یا آسیب وغیرہ کا عمل دخل ہو تو بعد مغرب اُس گھر میں چند دن اذان پڑھنے سے شیاطین اور آسیب دفع ہو جاتے ہیں۔

(7) وبائی بیماریاں پھیل گئی ہوں تو بستی میں گلیوں کے اندر بہت سے لوگ اذان پڑھیں خصوصاً رات میں اذان پکاریں تو وباؤں کا زور کم ہو جاتا ہے۔

(8) دفن کے بعد قبر کے پاس اذان دینے سے مردہ کو منکر و نکیر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے اور مردہ کی وحشت اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔

(9) مجنون کے کان میں اذان پڑھ دینے سے جنون میں کمی ہو جاتی ہے۔

(10) جنگل یا میدان میں راستہ بھول جائے تو اذان پڑھ دینے سے غیبی امداد کا ظہور ناگہاں ہو جاتی ہے۔

(11) کفار سے جنگ کے وقت اذان پڑھنے سے کفار خائف اور مسلمانوں میں اسلامی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ (شامی جلد اول ص258 ولیذان الاجر)

7- تعمیر مساجد

(1) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کیلئے ایک مسجد بنائے گا تو اللہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادیگا۔

(مشکوٰۃ ج1 ص68)

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

(1) اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے مسجدوں کی تعمیر پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان کوئی مسجد بنادے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

(2) واضح رہے کہ اس حدیث میں مَسْجِدًا اور بَيْتًا دونوں لفظ نکرہ لائے گئے ہیں۔ مگر مسجدًا میں تنکیر تحقیر کیلئے اور بیتا میں تنکیر تعظیم کیلئے ہے جس کا حاصلِ مطلب یہ ہوا کہ جو مسلمان چھوٹی سے چھوٹی مسجد بھی تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہت بڑا عالیشان مکان جنت میں بنادے گا۔

(3) حدیث میں للہ کا لفظ اس بات کی وضاحت کیلئے ہے کہ جو شخص خالص اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی کیلئے مسجد بنائیگا اسی کیلئے یہ اجر عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادے گا اور اگر خدا نخواستہ کوئی اپنی کسی دنیاوی غرض، یا نام و نمود، یا ریاکاری اور شہرت کے کیلئے مسجد بنائے تو ہرگز ہرگز اس کو یہ اجر و ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ان صورتوں میں مسجد کی تعمیر خالصاً لوجہ اللہ نہیں ہوگی۔ بلکہ غرض و دنیاوی و خواہش نفسانی کا اس میں عمل و دخل ہو گیا۔ جو اجر و ثواب کو غارت کر دینے والی چیز ہے۔ اس لیے اس بری نیت سے مسجد بنانے میں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ گناہ ہوگا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ یعنی ہر نیک عمل پر ثواب اسی وقت ملے گا جب کہ نیک عمل کو اچھی نیت سے کیا جائے۔ اگر نیت اچھی نہ ہوئی تو کتنا ہی نیک عمل کیوں نہ ہو اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(4) جسطرح نئی مسجد تعمیر کرنے کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ اسی طرح پرانی ٹوٹی پھوٹی مسجدوں کی مرمت اور ان کی صفائی ستھرائی اور آبادکاری کا بھی بہت بڑا

Marfat.com

اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ مسجدوں کی خدمت و خبر گیری کرتا رہتا ہے تو تم لوگ اس کے صاحب ایمان ہونے کی شہادت دو اور یقین رکھو کہ بلاشبہ اس کے دل میں ایمان کی روشنی ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ **اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ والیَوْمِ الْاٰخِرِ** یعنی صرف وہی شخص مسجدوں کی تعمیر و آبادکاری کرے گا جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 69)

8- نماز

(1) حدیث: حضرت معدان بن طلحہ یعمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے یہ کہا کہ آپ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے کہ اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ تو وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے ان سے یہی سوال کیا تو وہ چپ رہے پھر جب تیسری بار میں نے ان سے یہی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم اللہ کیلئے بکثرت سجدوں کو لازم پکڑ لو۔ کیوں کہ جب بھی تم اللہ کیلئے کوئی سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادے گا۔ اور تمہارے ایک گناہ کو مٹا دیگا۔ حضرت معدان نے کہا کہ اس کے بعد میں نے حضرت ابو الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کر کے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہی کہا۔
(مسلم جلد اول ص 183)

Marfat.com

(2) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص39)

(3) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح یا شام کو مسجد میں جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مہمان نوازی کا سامان تیار فرمادیتا ہے۔ جب جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد جائے۔ (بخاری ج1 ص91)

(4) حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو دو ٹھنڈی نمازوں، اجاڑوں میں فجر وعشاء کو پڑھے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج1 ص63)

(5) حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تمہارا رب تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میری عزت اور میری بزرگی کی قسم ہے کہ جو بندہ نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھے گا۔ میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا اور جو نماز کو اس کے وقت کے غیر میں پڑھے گا۔ اگر میں چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا اور اگر چاہوں گا تو اس کو عذاب دوں گا۔
(کنز العمال ج7 ص223)

(6) حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے کیلئے مجھ پر یہ عہد ہے۔ کہ اگر وہ نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھے گا۔ تو میں اس کو عذاب نہیں دوں گا اور اس کو بلا حساب جنت میں داخل کردوں گا۔ (کنز العمال ج7 ص223)

(7) حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور نبی

Marfat.com

کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ایک دن نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو نماز پر محافظت کرے گا یہ نماز اس کیلئے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات ہو گی اور جو اس پر محافظت نہیں کرے گا نہ اس کیلئے نور ہو گا' نہ دلیل نہ نجات۔ اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون و ابی ابن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (مشکوۃ ج1 ص59)

تشریحات و فوائد:

(1) نماز پر خداوند قدوس نے جنت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور نماز جنت میں داخل ہونے کا بہت ہی اعلیٰ ذریعہ، اور بہترین سبب ہے۔ اس مضمون کی سینکڑوں آیتیں اور حدیثیں قرآن مجید اور کتابوں کے صفحات میں چمک رہی ہیں۔ جن میں سے یہ چند حدیثیں آپ کے پیش نظر ہیں۔ ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے اور جذبہ عقیدت کے ساتھ ان پر عمل کر کے نماز کے پابند ہو جایئے اور جنت میں جانے کا سامان کیجئے۔ یاد رکھیے کہ جنت میں لے جانے والے اعمال میں سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ نماز ہی ہے اور قرآن مجید و حدیث شریف میں جتنی تاکید نماز کیلئے آئی ہے دوسرے کسی عمل کیلئے نہیں آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کہیں یہ حکم آیا کہ **اَقِیمُو الصَّلٰوۃَ**، یعنی نماز قائم کرو کہیں یہ فرمایا گیا کہ **اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ**۔ یعنی نماز پر مداومت کرو۔ کہیں یہ ارشاد ہوا کہ **کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا**۔ یعنی نماز کو اس کے وقت میں ادا کرو کہیں یہ حکم آیا کہ **وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ** ہ یعنی جماعت کے ساتھ پڑھو۔ کہیں یہ فرمان صادر ہوا کہ **اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ**۔ یعنی نہایت ہی خشوع اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے نماز پڑھو۔ خلاصہ یہ کہ طرح طرح سے مختلف لفظوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے نماز کی تاکید فرمائی ہے۔

Marfat.com

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا مطلب:

واضح رہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں ارشاد ربانی ہوا کہ "نماز قائم کرو" اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو اس کے تمام حقوق اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کرو، یعنی نماز کی تمام شرطوں، اس کے سب ارکان، اس کے واجبات اس کی سنتوں اس کے مستحبات کی پوری پوری ادائیگی کا دھیان رکھو اور نہایت ہی اخلاص و حضورِ قلب اور اطمینان و دلجمعی کے ساتھ تمام اعمالِ نماز کو ادا کرو اور خوفِ الٰہی کے جذبات سے نماز میں خوب خوب اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرو چنانچہ اس سلسلے میں ایک عالم ربانی اور باکرامت محدث حضرت "حاتم اصم" کی نماز کا حال سن کر عبرت حاصل کیجئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح کر لیجئے۔

حضرت حاتم اصم کی نماز:

حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت عاصم بن یوسف محدث علیہ الرحمتہ کی ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ تو حضرت عاصم بن یوسف نے فرمایا کہ اے حاتم کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ "جی ہاں" تو حضرت عاصم نے پوچھا کہ اچھا آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتم نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامل و مکمل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مصلےٰ پر قدم رکھتا ہوں تو اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر قرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں تصور جماتا ہوں کہ خانہ کعبہ میرے دونوں بھوؤں کو درمیان اور مقام ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنت میرے داہنے

Marfat.com

اور جہنم میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے اس کے بعد تکبیر تحریمہ نہایت ہی اخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبر اور غور و فکر کے ساتھ قرات کرتا ہوں۔ پھر نہایت ہی تواضع کے ساتھ رکوع اور گڑگڑاتے ہوئے انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خوف ورجا کے درمیان ادا کرتا ہوں یہ سن کر حضرت عاصم نے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتم اصم! کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی ہاں! تیس برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہو۔ یہ جواب سننے کے بعد حضرت عاصم علیہ الرحمہ پر رقت طاری ہو گئی اور وہ یہ کہنے لگے کہ افسوس! ایسی نماز تو میں نے زندگی بھر میں کبھی بھی ادا نہیں کی۔ (روح البیان ج1 ص32)

(4) فاقہ کا خطرہ:

بہر حال نماز کو نہایت ہی اخلاص و اطمینان اور حضور قلب کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ نماز میں جلد بازی، غفلت اور بے توجہی سے دنیا و آخرت دونوں کا عظیم نقصان ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے دادا استاد حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو تم دیکھو کہ رکوع و سجود میں تخفیف کرتا ہے تو اس کے اہل و عیال پر رحم کرو۔ کیونکہ ان کی روزی تنگ ہو جانے اور فاقہ کشی کا خطرہ ہے۔ (روح البیان ج1 ص33)

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی حالت میں مر جاتا تو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی سنت پر تیری موت نہ ہوتی۔ (بخاری ج1 ص56)

Marfat.com

(5) جماعت کی اہمیت:

قرآن مجید میں "وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ" کا یہ مطلب ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھو۔ جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی عذر کے جماعت چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور جماعت چھوڑ دینے والا فاسق و مردود الشہادۃ ہے۔ جماعت ترک کرنے والوں کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بلاشبہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور اذان پکاری جائے۔ پھر میں ایک مرد کو امامت کا حکم دوں اور وہ امامت کرے۔ پھر میں (جماعت سے الگ رہنے والے) لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔ (بخاری ج 1 ص 89)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تَارِكُ الْجَمَاعَةِ لَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

(روح البیان ج 1 ص 35)

یعنی جماعت کا چھوڑنے والا اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض کو قبول فرمائے گا نہ اس کی نفلی عبادتوں کو!

(6) اس عنوان کی حدیث نمبر 7 میں جو یہ آیا ہے کہ نماز چھوڑنے والا قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کافروں کی طرح بے نمازی بھی جہنم میں جائے گا۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ یہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب ہو گا۔ مگر بے نمازی مسلمان اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں جل کر پھر جنت میں داخل

Marfat.com

ہو جائے گا۔ اور ان مسلمانوں کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

9۔ سنت موکدہ

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رِكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

(مشکوٰۃ ج 1 ص 103)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھیگا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائیگا۔ چار رکعت نماز ظہر سے پہلے اور دو 2 رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے (کل بارہ 12 رکعتیں سنت موکدہ)

تشریحات و فوائد:

دن رات کی یہ بارہ رکعتیں سنت موکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ قصداً بلا عذر ان کو چھوڑنا گناہ ہے اور ان بارہ رکعتوں کی مداومت پر رسول خدا ﷺ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ تو یہ جنت کے اعمال میں سے ایک عمل اور جنت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے!

بعض لوگ جمعہ کی نماز کے بعد جلدی جلدی مسجد سے بھاگ نکلتے ہیں اور جمعہ کے بعد والی چھ رکعتوں کو جو سنت موکدہ ہیں۔ نہیں پڑھتے، وہ لوگ گنہ گار ہیں۔ اور ان لوگوں کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت سے محروم ہونے کا خطرہ ہے۔ لہذا مسجد ہی میں یا گھر آ کر اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج 4 ص 11)

Marfat.com

10-نمازِ تہجد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ٥ (مشکوٰۃ ج1 ص168)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کے پاس آیا پھر جب میں نے آپ کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے۔ پھر سب سے پہلا قول جو آپ نے فرمایا وہ یہ تھا کہ اے لوگو! تم سلام کا چرچا کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور راتوں کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تو تم نمازیں پڑھو۔ تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

تشریحات و فوائد:

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے چار عملوں پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے جو یہ ہیں (1) مسلمانوں کو بکثرت سلام کرنا (2) بھوکوں کو کھانا کھلانا (3) اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا (4) نماز تہجد پڑھنا۔ مولیٰ تعالیٰ ان چاروں اعمالِ جنت پر ہر مسلمان کو عمل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

Marfat.com

11- نماز تحیۃ الوضو

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِی صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِی بِاَرْجیٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّی سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً اَرْجیٰ عِنْدِی اِلاَّ اَنِّی لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِی سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلاَّ صَلَّیْتُ بِذَالِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِی اَنْ اُصَلِّیَ ہ (بخاری ج1 ص 154)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال سے فرمایا کہ اے بلال تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا جو عمل کیا ہے اس کو مجھ سے بیان کرو۔ اس لیے کہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔ تو حضرت بلال نے کہا کہ سب سے زیادہ امید والا عمل یہی میرا ہے کہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے میرے مقدر میں جو نماز لکھی ہوئی ہے اس کو پڑھ لیتا ہوں!

تشریحات وفوائد:

جنت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی آہٹ حضور نے اپنے آگے سنی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شب معراج میں جب حضور اکرم ﷺ نے جنت کی سیر فرما کر جنت میں اپنے امتیوں کے درجات کا حال دیکھا تو حضرت بلال کو اپنے آگے آگے جنت میں چلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت بلال کا جنت میں حضور کے آگے آگے چلنا یہ کوئی بے ادبی کی بات نہیں۔ بادشاہ کے کچھ خادم بادشاہ کے پیچھے پیچھے اور کچھ خادم مثلاً نقیب اور چوبدار آگے آگے چلا کرتے ہیں اور یہ دونوں بادشاہ کے باادب خادم ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بلند درجے کا پتہ

Marfat.com

چلتا ہے کہ وہ جنت میں حضور کے نقیب بن کر حضور کے آگے آگے حضور کی آمد آمد کا اعلان کرتے ہوئے چلیں گے اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رتبہ بلند ان کو نماز تحیۃ الوضو کی بدولت ملا ہے۔

نفل نمازوں کی کثرت

(1)عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاتِيتُهُ بَوضوءِ ہ وَحَاجَتِه فَقَالَ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذَالِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِہ رواه مسلم

(مشکوٰۃ ج1 ص84)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا تو میں وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی چیزیں (مسواک، وغیرہ) لایا تو حضور نے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔ تو میں نے کہا کہ جنت میں آپکی خدمت گزاری مانگتا ہوں۔ تو حضور نے فرمایا کہ کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی چیز۔ تو میں نے کہا کہ بس یہی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم اپنی دلی مراد کیلئے کثرتِ سجود سے میری مدد کرتے رہو۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(2)عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ شَابٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخِفُّ فِي حَوَائِجِه فَقَالَ تَسْئَلُنِي حَاجَةً فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ لِي بِالْجَنَّةِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَتَنَفَّسَ وَقَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ بِكَثْرَةِ السُّجُودِہ

(کنزالعمال ج8 ص4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جوان نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور آپ کی ضروریات میں ہاتھ بٹایا کرتا تھا تو حضور نے اس سے فرمایا کہ تم مجھ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرو تو اس نے کہا کہ آپ اللہ سے میرے لئے جنت کی دعا مانگیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور ایک سانس کھینچ کر ارشاد فرمایا کہ ہاں مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم بکثرت سجدے کرتے رہو!

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

(1) اس عنوان کی دونوں حدیثیں میں "کثرت سجود" سے مراد نمازوں کو بکثرت پڑھنا ہے سجدہ سے مراد نماز ہے۔اس کو اصطلاح میں "**تسمية الكل باسم الجزو**" کہا جاتا ہے۔ یعنی کبھی کبھی جزو بول کر کل مراد لیا جاتا ہے اور ایسا ہر زبان میں ہوا کرتا ہے مثلاً اردو میں خمیرہ گاؤزبان ایک دوا کا نام ہے۔اس میں بہت سی دوائیں پڑتی ہیں۔ مگر ایک جزو گاؤزبان چونکہ سب سے زیادہ مقدار میں ہوتا ہے اس لیے پوری مرکب دوا کا نام خمیرہ گاؤزبان پڑ گیا۔اسی طرح خمیرہ مروارید بھی ایک مرکب دوا ہے جس میں بہت سی دوائیں پڑتی ہیں مگر چونکہ اگرچہ مقدار میں کم مگر قیمت میں سب سے زیادہ مروارید ہوتا ہے۔اسی لیے پوری مرکب دوا کو خمیر مروارید کہنے لگے، اسی طرح نماز میں قیام، قعود، قومہ، جلسہ، سجدہ سبھی کچھ ہے اور ان سب اجزاء سے نماز مرکب ہوئی ہے۔ مگر چونکہ ایک جزو یعنی سجدہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کے حضور بہت زیادہ عاجزی کا اظہار ہے۔اس لیے پوری نماز کو سجدہ کہہ دیا گیا۔

(2) اس عنوان کی دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے دونوں صحابیوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی حاجت کا سوال کرو۔چنانچہ دونوں صحابیوں نے اپنی اپنی حاجتوں اور مرادوں کو حضور سے مانگا اور حضور نے ان دونوں کی مرادیں بھی پوری فرمادیں۔اس سے صریح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اور اپنی مرادوں کو حضور سے مانگنا بلاشبہ جائز و درست بلکہ سنت رسول اور طریقہ صحابہ ہے۔

وہابیوں نجدیوں کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور انبیاء اور اولیاء کو مجبور محض ماننے اور غیر اللہ سے کچھ مانگنے کو شرک قرار دینے کے عقیدے

Marfat.com

سے توبہ کر لینی چاہیے۔

(3) پہلی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے کسی امتی کو جنت عطا فرما دینا یہ حضور ﷺ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ ورنہ حضور ﷺ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیتے کہ جنت دینا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ ان کی مراد پوری فرما دی اور نہ صرف جنت بلکہ جنت میں وہ محل جو رب العالمین نے خاص رحمۃ للعالمین ﷺ کیلئے تیار فرمایا ہے۔ حضرت ربیعہ کو عطا فرمایا۔ کیوں کہ خدمت گزاری تو جبھی ہو سکتی ہے کہ خادم و مخدوم دونوں ایک ہی محل میں رہیں۔ خادم مشرق میں رہے اور مخدوم مغرب میں رہے تو پھر خدمت گذاری کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ بہر حال اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کا مالک اور قاسم بنا دیا ہے۔ وہ جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں۔

صاحب قصیدۂ بُردہ شریف نے کیا خوب فرمایا کہ ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَم

یعنی دنیا و آخرت دونوں آپ کے دسترخوان سخاوت کے دو ٹکڑے اور لوح و قلم کے علوم آپ کے سمندر علم کے دو قطرے ہیں۔ اس شعر میں دونوں جگہ مِن تبعیضیہ ہے۔

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے بھی اس مضمون کو بہت خوب بیان فرمایا ہے کہ

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

Marfat.com

(4) جب یہ معلوم ہو چکا کہ "کثرت سجود" سے نمازوں کی کثرت مراد ہے تو ظاہر ہے کہ ان نمازوں سے نفل نمازیں مراد ہیں۔ کیونکہ فرض نمازوں کی تو تعداد مقرر ہے۔ ان میں کثرت و قلت کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

13-زکوٰۃ

نماز کیطرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اللہ اور اس کے رسُول نے جنت کی بشارت و خوشخبری دی ہے اور بہشت کی نعمتیں عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ کے بارے میں چند حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنا داعی اور قاضی بنا کر یمن کی جانب بھیجا تو حضور نے ان سے فرمایا کہ تم اہل یمن کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہ کی گواہی دیں۔ تو اگر وہ لوگ اس بات کو مان لیں تو پھر تم ان کو یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں۔ تو اگر وہ لوگ اس بات کو مان لیں۔ تو تم پھر ان لوگوں کو یہ بتاؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں میں تم لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو تمہارے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور تمہارے فقیروں میں لوٹا دی جائے گی۔ (بخاری شریف ج1 ص187)

(2) **حدیث:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی اکرم علیہ السلام کے پاس آئے اور یہ کہا کہ آپ کسی ایسے عمل پر میری راہنمائی کریں کہ جب وہ عمل کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور فرض نماز کو قائم کرو۔ اور فرض زکوٰۃ کو ادا کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔ تو اس دیہاتی نے یہ سن کر کہا کہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری

Marfat.com

جان ہے کہ میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر چلدیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کو کسی جنتی آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے اچھا لگے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ (بخاری شریف ج1 ص187)

(3) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کرے تو اس کو جنت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ بہترین جگہ ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہو گا اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ دینے والا ہو گا وہ صدقہ کے دوازہ سے بلایا جائے گا اور جو روزہ دار ہوں گے وہ "باب الریان" (سیرابی کے دروازے سے بلایا جائے گا) یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بلایا جائے اس کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہیں لوگوں میں سے ہو۔ (جو جنت کے تمام دروازوں سے بلائے جاؤ گے۔ (مسلم شریف ج1 ص230)

(5) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جب حضور نبی کریم علیہ السلام وفات پا گئے۔ اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور عربوں میں سے کچھ لوگ کافر ہو گئے (تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کرنے کا حکم دے دیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جہاد کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں یہاں تک کہ لوگ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہہ دیں۔ تو جس نے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھ لیا۔ اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا۔ مگر اسلام کے حق میں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ یہ سن کر

Marfat.com

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور ضرور جنگ کروں گا۔ جو نماز و زکوٰۃ میں تفریق کریں گے اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ جو زکوٰۃ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔ اگر مجھے نہ دیں گے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بخدا۔ میں نے یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کے سینہ کو جہاد کیلئے کھول دیا ہے تو میں نے پہچان لیا کہ یقیناً یہی حق ہے۔

(بخاری ج 1 ص 188 و مشکوٰۃ ص 157)

تشریحات و فوائد:

(1) اس عنوان کی حدیث نمبر 1 سے معلوم ہوا کہ نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا داعی بنا کر اس تبلیغ کیلئے یمن بھیجا تھا۔ جسطرح نماز کا انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی کافر ہے۔ واضح رہے کہ کسی بھی فرض کا انکار کفر ہے۔

(2) حدیث نمبر 2 سے معلوم ہوا کہ دیہاتی صحابی کو حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ایسے بہت سے خوش نصیب صحابہ ہیں جن کو حضور اقدس ﷺ نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دیدی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور ﷺ کو اپنے امتیوں کے خاتمہ کی خبر تھی کیونکہ ظاہر ہے کہ بغیر خاتمہ بالخیر کے کوئی جنتی ہو سکتا ہی نہیں۔ تو حضور ﷺ نے جس شخص کے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ ضرور حضور ﷺ کو اس کے خاتمہ بالخیر کی بھی خبر ہو گی!

(3) حدیث نمبر 3 میں امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت بڑی فضیلت بیان ہے کہ جنت کے ہر ہر دروازے سے فرشتے ان کو

Marfat.com

جنت میں داخل ہونے کی دعوت دیں گے۔

(4) حدیث نمبر 4 کی تشریح یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی وفات اقدس کے بعد جو بد نصیب اسلام سے مرتد ہو گئے تھے ان مرتدین کے چند گروہ تھے۔

اول: وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام سے بالکل ہی مرتد ہو کر مسیلمۃ الکذاب کی نبوت کو مان لیا اور اس کی پیروی کرنے لگے اور ان میں بیشتر قبیلہ بنو حنیفہ کے لوگ تھے۔

دوم: وہ لوگ تھے جو اسلام سے مرتد ہو کر مدعی نبوت اسود عنسی کی نبوت کو مان کر اس کے متبع ہو گئے اور اس کے متبعین میں زیادہ تر اہلِ یمن تھے۔

سوم: وہ لوگ تھے جو اسلام سے مرتد ہو کر اپنے زمانۂ جاہلیت کے پرانے دین میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ مرتدین کے ان تینوں گروہ کا اتنا غلبہ ہو گیا تھا کہ صرف تین ہی مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی تمام مساجد میں نماز نہیں ہوتی تھی۔ مکہ معظمہ کی مسجد الحرام، مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی، بحرین کی مسجد عبد القیس، بس انہیں تینوں مسجدوں میں نماز ہوتی تھی مرتدین کے ان تینوں گروہ سے امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابۂ کرام نے امیر المومنین کے حکم سے ان مرتدین کے ساتھ جہاد کیا اور مسیلمۃ الکذاب جنگ یمامہ میں اور اسود عنسی صنعاء میں قتل کر دیا گیا اور ان دونوں کے متبعین بھی بکثرت قتل ہو گئے اور کچھ تائب ہو کر اسلام میں آ گئے اور وہ تمام مرتدین جو زمانۂ جاہلیت کے دین میں لوٹ گئے تھے ان میں سے بھی بکثرت مقتول ہوئے۔ مگر اکثر توبہ کر کے پھر اسلام میں داخل ہو گئے مذکورہ بالا تینوں قسم کے مرتدین سے جہاد کے بارے میں تمام صحابہ کرام کا اتفاق رہا۔

چہارم: مرتدین میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو نماز روزہ اور حج وغیرہ تمام شرائع اسلام

Marfat.com

پر ایمان رکھتے تھے اور اس پر عامل بھی تھے۔ ان لوگوں نے صرف زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا تھا۔ بلکہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو زکوٰۃ کے منکر نہیں تھے۔ بلکہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دربار میں زکوٰۃ لے جانے سے انکار کرتے تھے۔ جیسے کہ بنی یربوع کے قبیلہ والوں نے اپنی زکوٰتوں کو وصول کر کے جمع کر لیا تھا کہ اس کو دربار خلافت میں بھیجیں گے۔ مگر مالک بن نویرہ ان کے سردار نے پورے قبیلہ کی زکوٰۃ کو مدینہ بھیجنے سے روک دیا اور ساری زکوٰۃ کو بنی یربوع کے غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ مرتدین کا یہ چوتھا گروہ در حقیقت باغیوں کا گروہ تھا۔ مگر چونکہ یہ لوگ مرتدین میں ملے جلے تھے اس لئے جب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ شبہہ لگا کہ یہ لوگ تو کلمہ پڑھتے ہیں اور اسلام کے تمام احکام کے پابند ہیں۔ لہٰذا کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان کے جان و مال محفوظ ہو چکے۔ اس لیے ان لوگوں کو قتل کرنا درست نہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مباحثہ اور مناظرہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دلیلوں کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا اور پھر تمام صحابہ کرام نے متفق ہو کر ان لوگوں سے بھی جنگ کی۔ یہاں تک کہ تمام مرتدین کا قلع قمع ہو گیا۔ کچھ قتل ہو گئے اور اکثر توبہ کر کے پھر اسلام میں داخل ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا یہ بہت ہی عظیم کارنامہ ہے کہ تمام مدعیانِ نبوت اور مرتدین کا خاتمہ ہو گیا اور دین برحق اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

(شرح مسلم نواوی ص38)

(5) حدیث نمبر 4 سے معلوم ہوا کہ چاندی سونے کے زیورات اگرچہ خود اپنے استعمال میں ہوں پھر بھی ان کی زکوٰۃ فرض ہے۔ کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے ان کنگنوں کے بارے میں صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا کہ فَاَدِّيَا زَكٰوةَ یعنی تم دونوں

Marfat.com

اس سونے کے کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ سونا چاندی جس شکل میں بھی ہو۔ خواہ سکوں کی شکل میں ہو۔ یا زیورات کی شکل میں ہو یا برتنوں کی شکل میں ہو۔ یا اینٹوں کی شکل میں ہو ہر صورت میں بہر حال ان کی زکوٰۃ دینی فرض ہے!

14-صدقہ

صدقہ بھی جنت میں لیجانیوالا عمل، اور بہشت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے صدقہ کے فضائل میں حسبِ ذیل چند حدیثیں پڑھ کر جنت میں جانے کا سامان کیجئے۔

(1) عَنْ انسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدقَةَ لَتُطفِئُی غَضَبَ الرَّبِّ وَمیتَةَ السُّؤِ

(مشکوٰۃ ج1 ص168)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ خدا کے آتش غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(2) عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَأٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہناوے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیگا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شراب خالص سے سیراب فرمائے گا۔ جس پر مہر لگی ہوگی۔

Marfat.com

(3) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ صَدَقَۃٍ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے جگر کو آسودہ کروں۔

(4) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَلِامْرَأَۃٍ مُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَکِیٍّ یَلْھَثُ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَلَھَا بِذَالِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَھَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ متفق علیہ

(مشکوۃ ج1 ص168)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک زناکار عورت ایک کتے کے پاس گزری جو ایک کنویں کی من پر زبان نکالے ہوئے تھا۔ اور قریب تھا کہ پیاس اس کو مار ڈالے تو اس عورت نے اپنا چرمی موزہ اتارا۔ اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا بس اسی سبب سے اس کی مغفرت ہو گئی۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا چوپایوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہمارے لئے اجر ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ ہر گیلے جگر والے کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر ہے؟

(5) عَنْ جَابِرٍ مَنْ حَفَرَمَاءً لَمْ یَشْرَبْ مِنْہُ کَبِدٌ حَرٰی مِنْ اِنْسٍ وَجِنٍّ وَلَا سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ اِلَّا اَجَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔

(کنز العمال ج 20 ص 262)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کنواں کھودے تو کوئی بھی گرم جگر والا خواہ وہ انسان ہو یا جن، درندہ ہو یا پرندہ جو بھی اس کا پانی پیئے گا قیامت تک (کنواں کھودنے والے کو ثواب ملتا رہے گا)

Marfat.com

(6)عَنْ جَابِرٍ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّهُ الْوَضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ۔وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ وَ اِطْعَامُ الْجَائِعِ۔

(کنزالعمال ج20ص628)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسکو اپنے عرش کے نیچے اس دن سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تکلیفوں کے باوجود وضو کرنا اور اندھیریوں میں پیدل مسجد تک جانا اور بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(7)عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَرْطَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلاَّ كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ متفق عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر وہ مسلمان جو کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیت بوئے پھر اس درخت یا کھیت میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا چوپایہ کچھ کھالے تو وہ اس مسلمان کیلئے صدقہ ہوگا۔

(8) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلَقٍ وَ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رواه احمد والترمذی

(مشکوۃ ج1ص168)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر احسان یعنی اچھا کام صدقہ ہے اور اچھے کام میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ ملاقات کرو اور یہ بھی ہے کہ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے

Marfat.com

(9) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ وَ اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَ نَھْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِلَكَ صَدَقَةٌ وَ اِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِاَخِیْكَ صَدَقَةٌ رواہ الترمذی

(مشکوۃ ج 1 ص 169)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی کے روبرو تمہارا مسکرا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اچھی بات کیلئے حکم دینا صدقہ ہے اور تمہارا بری بات سے منع کر دینا صدقہ ہے اور بھول والی زمین میں تمہارا کسی کو راستہ بتا دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور کسی کمزور نظر والے شخص کی مدد کر دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا کسی پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یہ بھی صدقہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(10) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰہِ مَادَامَ عَلَیْہِ مِنْہُ خِرْقَةٌ رواہ احمد والترمذی

(مشکوۃ ج 1 ص 169)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے گا تو جب تک ایک ٹکڑا بھی اس کپڑے کا اس کے بدن پر رہے گا اس وقت تک وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

تشریحات و فوائد

(1) حدیث نمبر 1 سے ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ خدا کے آتش غضب کو بجھا دیتا

Marfat.com

ہے۔ اسی لئے جب مسلمانوں پر دباؤں یا بلاؤں یا خطرناک بیماریوں، یا مصیبتوں کا حملہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ صدقہ کریں۔ تا کہ غضب الٰہی کے قہر سے محفوظ رہیں اور خدا کی رحمت ان کی طرف متوجہ ہو!

(2) حدیث نمبر 3 کا حاصل مطلب یہ ہے کہ کسی بھوکے انسان یا کسی بھوکے پیاسے جانور کو کھلا پلا کر سیراب کر دینا یہ بہترین قسم کا صدقہ ہے اور حدیث نمبر 4 میں بھی اسی مضمون کا بیان ہے کہ ایک زنا کار بدکار عورت کی مغفرت محض اتنی سی بات پر ہو گئی کہ اس نے ایک کتے کی پیاس پر رحم کھایا۔ اور اپنے چمڑے کے موزے کو اپنے دوپٹے میں باندھ کر اسمیں کنویں سے پانی بھر کر پیاسے کتے کو پلا کر سیراب کر دیا ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ انسان اور جانور دونوں کو کھلا کر سیراب کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اسی طرح حدیث نمبر 5 میں کنواں کھودنے کے ثواب کا بیان ہے کہ چرند و پرند، انسان و چوپائے جو بھی اس کنویں میں سے پانی پئیں گے۔ ان سب کا ثواب کنواں والے کو ملے گا۔

(3) حدیث نمبر 6 کا حاصل یہ ہے کہ تکلیفوں یعنی سخت سردی وغیرہ میں وضو کرنا اور اندھیری راتوں میں مسجد جا کر نماز پڑھنا اور کسی بھوکے کو بھر پیٹ کھانا کھلا دینا یہ تینوں عمل اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں کہ ان اعمال کے کرنے والے کو میدان قیامت کی سخت دھوپ میں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے نیچے سائے میں رکھے گا جس دن کہ کہیں اس کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

(4) حدیث نمبر 7 میں درخت لگانے اور کھیت بونے کے ثواب کا بیان ہے کہ کھیت کا دانہ اور درخت کا پھل جو چرند و پرند یا انسان کھا لے گا وہ سب صدقہ

Marfat.com

ہو گا اور کھیت بونے والے اور درخت لگانے والے کو اس کا ثواب ملے گا اگر چہ کھیت اور درخت والے کی مرضی نہیں تھی کہ کوئی کھائے مگر پھر بھی اس کو ثواب ملیگا۔

(5) حدیث نمبر 8 و نمبر 9 میں صدقہ کی چند آسان صورتیں بتائی گئی ہیں کہ جن میں نہ کوئی خرچ ہے نہ محنت مگر پھر بھی ان معمولی کاموں سے ایک مسلمان مفت میں صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتا ہے

(6) حدیث نمبر 10 میں کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دینے کے ثواب کا بیان ہے کہ جب تک اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی اس مسلمان کے بدن پر باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کپڑا پہنانے والے کے ساتھ رہے گی۔

صدقہ کی طاقت:

حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو زمین ہلنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا۔ اور ان پہاڑوں سے زمین کا ہلنا بند ہو گیا۔ تو پہاڑوں کی مضبوطی اور طاقت سے تعجب کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں "لوہا" پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور ہے تو فرشتوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار کیا لوہے سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں "آگ" لوہے سے بھی زیادہ طاقتور ہے تو پھر فرشتوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں "پانی" آگ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ تو پھر فرشتوں نے کہا کہ اے رب! کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں "ہوا" پانی سے بھی زیادہ طاقتور چیز ہے تو پھر فرشتوں نے کہا کہ

اے رب! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ ابن آدم اپنے داہنے ہاتھ سے اس طرح پوشیدہ کر کے صدقہ دے کہ بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔ یہ ہوا سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص170)

مطلب یہ ہے کہ صدقہ بہت بڑی طاقت والی چیز ہے کہ اس سے بڑی بڑی مشکل مرادیں صدقہ کی بدولت حاصل ہو جاتی ہیں اور بڑے بڑے اہم کام صدقہ کی برکت سے پورے ہو جاتے ہیں۔

15-روزہ!

رمضان المبارک کا روزہ 3 ھ میں فرض ہوا۔ روزہ رکھنے پر بھی اللہ و رسول نے جنت کی بشارت دی ہے روزہ کے فضائل میں چند حدیثیں حسب ذیل ہیں۔

(1) عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔

(بخاری جلد 1 ص 254)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے حضور نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "باب الریان" (سیرابی کا دروازہ) کہا جاتا ہے اسی دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے۔ روزہ داروں کے سوا کوئی بھی اس دروازہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جب یہ لوگ داخل ہو چکیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اسکے بعد کوئی بھی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔

Marfat.com

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ فَلاَ یَرْفُثْ وَلاَ یَجْهَلْ فَاِنْ مْرأٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ طَیَّبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهٖ ہ

(بخاری ج1 ص254)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ روزہ ڈھال ہے لہٰذا کوئی روزہ دار فحش کلامی کرے نہ جہالت کی بات کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے تو روزہ دار کو چاہیے کہ اس سے یہ کہدے کہ میں، روزہ دار ہوں، اور اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے روزہ دار اپنے کھانے پینے اور اپنی خواہش کو میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا تو دس گنا ثواب ہے۔

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ہ

(بخاری ج1 ص255)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رمضان کا روزہ ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب طلب کرنے کی نیت سے رکھے اس کے پہلے گناہ (صغائر) بخش دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

(4) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ رواہ احمد و النسائی

(مشکوۃ ج1 ص173)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگیا تمہارے پاس رمضان جو برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ نے تم لوگوں پر اسکا روزہ فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ کیلئے اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ یقیناً محروم ہی رہا۔ اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

رمضان کے متعلق خطبہ نبوی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ شعبان کے آخری دن میں حضور ﷺ نے ہم صحابہ کے سامنے ایک خطبہ دیا وہ یہ ہے۔

Marfat.com

يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّ قِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعاً مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَ شَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ مِنْ شَيْئٍ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَانُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ

اے لوگو! یقیناً تم پر ایک عظمت والے برکت والے مہینے نے سایہ ڈالا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض اور اس میں رات کے قیام کو نفل بنادیا ہے جو اس مہینے میں نفل کی کسی خصلت کے ساتھ عبادت کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہوگا جو اسکے سوا کسی مہینے میں فرض ادا کرے اور جو اس مہینے میں کوئی فرض ادا کرے گا وہ اس شخص کے مثل ہوگا جو اس مہینے کے علاوہ ستر فرض ادا کرے اور یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ غمخواری کرنے کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرا دے تو اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کی گردن کو جہنم سے آزادی مل جائے گی اور اس کو اس روزہ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَايَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ ط وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ ہ

(مشکوٰۃ ج1 ص174)

دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔ یہ سن کر ہم صحابیوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنا کھانا نہیں پاتا کہ ہم اس سے روزہ دار کو افطار کرا سکیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرا دے گا اور جو کسی روزہ دار کو بھر پیٹ کھلا دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلائیگا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا ہوگا ہی نہیں اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور اس کا درمیانی حصہ مغفرت ہے اور اس کا آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے جو اس مہینہ میں اپنے غلام سے کام ہلکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

16- شب قدر و عید الفطر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا ہے کہ جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں آتے ہیں اور ہر اس بندے پر جو کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہو اس پر رحمت نازل کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان نیک بندوں کے ذریعے اپنے فرشتوں پر فخر کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزاء ہے۔ جس نے اپنا کام پورا پورا کر لیا ہو؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس کی یہی جزاء ہے کہ اس کی پوری پوری مزدوری اس کو دیدی جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کر لیا۔ پھر وہ نکل کر باآواز بلند مجھ سے دعا مانگ رہے ہیں تو میری عزت و جلال اور میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے کہ میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ یقین رکھو کہ میں نے تم لوگوں کو بخش دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب اس حال میں گھر کو لوٹتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص182)

تشریحات و فوائد:

شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے لہٰذا ان راتوں میں جاگ کر اور عبادت میں مصروف رہ کر شب قدر کو تلاش کرنا چاہیے یہ مبارک رات جس کو مل گئی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کو جنت نصیب ہو گی۔
(واللہ تعالیٰ اعلم)

17- حج و عُمرہ

حج و عمرہ بھی ان اعمال میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جنت کی خوشخبری دی ہے چنانچہ حج و عمرہ کے فضائل میں چند حدیثیں حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَم یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ متفق علیه

(مشکوٰۃ ج1 ص221)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کیلئے حج کرے اور جماع کے متعلق کوئی بات نہ کرے اور کوئی فسق نہ کرے تو وہ لوٹے گا اس دن کے مثل کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبرُ وَ رُلَیْسَ لَهٗ جزاءٌ اِلاَّ الْجَنَّةُ

(بخاری ج1 ص238)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کیلئے جنت کے سوا کوئی جزاء ہی نہیں۔

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ ہ

(مشکوٰۃ ج1 ص223)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر یہ لوگ اس سے دعا مانگیں گے تو وہ قبول کرے گا اور اگر اس سے بخشش طلب کریں گے تو وہ بخش دے گا۔

Marfat.com

(4) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلاَّ الْجَنَّةُ ہ

(مشکوۃ ج1 ص222)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرتے رہو۔ اس لیے کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کے لیے جنت کے سوا کوئی ثواب ہی نہیں ہے۔

(5) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَّهُ۔

(مشکوۃ ج1 ص222)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی حج کرنے والے سے ملاقات کرو۔ تو اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیوں کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(6) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ الْمَيِّتَ وَالْحَاجَّ وَالْمُنَفِّذَ لِذَالِكَ۔

(کنز العمال ج5 ص2)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے میں تین شخصوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ میت کو۔ اور حج کرنے والے کو اور حج کا سامان کرنے والے کو۔

Marfat.com

(7) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الحَاجُّ فِی ضَمَانِ اللّٰهِ مُقْبِلاً وَّمُدْبِرًا فَاِنْ اَصَابَهٗ فِیْ سَفَرِهٖ تَعَبٌ اَوْنَصَبٌ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ بِذالِكَ سَیِّاٰتِهٖ وَكَان لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ یَرْفَعُهٗ اَلْفَ اَلْفَ دَرَجَةٍ فِیْ الجَنَّة وَبِكُلِّ قَطْرَةٍ تُصِیْبُهٗ مِنْ مَطَرٍ اَجْرُ شَهِیْدٍ۔

(کنز العمال ج 5 ص 7)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حاجی جاتے اور لوٹتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے لہٰذا اس کو اگر اس کے سفر میں کوئی تھکن یا تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اس کیلئے ہر اس قدم کے بدلے جس کو وہ اٹھاتا ہے دس لاکھ درجہ جنت میں ملے گا اور بارش کے ہر اس قطرے کے بدلے جو اس کے اوپر پڑے گی ایک شہید کا ثواب ہے۔

(8) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَنْ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَمَاتَ مِنْ سَنَتِهٖ دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَنْ غَزَا فَمَاتَ مِنْ سَنَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ (کنز العمال ج 5 ص 7)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص حج و عمرہ کرے اور اسی سال مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو روزہ رکھے رمضان کا پھر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو جہاد کرے پھر اسی سال مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(9) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

(کنز العمال ج 5 ص 4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس بیت اللہ (کعبہ) کے پاس آیا اور کوئی ذکر جماع اور گناہ نہیں کیا تو وہ حج سے ایسا ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک وصاف ہو کر) لہ

Marfat.com

(10) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادً وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَ ذَالِكَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط

(مشکوٰۃ ج1 ص222، کنز العمال ج5 ص11)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہو گیا جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے (یعنی اس کی موت اور یہودی و نصرانی کی موت میں کچھ فرق نہیں کہ وہ لوگ بھی حج نہیں کرتے اور اس نے بھی حج نہیں کیا اور یہ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ ہی کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے!

تشریحات و فوائد:

حدیث 2 اور حدیث 4 میں "حج مبرور" کی فضیلت کا ذکر آیا ہے۔ حج مبرور کس کو کہتے ہیں؟ اس کو ملاحظہ کیجئے!

حج مبرور:

1- وہ حج ہے کہ اس حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے اور اس حج میں ریاکاری اور شہرت و ناموری کا کوئی شائبہ بھی نہ ہو۔ بلکہ خالصاً لوجہ اللہ ہو۔ حج مبرور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے اسی لیے دوران حج بھی بار بار یہ دعا پڑھی جاتی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا ط وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا ط وَ سَعْیًا

Marfat.com

مَشْکُوْرًا ط وَ تِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ۔ اے اللہ ہم کو حج مبرور نصیب کر۔ اور گناہ بخش دے اور ہماری سعی کو مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہر گز گھاٹا نہ ہو۔

2- حج 9 ھ میں فرض ہوا۔ حج کا انکار کرنے والا کافر ہے اور قدرت ہوتے ہوئے حج نہ کرنے والا بہت بڑا گنہگار قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہے۔ حج و عمرہ کے مفصل مسائل و ضروریات ہماری کتاب "جنتی زیور" میں پڑھیئے۔

3- حدیث نمبر 10 میں حج چھوڑنے والے کیلئے بہت ہی شدید وعید آئی ہے کہ قدرت ہوتے ہوئے جس نے حج نہیں کیا تو اس کی موت اور یہودی و نصرانی کی موت میں کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ لوگ بھی حج نہیں کرتے اور اس نے بھی حج نہیں کیا۔ توبہ۔ نعوذباللہ۔

حج کے فضائل اور اس کے اجر ثواب کے بارے میں اس عنوان کی مذکورہ دس حدیثیں مذکور ہو چکیں ان کے علاوہ بھی دوسری بہت سی حدیثیں ہیں جو حج کے فضائل اور اس کے اجر و ثواب کے بارے میں بکثرت کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ فضیلت نصیب فرمائے۔ اور سب کو اللہ تعالیٰ اپنا گھر اور اپنے حبیب کا روضۂ انور دکھائے۔ (آمین)

18- عشرہ ذوالحجہ

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل میں بخاری شریف کی مذکور ذیل حدیث بہت زیادہ مشہور اور بڑی موثر ہے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشَرَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ رواہ البخاری (مشکوۃ ج 1 ص 128)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی دنوں میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کو اتنے زیادہ پسند نہیں جتنے کہ ان دس دنوں (عشرۂ ذوالحجہ) میں صحابہ نے کہا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اس سے زیادہ اللہ کو پسند نہیں تو فرمایا کہ ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں میں عمل صالح سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں ہاں لیکن وہ مرد جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد میں نکلا اور جان و مال میں سے کوئی بھی چیز واپس لے کر نہیں لوٹا۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد:

1- مطلب یہ ہے کہ سال بھر کے تمام دنوں میں ذوالحجہ کے دس دنوں میں عمل صالح جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے سال بھر کے تمام دنوں میں کوئی عمل اتنا پسند نہیں یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں میں عمل صالح سے زیادہ خدا کو پسند نہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں جہاد بھی دوسرے دنوں میں کرنا اس دس دنوں میں عمل صالح کرنے سے بڑھ کر اللہ کو پسند نہیں۔ ہاں اگر کوئی مجاہد اپنی جان و مال لیکر جہاد کیلئے نکلا پھر خود شہید ہو گیا اور اس کا مال کفار نے لوٹ لیا کہ وہ اپنے گھر جان و مال میں سے کچھ لے کر نہیں لوٹا۔ تو بیشک اس مجاہد کا جہاد فی

Marfat.com

سبیل اللہ تو عشرۂ ذوالحجہ میں عمل صالح کرنے سے افضل ہے ورنہ کسی اور مجاہد کا جہاد عشرہ ذوالحجہ میں عمل صالح کرنے سے بہتر اور بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

2- علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ذوالحجہ کے دس دن افضل ہیں۔ یا رمضان شریف کے آخری دس دن زیادہ افضل ہیں۔ چنانچہ عالموں نے عشرۂ ذوالحجہ کو افضل مانا اور کچھ اہل علم نے رمضان شریف کے آخری عشرہ کو افضل بتایا ہے۔ لیکن حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا کہ۔

وَالْمُخْتَار اَنَّ اَیَّامُ هٰذِهِ الْعَشْرَةِ اَفْضَلُ لِوَجُوْدِ یَوْمِ عَرفَةَ فِیْهَا وَلَیَالِیُ عَشْرَةِ رَمضَانَ اَفْضَلُ لِوَجُوْدِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِیْهَا

(حاشیہ مشکوٰۃ ص128)

اور مختار مذہب یہ ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ کے دن رمضان کے آخری عشرہ کے دنوں سے افضل ہیں کیوں کہ انہی دنوں میں یوم عرفہ بھی ہے اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں ذوالحجہ کے عشرہ سے افضل ہیں کیونکہ انہی راتوں میں شب قدر ہے۔

بہر حال عشرۂ ذوالحجہ اعمال صالحہ کرنے کا بہترین وقت ہے اس لئے ان دنوں میں عملِ صالح کرنا جنت میں لیجانے والے اعمال میں سے ہے اور خداوند قدوس کو بہت زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے دس دِن اللہ کی عبادت کرنا جسقدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کسی دنوں میں عبادت کرنا اس قدر پسند نہیں۔ عشرۂ ذوالحجہ کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور عشرۂ ذوالحجہ کی ہر رات کا قیام شب قدر کے قیام کے

Marfat.com

برابر ہے! (مشکوٰۃ ج1 ص128)

19- قربانی

قربانی کے فضائل میں ترمذی وابن ماجہ کی یہ حدیث بہت زیادہ عبرت خیز ہے اس کو بغور پڑھ کر اس پر عمل کر کے جنت میں جانے کا سامان کیجئے!

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔
رواہ الترمذی و ابن ماجۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر کے دن ابن آدم کا کوئی عمل خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ اللہ کے نزدیک پیارا نہیں ہے اور بیشک وہ قیامت کے دن اپنی سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور بیشک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے دربار میں مقبولیت کی جگہ پڑ جاتا ہے۔ للذا تم لوگ اس کو خوش دلی کے ساتھ کرو۔ اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے روایات کیا ہے۔

تشریحات و فوائد:

حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ عید الضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کو مسلمان کا کوئی عمل بھی قربانی سے زیادہ محبوب اور پیارا نہیں ہے اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے دربار میں مقبولیت کے مقام میں پہنچ جاتا ہے چنانچہ یہ مسئلہ ہے کہ قربانی کے جانور کو تول کر اگر اس کے

Marfat.com

وزن کے برابر چاندی سونا بقر عید کے دن خیرات کر دیں جب بھی اتنا ثواب نہیں ملے گا جتنا کہ اس جانور کی قربانی میں ثواب ملے گا۔ لہٰذا اے مسلمانو! تمہیں چاہیے کہ قربانی کو نہایت ہی خوشی اور خوش دلی کے ساتھ کیا کرو!

20- تلاوت قرآن مجید

(1) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا۔ رواه احمد و الترمذی و ابو داؤد و النسائی

(مشکوٰۃ ج 1 ص 186)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھنے والے سے (جنت میں) کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا چلا جا۔ اور جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔ جس جگہ تو آخری آیت پڑھے گا وہی تیری منزل ہے اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے۔

(2) عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا رواه احمد و ابو داؤد۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 186)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور قرآن کے احکام پر عمل کرے۔ تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی دنیا میں سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو قرآن پر عمل کرے اس حدیث کو امام احمد و ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ رواه الترمذی
(مشکوۃ ج1 ص188)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنے بچھونے پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر سوئے۔ پھر ایک سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو قیامت کے دن اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جائے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(4) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ فَقَالَ الْجَنَّةُ ۔ رواه مالك و الترمذی و النسائی
(مشکوۃ ج1 ص188)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنت واجب ہو گئی۔ اس حدیث کو امام مالک اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(5) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ ۔ رواه الترمذی و الدارمی۔
(مشکوۃ ج1 ص186)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھا اس کو ایک نیکی ملے گی۔ اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ اس حدیث کو ترمذی و دارمی نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(6) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِتَعلِيمِ الْقُرآنِ وَكَثْرَةِ تِلَاوَتِهٖ تَنَالُوْنَ بِهِ الدَّرَجَاتِ اَلْعُلٰى وَكَثْرَةَ عَجَائِبِهٖ فِي الْجَنَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کی تعلیم اور بکثرت اس کی تلاوت کو اپنے لئے لازم کر لو۔ اس کے ذریعہ تم بڑے بڑے درجات اور اس کے عجائب کی کثرت کو جنت میں پا جاؤ گے!

(کنز العمال ج2 ص186)

تشریحات وفوائد:

1- احادیث مذکور بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا خصوصاً جب کہ وہ قرآنی احکام پر عمل بھی کرتا ہو۔ اللہ و رسول کی طرف سے اس کیلئے جنت کی خوشخبری ہے۔

2- حدیث نمبر2 سے یہ معلوم ہوا کہ نہ صرف قرآن پڑھنے والے ہی کیلئے جنت کی گارنٹی ہے بلکہ اس کے ماں باپ کو بھی اللہ تعالیٰ بہشتی تاج پہنا کر ان دونوں کو بھی جنت عطا فرمائے گا۔

3- حدیث نمبر3 سے معلوم ہوا کہ قرآن کی ایک سورہ قل ھو اللہ احد کو بستر پر سوتے وقت پڑھنے والے کو جنت کی بشارت مل گئی تو ظاہر ہے کہ جو پورا قرآن مجید اپنی زندگی میں سینکڑوں بار ختم کرے گا اس کو جنت کے درجات میں سے کتنا بڑا درجہ ملے گا۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر!

4- قرآن مجید کی تلاوت کے آداب میں سے یہ بہت ہی اہم ہے کہ قرآن مجید کو باوضو قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھے اور اس توجہ اور تصور کے ساتھ تلاوت کرے کہ میں خدا کے فرمانوں کو پڑھ رہا ہوں۔ اور گویا خداوند قدوس مجھ

Marfat.com

سے کلام فرما رہا ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا تصور کیا جائے نہایت ہی تواضع وانکساری اور عاجزی کے ساتھ ہر آیت کو پڑھے۔ واضح رہے کہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے زیادہ افضل ہے کیوں کہ دیکھ کر پڑھنے میں آنکھوں اور زبان دونوں سے نیکی کماتا ہے۔ اس لیے کہ جس طرح قرآن کو پڑھنا عبادت ہے اسی طرح قرآن کے حروف کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

21- مدینہ طیبہ کی سکونت

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَاءِ هَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

(مشکوٰۃ ج 1 ص 240)

آل خطاب کے ایک مرد سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص بالقصد میری زیارت کو آیا۔ وہ قیامت کے دن میری محافظت میں رہے گا اور جو شخص مدینہ میں سکونت کرے گا اور مدینہ کی تکالیف پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جو شخص حرمین (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں قبر سے اٹھائے گا کہ وہ قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

1- مدینہ منورہ میں زندگی کی آخری سانس تک سکونت رکھنا اور وہاں کی تکالیف پر صبر کرنا یہاں تک کہ اس مقدس شہر میں وفات ہو جائے۔ یہ بھی جنت دلانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی امید افزا عمل ہے۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مدینہ میں مر سکے اس کو چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا۔ میں اس کی شفاعت کروں گا اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے"۔ (مشکوۃ ج 1 ص 240)

2- بالقصد اور عمداً زیارت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خاص زیارت ہی کی نیت سے مدینہ طیبہ کا سفر کیا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کام مثلاً تجارت ہی کی نیت سے مدینہ منورہ جائے اور ضمنی طور پر زیارت بھی کرے۔ یا بالقصد اور عمداً کا مطلب یہ ہے کہ بالکل ہی اخلاص کے ساتھ زیارت کرے اور بجز طلب ثواب کے اور کوئی دوسری نیت یا غرض مقصود نہ ہو۔

بعض عارفین کے متعلق مشہور ہے کہ وہ حج کیلئے گئے۔ تو حج کے بعد مدینہ طیبہ کی زیارت کیلئے نہیں گئے اور یہ کہا کہ یہ سفر تو ہم نے حج کی نیت سے کیا ہے۔ تو سفر حج کے تابع بنا کر ضمنی طور پر ہم روضۂ اقدس کی زیارت نہیں کریں گے بلکہ گھر جا کر پھر خاص روضۂ انور کی زیارت کی نیت سے دوسرا سفر کر کے ہم روضۂ اقدس کی زیارت کریں گے۔ تاکہ بالقصد اور عمداً حضور اقدس ﷺ کی زیارت کیلئے ہمارا جانا ہو۔

(حاشیہ مشکوۃ ص 240 بحوالہ مرقاۃ)

Marfat.com

جہاد

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَابَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ۔

(بخاری ج1ص391)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کا روزہ رکھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے۔ خواہ وہ اللہ کے راہ میں جہاد کرے یا جس زمین میں وہ پیدا ہوا وہیں بیٹھا رہے، یہ سن کر صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا ہم یہ خوشخبری لوگوں کو نہ سنادیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ بلا شبہ جنت میں ایک سو درجات ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کیلئے تیار کر رکھا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور ان درجات کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنی کہ آسمان وزمین کے درمیان دوری ہے۔

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ مَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهَا اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَ غَنِیْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ متفق علیه۔ (مشکوٰۃ ج2ص329)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کیلئے ذمہ داری قبول کر لی ہے کہ جو مجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد میں نکلا اس کو میں یا تو ثواب اور مال غنیمت دے کر اس کے گھر لوٹاؤں گا۔ یا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔

Marfat.com

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجلُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشعْبٍ فِیْه عُیَیْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوْ اعتَذَلْتُ النَّاسَ فَاَقمتُ فِیْ هٰذَا الشِّعَبِ فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لاَ تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلاَ تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَا للّٰهُ لَکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ اُغْزُوْافِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رواه الترمذی (مشکوٰۃ ج2 ص332)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک مرد کا ایک ایسی گھاٹی میں گزر ہوا کہ اس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا۔ جس نے اس کو تعجب میں ڈال دیا تو وہ کہنے لگا کہ کاش میں تمام لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اسی گھاٹی میں مقیم ہو جاتا جب حضور سے اس شخص کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم ایسا مت کرو۔ اس لیے کہ تم لوگوں میں سے کسی کا جہاد میں ایک پڑاؤ کرنا اپنے گھر میں رہ کر ستر برس نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔ کیا تم لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما کر تمہیں اپنی جنت میں داخل کر دے۔ تم لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہو۔ جو شخص اونٹنی دوہنے کی مدت بھر بھی اللہ کی راہ میں جنگ کرے گا تو اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(4) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ۔ متفق عليه

(مشکوٰۃ ج2 ص329)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کچھ مومن مرد ایسے ہیں کہ مجھ سے بچھڑ جانا ان کے دلوں کو اچھا نہیں لگتا اور میں اتنی سواریاں نہیں پاتا کہ ان کو سوار کر دوں۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میں کبھی کسی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہ جاتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جا رہا ہو۔ اور مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً میری یہ تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔ یہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے۔

(5) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَ اُجْرِیَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رواه مسلم

(مشکوٰۃ ج2 ص229)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک دن اور ایک رات جہاد میں گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزوں اور رات میں نمازوں سے بہتر ہے۔ اور اگر وہ جہاد میں مر گیا تو اس کا وہ عمل جو وہ کرتا تھا جاری رکھے جائے گا اور اس کی روزی جاری رکھی جائے گی اور تمام فتنوں میں ڈالنے والوں (شیطان و دجال) وغیرہ سے بے خوف کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

1- اس عنوان کی حدیث نمبر 3 سے معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے گھر میں بیٹھ کر چاہے جتنی عبادت زیادہ کر سکے کرے مگر وہ کبھی ہر گز ہر گز کسی مجاہد کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ مجاہد جہاد کے سفر میں کہیں آتے جاتے کسی منزل پر صرف پڑاؤ کرے اور کوئی عبادت نہ کرے۔ پھر بھی اس کو ستر برس کے لگاتار دن کے روزوں اور رات بھر کی نمازوں سے بڑھ کر ثواب ملے گا اور اونٹنی دوہنے کی مدت بھر یعنی دس یا پندرہ منٹ تک جو جہاد میں جنگ کرے گا۔ اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ بڑا رتبہ ہے مجاہد فی سبیل اللہ کا۔

خداوند کریم ہر مسلمان کو اللہ کی راہ میں جہاد کی کرامت اور توفیق عطا فرمائے (آمین)

2- اس عنوان کی حدیث نمبر 5 سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے محبوب حضور اکرم ﷺ کو جہاد میں شہید ہونے کی کسقدر زیادہ تمنا تھی کہ آپ علی الاعلان فرماتے ہیں کہ میری دلی تمنا یہی ہے کہ میں تین مرتبہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اور تین مرتبہ زندہ کیا جاؤں اور پھر چوتھی مرتبہ قتل کیا جاؤں تو زندہ نہ کیا جاؤں کیوں کہ چوتھی مرتبہ قتل ہونے کے بعد پھر زندہ ہونے کی حضور نے تمنا ظاہر نہیں فرمائی۔

3- حدیث نمبر 5 میں مجاہد کے عمل کے جاری رہنے کا یہ مطلب ہے کہ مجاہد اپنی زندگی میں نماز و روزہ اور دوسری قسم کی عبادتیں جو کیا کرتا تھا۔ اگر حالت جہاد میں وہ اگرچہ اپنے بستر پر مر گیا۔ چونکہ جہاد کے دوران ان کی موت ہوتی ہے اس لئے اس کو یہ کرامت نصیب ہوگی کہ وہ اپنی زندگی میں جتنی عبادتیں کیا کرتا تھا اب وہ مر گیا اور کوئی عبادت بھی نہیں کرتا۔ مگر اس کے نامہ اعمال میں ان سب عبادتوں کا ثواب روزانہ لکھا جائے گا جو وہ کیا کرتا تھا۔ اور برابر جنت میں اس کی روزی اس کو ملتی رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام فتنہ میں ڈالنے والوں، یعنی شیطان، دجال وغیرہ سے

Marfat.com

بے خوف کردے گا۔ اور قبر میں منکر نکیر کے سوال وجواب کی آزمائش اور قیامت کے زلزلہ کی ہولناکیوں وغیرہ کی تمام آزمائشوں اور امتحانوں سے وہ بے خوف ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم،

بہر حال ان سب حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ جہاد جنت میں لیجانے والا ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کا عمل ہے اور در حقیقت جہاد بہشت کی کنجیوں میں سے ایک بڑی کنجی اور جنت کی سڑکوں میں سے بہت بڑی سڑک بلکہ شاہراہ ہے۔

22- شہادت

خدا کی راہ میں شہید ہو جانا یہ بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک بہت اعلیٰ اور اطمینان بخش عمل صالح ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کیلئے حیاتِ جاودانی کی بشارت، اور جنت الفردوس کی خوشخبری دی ہے شہادت کے فضائل میں سینکڑوں حدیثوں میں سے یہ چند حدیثیں درجِ ذیل ہیں ان کو بغور پڑھیے اور اپنے اندر جوشِ جہاد اور شہادت کا جذبہ پیدا کر کے حیات جاودانی اور باغِ بہشت کی شادمانی، اور جنتی زندگانی کی کرامت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْهَدُ متفق علیه (مشکوٰۃ ج 2 ص 330)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں سے بہت خوش ہو جاتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایک اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور پھر وہ بھی شہید ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

(2) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذَالِکَ اجْتَهَدتُ عَلَیْهِ فِی الْبُکَاءِ فَقَالَ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَکَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی ہ رواہ البخاری

(مشکوٰۃ ج2 ص331)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت برا جو حارثہ بن سراقہ کی ماں ہیں۔ نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ حارثہ کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ بیان فرمائیں گے؟ حارثہ جنگ بدر کے دن قتل ہو گئے تھے ان کو ایک نامعلوم تیر لگ گیا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہوں جب تو میں صبر کروں گی اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہو تو میں ان پر رونے میں پوری کوشش کروں گی تو آپ نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں! بیشک جنت کے اندر بہت سی جنتیں ہیں اور یقین رکھ کہ تیرا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

(3) عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّصْرِ قَالَ کَتَبَ اِلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ اَوْفٰی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ۔ (بخاری ج1 ص395)

حضرت سالم ابو نصر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ یقین کے ساتھ جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے!

(4) عَنْ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ

(بخاری ج1 ص253)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ اے اللہ! مجھے تو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت دے۔

Marfat.com

(5) عَنْ اَبِیْ مَالِکِنِ الاَشْعَرِیِّ مَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَاتَ اَوْقُتِلَ فَھُوَ شَھِیْدٌ اَوْ وَقَصَتْہُ فَرَسُہٗ اَوْبَعِیْرُہٗ اَوْلَدَغَتْہُ ھَامَّۃٌ اَوْمَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰہُ فَھُوَ شَھِیْدٌ

(کنز العمال ج4 ص186)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ کی راہ (جہاد) میں نکلا۔ پھر مر گیا۔ یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے۔ یا اس کو اس کے گھوڑے یا اونٹ نے کچل دیا یا اس کو کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا یا اپنے بچھونے پر جس موت کے ساتھ اللہ نے چاہا وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے۔

(6) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ الْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَ الْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَ صَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَ الْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَ صَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَھِیْدٌ وَ الَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدٌ ۔ رواہ ملك و ابو داؤد و النسائی

(مشکوٰۃ ج1 ص136)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے کے سوا سات دوسری شہادتیں بھی ہیں۔ طاعون میں مرا ہوا شہید ہے ڈوب کر مرا ہوا شہید ہے نمونیہ میں مرا ہوا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے۔ آگ میں جل کر مرا ہوا شہید ہے اور وہ شخص جو کسی چیز سے دب کر مرا ہو شہید ہے۔ اور عورت جو حالتِ نفاس میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اس حدیث کو امام مالک اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(7) عَنْ انَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَافِى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ ٥ متفق عليه
(مشکوۃ ج2 ص330)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں آنے کو پسند کرے اگرچہ اس کو روئے زمین کی ہر چیز مل جائے۔ مگر شہید اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ پھر لوٹ کر دنیا میں جائے اور دس مرتبہ خدا کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہو یہ تمنا اس لیے کرے گا کہ وہ جنت میں شہداء کی فضیلت دیکھ چکا ہے تو اس کو یہ خواہش بار بار ہو گی کہ بار بار شہید کیا جاؤں تاکہ اور زیادہ اجر ملے۔ (بخاری و مسلم)

(8) عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ نَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔ (رواه مسلم)
(مشکوۃ ج2 ص334)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یقیناً جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک پراگندہ حال مرد کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ اے ابو موسیٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہاں۔ پھر وہ مرد اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا۔ پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور تلوار چلاتا رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے

Marfat.com

(9) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهِیْدُ لاَ یَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلاَّ كَمَا یَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ۔ رواه الترمذی (مشکوٰۃ ج2ص333)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو قتل ہونے کے وقت صرف اتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹ لیا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(10) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُلَهٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ یُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ یَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَ یُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْیَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَیُزَوَّجُ ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ ۔ رواه الترمذی و ابن ماجه (مشکوٰۃ ج2ص333)

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ شہید کیلئے چھ فضیلتیں حاصل ہیں (1) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے (2) بوقت شہادت وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے (3) عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے (4) قیامت کے دن کی پریشانیوں اور گھبراہٹوں سے بے خوف ہو جاتا ہے (5) اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام کائنات سے بہتر اور قیمتی ہوگا اور بہتر بی بیاں اس کو حوروں میں سے ملیں گی۔ (6) ستر ہزار رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ترمذی۔ وابن ماجہ)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کے تحت دس حدیثیں اور ان کے تراجم ہم تحریر کر چکے اور ان سب حدیثوں سے شہادت کے بلند درجات اور اس کی فضیلتوں کا حال نہایت ہی تفصیل و وضاحت کے ساتھ معلوم ہو جاتا ہے!

Marfat.com

1- حدیث نمبر 1 کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر نے کسی مسلمان کو شہید کر دیا۔ تو شہید سے اللہ تبارک و تعالیٰ خوش ہو کر اس کو جنت عطا فرما دے گا۔ پھر وہ کافر مسلمان ہو جائے اور وہ بھی کفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس کو جنت میں بھیج دے گا۔ اس طرح قاتل و مقتول دونوں جنت میں گئے اور دونوں سے خدا خوش ہو گیا۔

2- حدیث نمبر 2 سے صاف صاف معلوم ہوا کہ شہید کو جنت میں فردوسِ اعلیٰ کا محل عطا کیا جاتا ہے۔

3- حدیث نمبر 3 جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تلوار کے نیچے پڑ کر شہید ہو جانا یہ جنت میں جانے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے تو گویا جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے۔

4- حدیث نمبر 4 میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کا ذکر ہے۔ وہ ہمیشہ خلوصِ قلب کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے اور بحمد للہ تعالیٰ ان کی دعا مقبول ہو گئی کہ ان کو شہر مدینہ کی مسجد نبوی میں بحالتِ نمازِ فجر ابو لولوء فیروز مجوسی کافر نے خنجر مار کر شہید کر دیا۔ اس طرح آپ کو شہادت بھی مل گئی اور رسول کے مقدس شہر مدینہ منورہ میں آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ آپ کی شہادت کا پورا واقعہ ہماری کتاب "حقانی تقریریں" میں پڑھیے۔

5- حدیث نمبر 5 سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہاد کے لئے اپنے گھر سے نکل گیا۔ اب خواہ اس کو کسی طرح بھی موت آئے مگر بہر حال اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

6- حدیث نمبر 6 کا حاصل یہ ہے کہ ان ساتوں کو شہید فی سبیل اللہ کا ثواب ملے گا اگرچہ خدا کی راہ میں اپنا سر کٹا کر شہید ہونے والے اور ان لوگوں کے درجات و مراتب میں بڑا فرق ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان

Marfat.com

امراض و عوارض میں مرنے والوں کو بھی شہید کا ثواب ملتا ہے۔

-7 حدیث نمبر 8 سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کو کس قدر جذبہ جہاد اور شہادت حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اس حدیث کا مطلب حدیث نمبر 3 کی تشریح میں گزر چکا۔

-8 حدیث نمبر 9 سے پتہ چلتا ہے کہ شہید کو جذبۂ شہادت کی ایسی لذت ملتی ہے کہ بڑے سے بڑے زخم لگنے کی بس اس کو اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹ لیا ہو۔ شہادت کی لذت کو بیان کرنے کیلئے کوئی لفظ نہیں مل سکتا۔ اس لذت کو تو بس وہی جان سکتا ہے۔ جس کو یہ رتبہ بلند مل جائے اور ہر ایک کو شہادت کا یہ بلند رتبہ کہاں ملتا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ ؎

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

شہادت ملنے کا آسان طریقہ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو صدق دل سے خداوند تعالیٰ سے شہادت مانگتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے۔ خواہ وہ اپنے بستر ہی پر مرے (مسلم) (مشکوۃ ج2 ص330)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ہمیشہ سچے دل اور سچی نیت کے ساتھ خداوند تعالیٰ سے شہادت حاصل ہونے کی دعا مانگتا رہے گا تو وہ خواہ کسی بھی بیماری میں، اور کہیں بھی، اور کسی حال میں بھی مرے مگر وہ قیامت کے دن شہیدوں کی صف

Marfat.com

میں کھڑا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کرام کے مراتب و درجات عطا فرمائے گا۔
سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔

زندۂ جاوید ہیں ملت کے شہیدانِ کرام
نوجوانو! تمہیں معلوم بھی ہے؟ انکا مقام
وہ مرحوم ہیں جن کیلئے خود رحمت حق
لیکے آتی ہے حیاتِ ابدی کا پیغام
ان کی لاشوں پہ فرشتوں کی صفیں ہوتی ہیں
لیکے اترے ہیں خوشنودیِ رب کا پیغام
زندہ ہے ملت بیضاء شہدا کے دم سے
ان کی جوروں پہ ہو سو بار درود اور سلام

23- سامان جہاد کی تیاری

جس طرح جہاد کرنا اعمالِ جنت میں سے بہت ہی اعلیٰ اور اہم صالح ہے اسی طرح جہاد کے سامانوں کی تیاری بھی جنت میں لے جانیوالا عمل ہے۔ اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ بَوْلَهٗ فِیْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رواه البخاری (مشکوٰۃ ج2ص336)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدوں کو سچا مانتے ہوئے جہاد کیلئے گھوڑا پالے تو اس گھوڑے کا چارہ اور اس کا پانی، اور اسکی لید اور پیشاب یہ سب قیامت کے دن اس کے میزان عمل میں نیکیوں کے پلڑے میں تولے جائیں گے۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

Marfat.com

(2) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرِن الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهٖ الْخَيْرَ وَ الرَّامِيَ بِهٖ وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَرْكَبُوْا رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ج2 ص337)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کے بنانے والے کو جس نے اس کے بنانے میں خیر کی نیت کی ہو اور اس کے چلانے والے کو اور اس تیر کو اٹھا کر دینے والے کو۔ تم لوگ تیر اندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو اور تیر اندازی گھوڑے کی سواری کرنے سے زیادہ مجھے پسند ہے۔

(3) عَنْ اَبِيْ نَجِيْحِ ن السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رواه البیہقی

(مشکوٰۃ ج2 ص337)

حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک تیر کو جہاد میں پہنچادے تو وہ اس کیلئے جنت میں ایک درجہ ہے اور جو ایک تیر جہاد میں چلادے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس کے بال اسلام میں سفید ہوگئے۔ یہ سفید بال اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوں گے۔ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔

تشریحات و فوائد

جہاد چونکہ اعلاء کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے۔ اس لئے جہاد بہت بڑا عمل صالح اور

Marfat.com

اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور چونکہ سامانِ جہاد کی تیاری۔ مثلاً میدان جہاد تک پہنچنے کیلئے سواریوں کا انتظام، آلاتِ جنگ مثلاً تیر و تلوار کا بنانا، خریدنا، تیر اندازی، شمشیر زنی بندوق چلانے کی مشق کرنا چونکہ یہ سب سامان جہاد کی تیاری ہے۔ لہٰذا جہاد کا وسیلہ ہونے کے سبب سے یہ سب کام بھی عمل صالح اور عبادت بن گئے۔ چنانچہ حدیث نمبر 1 میں جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنے کا اجر آپ نے پڑھ لیا کہ وہ گھوڑ جتنا چارہ کھائے گا، جس قدر پانی پئے گا۔ جتنی لید اور پیشاب کرے گا۔ یہ سب گھوڑا پالنے والے کے میزانِ عمل میں نیکی بنا کر تولے جائیں گے۔ اسی طرح حدیث نمبر 2، 3 میں ایک تیر کا بنانا۔ اس کو میدان جہاد تک پہنچانا اس کو چلانا اس کا اجر و ثواب کتنا عظیم ہے۔ اس کو آپ پڑھ چکے۔ بہر حال سامانِ جہاد کی تیاری کے سلسلے میں ہر وہ چیز باعث اجر و ثواب ہے جس کا جہاد سے تعلق ہو۔

24- اللہ تعالیٰ کا ذکر

اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی بہت بڑی عبادت، اور جنت کے اعمال میں سے ایک اعلیٰ درجے کا عمل ہے اس کے متعلق بھی چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں۔ خدا کرے کہ ان حدیثوں کے انوار سے مسلمانوں کے دلوں میں ہدایت کا نور چمک اٹھے۔

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(مشکوٰۃ ج1 ص199)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو گن گن کر اخلاص کے ساتھ پڑھتا رہے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

(2) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَارِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ط

(مشکوۃ ج1 ص198)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنت کے باغوں میں گزرو تو میوہ چنو۔ صحابہ نے کہا کہ جنت کے باغات کون ہیں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ ذکر الٰہی کے حلقے۔

(3) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ فَاِنَّھَا قِیْعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ رواہ الترمذی

(مشکوۃ ج1 ص203)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے معراج کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد! آپ اپنی امت سے میرا سلام کہہ دیجئے۔ اور ان کو یہ خبر دیجئے کہ جنت کی مٹی خوشبودار اور اس کا پانی بہت شیریں ہے۔ اور بے شک جنت میں بہت سے میدان ہیں۔ اور ان میں شجر کاری سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لآ الہ الا اللہ ہیں (ترمذی)

Marfat.com

(4) عَنِ ابنِ عُمَرَ اَربَعةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيتًا فِى الجَنَّةِ وَكَانَ فِىْ نُورِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ مَنْ كَانَتْ عِصمَتُهٗ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاِذَا اَصَابَ حَسَنَةً قَالَ اَلحَمدُ لِلّٰهِ وَاِذَا اَصَابَ ذَنبًا قَالَ استغفرُ اللّٰهَ وَاِذَا اَصَابَتهُ مُصِيبَةٌ قَالَ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ

(کنزالعمال ج20 ص306)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نور اعظم میں رہے گا جس کی حفاظت لا الہ الا اللہ ہو اور وہ جب کوئی نیکی کرے تو الحمد للہ کہے اور جب اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ استغفراللہ کہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔

(5) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدرجَةَ لِلعَبْدِ الصَّالِحِ فِى الجَنَّةِ فَيَقُولُ يَارَبِّ اَنىّٰ لِىْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاَسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

(مشکوۃ ج1 ص206)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔ تو وہ کہے گا اے میرے رب! کہاں سے یہ مرتبہ مجھ کو ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔ اس لئے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔

تشریحات و فوائد:

1- اس عنوان کی پہلی حدیث میں جو مَنْ اَحصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ

Marfat.com

آیا ہے۔ شارحین حدیث نے اس کی چند شرحیں تحریر کی ہیں۔ چنانچہ صاحب مرقاۃ نے حدیث مذکور کی شرح میں تحریر فرمایا کہ۔ **احصاها اى اٰمَنَ بِهَا اوعَدَّهَا اَوْقَرَأَهَا كَلِمَةً عَلٰى طَرِيْق التَّرْتِيْلِ تَبَرُّكًا وَّ اِخْلَاصًا اَوْحِفَظَ مَبَانِيْهَا وَ تَخَلَّقَ بِمَا نِيْهَا** (مرقاۃ)

یعنی اَحْصَاهَا کے چند معانی ہو سکتے ہیں (1) ان پر ایمان لایا۔ (2) گن کر پڑھا (3) ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ برکت حاصل کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ پڑھا (4) اس کے الفاظ کو یاد کر لیا اور اس کے معنی کے مطابق اپنے اخلاص کو سنوارا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

2- حدیث نمبر 2 میں ذکر کے حلقوں کو جنت کا باغ اس لئے فرمایا کہ ذکر کے حلقے جنت کے باغات میں جانے کا سبب ہیں۔ تو گویا جو ذکر کے حلقوں میں گیا وہ جنت کے باغات میں پہنچ گیا۔

3- حدیث نمبر 5 سے معلوم ہوا کہ اولاد اگر اپنے ماں باپ کیلئے استغفار یا اور کسی ذریعے سے ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ تو اولاد کے استغفار و فاتحہ دلانے سے ماں باپ کو فائدہ پہنچتا ہے کہ جنت میں ان کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

4- اللہ تعالیٰ کا ذکر مومن کیلئے بہت بڑے بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے اس بارے میں چند حدیثوں کے تراجم پڑھ لیجئے!

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان لوگوں پر سکینہ (روح کا سکون، دل کا اطمینان) نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت

Marfat.com

کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص196)

حدیث: ایک مرتبہ حضور ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے۔ جب آپ کا گذر "جمدان" نامی پہاڑ کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! چلے چلو یہ "جمدان" ہے اور سن لو۔ کہ جو ممتاز لوگ ہیں وہ قرب خداوندی پالینے میں دوسروں سے آگے بڑھ گئے ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ممتاز لوگ کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مرد جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرتے رہتے ہیں اور وہ عورتیں جو خدا کا ذکر کثرت سے کرتی رہتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ج1 ص196)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو تمہارے بہترین اعمال کی خبر نہ دوں جو اعمال خدا کے نزدیک بڑے ستھرے، اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بلند کرنے والے ہیں۔ وہ تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں اور وہ اس سے بھی بہتر ہیں کہ تم اپنے دشمنوں (کفار) سے لڑو اور وہ تمہاری گردن ماریں اور تم ان کی گردن مارو تو صحابہ نے کہا کہ کیوں نہیں۔ آپ ضرور ہمیں اس عمل کی خبر دیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص198)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چکر لگاتے پھرتے ہیں۔ اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈھتے رہتے ہیں۔ تو جب کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پالیتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آجاؤ اپنی مراد کے پاس۔ پھر یہ فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو ڈھانپ لیتے ہیں زمین سے آسمان دنیا تک۔ پھر اللہ تعالیٰ باوجودیکہ وہ خوب جانتا ہے ان فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ لوگ تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اور تیری تعریف اور بزرگی کا اعلان کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں خدا انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندوں نے مجھے دیکھا ہوتا۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر

Marfat.com

ان بندوں نے تجھے دیکھ لیا ہوتا تو اور زیادہ بڑھ چڑھ کر تیری عبادت کرتے اور تیری بزرگی اور پاکی بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے کیا مانگ رہے تھے تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ لوگ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اے ہمارے رب! ان بندوں نے تیری جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان بندوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر ان بندوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کی حرص در غبت اور طلب بہت بڑھ جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ جہنم سے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب! انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے جہنم کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے ان سب ذکر کرنے والے بندوں کو بخش دیا۔ یہ سن کر ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ الٰہی! ان بندوں میں تو فلاں آدمی بھی تھا۔ جو ذکر کیلئے نہیں آیا تھا۔ بلکہ اپنی کسی ضرورت سے ان لوگوں کے پاس آ گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والے ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس بیٹھ جائے۔ وہ بد نصیب نہیں ہو گا؟ لہٰذا محض ان لوگوں کے پاس بیٹھ جانے سے اس آدمی کی بھی مغفرت ہو گئی! یہ بخاری کی حدیث ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص197)

حدیث: رسول اللہ ﷺ سے کسی صحابی نے سوال کیا کہ تمام بندوں میں افضل اور قیامت کے دن تمام بندوں سے بلند مرتبہ خدا کے دربار میں کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ بندے اور بندیاں جو بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں تو ایک صحابی نے کہا کہ کیا یہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہیں؟ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مجاہد کفار و مشرکین کو اپنی تلوار سے یہاں تک مارتا رہے کہ

Marfat.com

تلوار ٹوٹ جائے اور وہ مجاہد خون میں لت پت ہو جائے۔ پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والا درجے میں اس مجاہد سے افضل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 198 تا 199)

25- درود شریف

درود شریف پڑھنا بھی جنت میں لیجانے والا عملِ خیر ہے اور درود شریف کے برکات و فضائل کے بارے میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔ اس میں سے چند حدیثیں ہم تبرکاً ذکر کرتے ہیں۔

(1) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔ رواه الترمذی (مشکوٰۃ ج 1 ص 86)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی)

(2) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَ رُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رواه النسائی (مشکوٰۃ ج 1 ص 86)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کیلئے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ (نسائی)

Marfat.com

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلٰی رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ ج1 ص86)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(ابو داؤد)

(4) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ الْکِبَرَ فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّةَ ۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ ج1 ص86)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے میرے اوپر درود نہیں پڑھا اور اس مرد کی ناک مٹی میں مل جائے کہ اس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل ہی رمضان گزر گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اسکے والدین نے بڑھاپے کو پالیا۔ اور اس کے والدین نے اس کو جنت میں نہیں داخل کیا (ترمذی)

Marfat.com

(5) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رواه الترمذی

(مشکوٰۃ ج1 ص87)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے۔ دعاؤں میں سے کوئی دعا بھی اوپر نہیں چڑھتی۔ یہاں تک کہ تو اپنے نبی پر درود شریف پڑھ لے۔

(ترمذی)

(6) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

رواه ابن ماجه

(مشکوٰۃ ج1 ص121)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھو۔ کیونکہ جمعہ کے دن فرشتوں کی حاضری کا دن ہے کہ اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ اس لئے اللہ کا نبی زندہ ہے اور اس کو روزی ملتی ہے (ابن ماجہ)

(مشکوٰۃ ج1 ص121)

تشریحات و فوائد:

1- اس عنوان کی حدیث نمبر 1 کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن سب سے

Marfat.com

زیادہ میرے قریب وہ شخص رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہا ہو گا۔

حضور رحمتِ عالم ﷺ قیامت کے دن کبھی مقامِ محمود یعنی شفاعتِ کبریٰ کے مقام میں ہوں گے۔ کبھی حوضِ کوثر کے پاس رہیں گے پھر آخر میں فردوسِ اعلیٰ کی اس منزلِ اعلیٰ میں تشریف فرما ہوں گے جو رب العالمین نے خاص طور پر اپنے محبوب ﷺ کیلئے تیار کر رکھا ہے بہر حال حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضور قیامت کے دن جہاں بھی اور جس مقام پر بھی ہوں گے حضور سے سب سے زیادہ قرب اسی خوش نصیب کو حاصل رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہا ہو گا۔

درود شریف کی کثرت کے بارے میں ترمذی شریف کی ایک حدیث بہت زیادہ رقت خیز و عبرت انگیز ہے۔

حدیث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں بہت زیادہ آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ تو آپ بتادیجئے کہ دن رات کا کتنا حصہ میں درود خوانی کیلئے مقرر کردوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو، مقرر کرلو۔ تو میں نے کہا کہ دن رات کا چوتھائی حصہ میں درود خوانی کیلئے مقرر کرلوں؟ تو حضور نے فرمایا کہ تم جس قدر چاہو مقرر کرلو۔ اگر تم چوتھائی سے زیادہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں دن رات کا نصف حصہ درود خوانی کیلئے مقرر کرلوں؟ تو حضور نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو مقرر کرلو۔ اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ دن رات کا دو تہائی مقرر کرلوں؟ تو حضور نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو وقت مقرر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں دن رات کا کل حصہ درود خوانی ہی میں خرچ کردوں گا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو درود شریف

Marfat.com

تمہاری تمام فکروں اور غموں کو دور کرنے کیلئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 86)

2- حدیث نمبر 3 کا یہ مطلب ہے کہ جب میرا کوئی امتی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ میری روح کو اس سلام کرنے والے کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے۔ اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ روح کو لوٹانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی روح جو آپ کے بدن سے جدا ہو چکی ہے وہ دوبارہ آپ کے بدن میں داخل کی جاتی ہے۔ بلکہ روح کو لوٹانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی روح رب العزت جل جلالہٗ کے مشاہدہ میں ہر دم مستغرق رہتی ہے۔ مگر جب کوئی امتی سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو عالم استغراق سے سلام کرنے والے کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور آپ متوجہ ہو کر اس کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ۔

لَیْسَ الْمُرَادُ بِعَوْدِ الرُّوْحِ عَوْدُهَا بَعْدَ الْفَارِقَةِ عَنِ الْبَدَنِ وَ اِنَّمَا الْمُرَادُ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَرْزَخِ مَشْغُوْلٌ حَوْلَ الْمَلَکُوْتِ فِیْ مُشَاهَدَةِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کَمَا کَانَ فِی الدُّنْیَا فِیْ حَالَةِ الْوَحْیِ وَفِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرِ فَعَبَّرَ عَنْ اِفَاقَتِهٖ مِنْ تِلْكَ الْمُشَاهَدَةِ وَ ذٰلِكَ الْاِسْتِغْرَاقِ بِرَدِّ الرُّوْحِ (لمعات شرح مشکوٰۃ)

روح کے لوٹنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بدن سے جدا ہونے کے بعد پھر روح بدن میں آئی۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ عالم برزخ میں ملکوت کے ماحول میں رب العزۃ عزوجل کے مشاہدہ میں مشغول ہیں جیسا کہ دنیا میں نزول وحی اور دوسرے خاص احوال میں حضور ﷺ اس قدر مشغول و مستغرق ہو جایا کرتے تھے کہ آپ کی توجہ دوسری چیزوں کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی تو اس مشاہدہ و استغراق سے افاقہ ہونے اور آپ کی توجہ دوسری طرف مبذول و متوجہ ہونے کی روح لوٹانے کے لفظ سے بیان کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

(لمعات) مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ)

3- حدیث نمبر 4 کا یہ مطلب ہے کہ حضور علیہ نے تین شخصوں کیلئے یہ دعا فرمائی کہ "ان کی ناک مٹی میں مل جائے" ناک مٹی میں مل جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ لوگ ذلیل و خوار اور ناکام و نامراد ہو جائیں۔ عرب کے لوگ جب کسی آدمی کو انتہائی ذلیل کرتے تھے تو اس کو مجبور کرتے تھے کہ وہ اپنی ناک کو زمین پر رگڑ کر اس کو خاک آلود کرے۔ یہیں سے "رَغِمَ اَنْفُهٗ" کا محاورہ چل پڑا کہ جب کسی کو انتہائی ذلیل کر دیا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے۔ رَغِمَ اَنْفُهٗ ...... یعنی اس کی ناک مٹی میں مل گئی۔ فرمانِ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ تین شخصوں کیلئے حضور علیہ نے ذلیل و خوار ہونے کی دعا فرمائی ہے۔ (1) جس کے سامنے حضور علیہ کا ذکر ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے (2) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور رمضان میں عبادت کر کے اپنے کو مغفرت کے لائق نہ بنایا (3) وہ شخص کہ اس کے والدین بڑھاپے کی حالت میں اس کے پاس رہے اور اس نے والدین کی خدمت کر کے اپنے کو جنت کا اہل نہ بنایا!

اللہ اکبر! ان تینوں کی منحوسیت میں کیا شبہہ کیا جا سکتا ہے؟ جب رحمتِ عالم علیہ ان تینوں سے اس قدر خفا ہیں کہ ان لوگوں کی ذلت و خواری کی دعا فرما رہے ہیں! (معاذ اللہ تعالیٰ)

4- حدیث نمبر 5 کا مضمون بالکل ظاہر ہے کہ کوئی دعا، دربار الٰہی میں پہنچتی ہی نہیں بلکہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک درود شریف نہ پڑھی جائے۔ اسی لیے مستحب ہے کہ ہر دعا کے اول و آخر میں درود شریف پڑھ لی جائے۔ جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے۔

5- حدیث نمبر 6 سے ثابت ہو گیا کہ حضرات انبیاء بالخصوص حضرت سید

Marfat.com

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں لوازم حیاتِ جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور ہرگز ہرگز ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام ٹھہرادیا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کے جسموں کو کھا سکے۔

اس حدیث کا آخری فقرہ کہ "فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ" یعنی اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں روزی دی جاتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس بارے میں صاحب مرقاۃ کا بیان ہے کہ۔

یُرْزَقُ اَیْ رِزْقًا مَعْنَوِیًّا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ فِیْ حَقِّ الشُّھَدَآءِ مِنْ اُمَّتِہٖ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَیَکُوْنُ سَیِّدُھُمْ بَلْ رَئِیْسُھُمْ وَلَا یُنَافِیْہِ اَنْ یَّکُوْنَ ھُنَاکَ رِزْقٌ حِسِّیٌّ اَیْضًا وَھُوَ الظَّاھِرُ الْمُتَبَادِرُ۔ (مرقاۃ ملخصا)

یعنی انہیں رزق معنوی دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے شہیدوں کے بارے میں فرمایا کہ بلکہ وہ زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا حال ہو گا۔ ان شہیدوں کے سردار بلکہ رئیس کا اور جو ہم نے لکھ دیا ہے کہ رزق معنوی دیا جاتا ہے تو یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں رزقِ حسّی بھی عطا فرمائے اور یہاں بھی رزق حسّی مراد لینا ظاہر ہے جو جلد ذہنوں میں آجاتا ہے! (یعنی ظاہری طور پر کھانا پینا)

بہر حال درود شریف کی کثرت اعمال جنت میں سے ایک بہت ہی امید افزاء عمل ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ درود شریف کا وظیفہ ضرور پڑھتا رہے۔ تاکہ قیامت کے دن حضور علیہ السلام کا قرب نصیب ہو۔ جو دونوں جہان کی نعمتوں میں سب سے زیادہ عظیم نعمت اور دارین کی دولتوں میں سب سے بڑھ کر انمول دولت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

Marfat.com

26- توبہ واستغفار

اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا مانگنا۔ یہ بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل ہے اور بندے کی توبہ سے اللہ عزوجل کو کتنی خوشی ہوتی ہے اس کو حضور رحمتِ عالم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُمْ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ (رواہ مسلم)

(مشکوٰۃ ج 1 ص 203)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے جب بندہ توبہ کرتا ہے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اس کی خوشی اس آدمی کی خوشی سے بھی زیادہ ہوتی ہے جو کہ ایک بے آب و گیاہ زمین میں تھا۔ ناگہاں اس کی سواری بدک کر بھاگ گئی اور اسی سواری پر اس کا کھانا پانی بھی تھا۔ جب وہ اس سواری سے ناامید ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آکر اس کے سائے میں لیٹ گیا اور وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا تھا گویا سونے کیلئے لیٹ گیا تھا۔ پس اسی درمیان میں کہ وہ اسی مایوسی کے عالم میں تھا کہ اچانک کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے تو اس نے اس کی مہار پکڑ لی۔ پھر اس کو اسقدر خوشی ہوئی کہ وہ جائے اس کے کہ یہ کہتا کہ یا اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ یہ کہنے لگا کہ یا اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں مارے خوشی کے اس سے غلطی ہو گئی تو جتنی اس شخص کو خوشی ہوئی۔ اللہ اس سے زیادہ خوش ہو جاتا ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے۔

Marfat.com

اس سلسلے میں دوسری چند حدیثوں کے تراجم بھی مطالعہ کر لیجئے۔ جو بہت زیادہ رقت خیز و عبرت انگیز ہیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا۔ جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ یہ فتویٰ پوچھنے کے لیے نکلا کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ چنانچہ ایک راہب کے پاس آکر اس نے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہہ دیا کہ نہیں یہ سن کر اس قاتل نے اس راہب کو قتل کر دیا۔ اور پھر لوگوں سے یہی سوال کرتا رہا کہ میری توبہ قبول ہو گی یا نہیں؟ تو ایک شخص نے اس کو یہ بتایا کہ تم فلاں فلاں گاؤں جاؤ۔ وہاں نیک لوگ رہتے ہیں۔ وہاں تمہاری توبہ مقبول ہو جائے گی۔ یہ شخص اُس گاؤں کے ارادہ سے چلا مگر راستے ہی میں اس کی موت آگئی۔ تو یہ شخص منہ کے بل آگے کو گرا اور مشقت کر کے کچھ اپنے سینے کو اس گاؤں کی طرف بڑھا دیا۔ فوراً ہی رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے آگئے عذاب کے فرشتے اس کو دوزخ کیطرف لے جانا چاہتے تھے کہ یہ بہت سے انسانوں کا قاتل ہے اور رحمت کے فرشتے اس کو جنت کیطرف لے جانا چاہتے تھے کیوں کہ یہ توبہ کی نیت سے اس گاؤں کیطرف چل پڑا تھا اگرچہ ابھی وہاں تک پہنچا نہ تھا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمادیا کہ وہ گاؤں جہاں یہ جا رہا تھا قریب ہو جائے اور وہ گاؤں جہاں سے چلا تھا کچھ دور ہو جائے چنانچہ ایسا ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ناپنے کا حکم دیا تو ایک بالشت یہ قاتل اس گاؤں کی طرف آگے بڑھ چکا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 203)

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے خدا سے یہ کہا کہ اے میرے رب! تیری عزت کی قسم جب تک انسانوں کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں۔ میں ہمیشہ ان انسانوں کو بہکاتا اور گمراہ کرتا رہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو میری عزت و جلال اور بلندی رتبہ کی قسم ہے کہ جب تک وہ انسان مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں

Marfat.com

گا۔ (مشکوٰۃ ج1 ص203)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بندہ جب گناہ کر کے خدا کے حضور اپنی خطاؤں اور گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص203)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب گناہ کر کے یہ کہہ دیتا ہے اے میرے رب! میں نے گناہ کر لیا۔ تو مجھے بخش دے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس بات کو جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور گناہوں پر مواخذہ بھی فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ چاہتا ہے وہ بندہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! میں نے ایک گناہ کر لیا ہے تو اس کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور اس پر مواخذہ بھی فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ چاہتا ہے بندہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک دوسرا گناہ کر لیا ہے تو اس کو بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ میرا بندہ جو چاہے کرے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص203)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ہمیشہ استغفار کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیگا اور ہر فکر و غم و غم سے اس کو خلاصی دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کو روزی ملنے کا گمان بھی نہیں تھا۔

(مشکوٰۃ ج1 ص204)

Marfat.com

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میرے بارے میں جو بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ میں گناہ بخش دینے کی قدرت رکھتا ہوں۔ تو میں اس بندے کو بخش دیتا ہوں اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ جب تک کہ وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص204)

حدیث: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے گناہ کر کے خدا سے استغفار کر لیا۔ تو وہ گناہ پر اڑ جانے والا نہیں کہلائے گا۔ اگرچہ دن بھر میں وہ اس گناہ کو ستر مرتبہ کر ڈالے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص204)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے ایک عبادت کرنے میں بڑی محنت کرتا تھا اور دوسرا یہی کہتا رہتا تھا کہ میں گناہگار ہوں۔ تو عبادت گزار اس سے کہنے لگا کہ تو گناہ چھوڑ دے۔ تو وہ بولا کہ تم میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو۔ ایک دن ایسا ہوا کہ عبادت گزار نے اپنے گنہگار دوست کو ایک بہت بڑا گناہ کرتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے کہا کہ تو گناہ کرنا چھوڑ دے۔ اس پر جواب میں گناہ گار نے یہ کہہ دیا کہ تم میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو۔ کیا تم میرے نگران اور نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ یہ سن کر عبادت گزار دوست نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو کبھی نہیں بخشے گا اور نہ تجھ کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے بعد اللہ نے ان دونوں کے پاس اپنے فرشتہ ملک الموت کو بھیج دیا اور انہوں نے دونوں کی روح کو قبض کر لیا۔ جب دونوں دوست خدا کے دربار میں اکٹھا ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا کہ تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ اور عبادت گزار سے فرمایا کہ کیا تو میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر سکتا ہے؟ پھر خدا نے فرمایا کہ اے میرے فرشتو! تم اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج1 ص205)

Marfat.com

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبر میں مردے کی مثال اس غرق ہونے والے کی ہے جو لوگوں سے مدد کیلئے فریاد کر رہا ہو۔ مردہ انتظار کرتا رہتا ہے کہ باپ، ماں، بھائی، یا دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب کسی کی طرف سے کوئی دعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کے تمام سامانوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی طرف سے دعاؤں کا ثواب پہاڑوں کے مثل قبر والوں کی قبروں میں پہنچاتا ہے اور بلاشبہ زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ جو لوگ زندہ ہیں وہ مردوں کیلئے استغفار اور ان کی مغفرت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(مشکوۃ ج 1 ص 206)

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس شخص کے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

(مشکوۃ ج 1 ص 206)

حدیث: حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے نامۂ اعمال میں زیادہ سے زیادہ استغفار ہو اس کیلئے مبارکبادی ہے۔

(مشکوۃ ج 1 ص 206)

تشریحات و فوائد:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں سے بہت ناراض ہوتا ہے۔ لیکن اگر بندہ خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ و استغفار کر لے تو وہ ایسا ارحم الراحمین ہے کہ نہ صرف اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ وہ اپنے فضل و کرم کا اس درجہ اظہار فرماتا ہے کہ فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ط کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرتے ہی بندوں کے گناہوں کو نیکی بنا دیتا ہے۔ مثلاً کسی بندے کے

Marfat.com

ایک لاکھ گناہوں کو ایک لاکھ نیکی بنا دیتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ صدقِ دل سے سچی توبہ کرے۔

توبہ کا طریقہ

توبہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گناہ کے بعد وضو کرے اور دو رکعت نماز صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے پڑھے پھر اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر خدا سے یہ عہد کرے کہ میں اب کبھی بھی یہ گناہ نہ کروں گا۔ پھر اس توبہ پر قائم رہے اور اس گناہ کے قریب نہ جائے اور خدا سے اپنے گناہ کی بخشش اور معافی مانگے۔

27- اذکار ماثورہ

ہر وہ لفظ یا جملہ جس سے خداوند قدوس کی عظمت و بزرگی اور کبریائی کا اظہار ہوتا ہو اس کو پڑھنا یہ ذکر الٰہی ہے۔ مگر کچھ ایسے کلمات اور دعائیں ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں کہ ان کو خود حضور ﷺ نے پڑھا۔ یا ان کے پڑھنے کا حکم دیا یا ان کو پڑھنے کی فضیلت یا فائدہ اور ثواب بتایا۔ ایسے کلمات اور دعاؤں کو "اذکار ماثورہ" کہتے ہیں۔ دوسرے اذکار اور دعاؤں کی بہ نسبت اذکارِ ماثورہ کو پڑھنا بہت ہی افضل و اعلیٰ ذکر، اور باعث اجر و ثواب عمل صالح ہے اس لیے ہم چند اذکار ماثورہ بھی تحریر کر رہے ہیں کیوں کہ یہ بھی ان اعمالِ صالحہ میں سے ہیں جو جنت میں لے جانیوالے ہیں۔

(1) حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام کلاموں میں افضل یہ چاروں کلمات ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

Marfat.com

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تمام کلاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ چاروں کلمات محبوب ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور ان چاروں میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو۔ جس کو چاہو بعد میں پڑھو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (مشکوۃ ج1 ص200)

(2) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کو میں پڑھوں یہ مجھ کو تمام ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص200)

(3) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن بھر میں ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھ لے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں (یعنی بہت زیادہ ہوں) اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص200)

(4) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں کہ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں اور میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص200)

(5) حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ

Marfat.com

کلام جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے چن لیا ہے یعنی۔ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ** اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص200)

(6) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا جنت میں اس کے لئے ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ **سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ** اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص200)

(7) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو دن میں سو مرتبہ۔ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** پڑھ لے گا۔ اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور دن بھر یہاں تک شام ہو جائے۔ وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو اس دعا کو ایک سو سے زیادہ مرتبہ پڑھے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص201)

(8) حدیث: حضرت بلال بن یسار بن زید سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ دعا پڑھ لی اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ**

Marfat.com

اِلَیْہِ ؁۔ اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص205)

(9) حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ہ

جو شخص اس دعا کو یقین رکھتے ہوئے دن میں پڑھ لے اور اسی دن رات آنے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص یقین رکھتے ہوئے رات میں اس دعا کو پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص204)

(10) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ **اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَاوَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ** ؁ اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام جب شام کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ **اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ** ؁ اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج1 ص209)

(11) حدیث: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں

Marfat.com

نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سناوہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ ہر دن کی صبح میں اور ہر رات کی شام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے۔ تودن اور رات میں کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ وابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج 1 ص 209)

(12) حدیث: حضرت مکحول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بکثرت پڑھا کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط کیوں کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور حضرت مکحول نے فرمایا کہ جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ ۔ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ اس سے تکلیفوں کے ستر دروازے دفع فرماوے گا۔ کم سے کم یہ کہ محتاجی اس کے پاس نہیں آئے گی۔ (مشکوۃ ج 1 ص 202)

(13) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ سب سے کم دوا یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو کوئی رنج والم نہیں ہوتا ہے۔ (مشکوۃ ج 1 ص 202) اور دوسری روایت میں ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عرش کے نیچے ایک کلمہ اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جب کوئی بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرا فرماں بردار ہو گیا اور اس نے اپنا سب کچھ میرے سپرد کر دیا۔ (مشکوۃ ج 1 ص 202)

(14) حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ علیہ ایک سوکھے پتے والے درخت کے پاس گزرے اور اپ نے اعصا سے اس درخت کو مار دیا۔ تو اس کے پتے جھڑ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو ان کلمات کو پڑھ لے اس کے تمام گناہ اسی طرح جھڑ جائیں گے وہ کلمات یہ ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ** ط (مشکوۃ ج1 ص202)

(15) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ افضل ذکر **لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ** ہے اور افضل دعا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ہے۔ (مشکوۃ ج1 ص201)

28- اللہ کیلئے محبت و عداوت

(1) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوةُ وَ الزَّكٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ۔ (رواہ احمد و ابو داؤد)

(مشکوۃ ج2 ص427)

حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ علیہ تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو کسی کہنے والے نے کہا کہ نماز و زکوۃ۔ اور کسی نے کہا کہ جہاد تو حضور علیہ نے فرمایا کہ بے شک تمام اعمال میں سب سے زیادہ اللہ کو محبوب اور پیارا عمل اللہ کیلئے دوستی اور اللہ کیلئے دشمنی کرنا ہے۔

Marfat.com

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِیْ الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ لِقَنِیْئُ كَمَا یُضِیْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیْ فَقَالُو الْمَنْ یَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالمتجالِسُوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِیْ اللّٰهِ۔

(مشکوٰۃ ج2 ص 427)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں یاقوت کے چند ایسے ستون ہیں کہ ان کے اوپر زبرجد کے بالاخانے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ ان بالاخانوں میں کون لوگ رہیں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں اور اللہ ہی کیلئے ایک دوسرے کی ہمنشینی کرنے والے ہیں۔ اور اللہ ہی کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

(3) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَض لِلّٰهِ وَاعطیٰ لِلّٰهِ ومَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ استكمَلَ الْاِیْمَانَ رواه ابو داؤد

(مشکوٰۃ ج1 ص 14)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کیلئے دشمنی کی اور اللہ کیلئے کچھ دیا اور اللہ کیلئے منع کر دیا۔ تو اس نے ایمان کو کامل بنالیا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(4) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاَ نَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَاءُ وَلَا شُهَدَاء يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاء بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا فَوَاللّٰه اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَ لَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (رواه ابو داؤد)

(مشکوٰۃ ج2 ص426)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء۔ مگر اللہ کی طرف سے ان کو ملنے والے مرتبوں پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگوں کو خبر دیجئے کہ یہ کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ قوم ہوگی جو اللہ کی محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کرتے رہے ہوں گے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہوگی۔ نہ یہ لوگ آپس میں مال وسامان کا لین دین کرتے رہے ہوں گے۔ تو خدا ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت یہ لوگ بلا خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہوگا۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کہ خبردار! اللہ کے اولیاء نہ ان پر کوئی خوف ہوگا نہ یہ لوگ غمگین ہوں گے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

1- اللہ ہی کیلئے محبت اور اللہ ہی کیلئے دشمنی اس کو عربی زبان میں **اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ۔ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔** کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے محض اس بنا پر محبت کی جائے کہ وہ اللہ والا، اور اللہ کا مقبول بندہ ہے یہ محبت نہ کسی رشتہ داری کی بنا پر ہو۔ نہ مال کے لین دین کی بنا پر۔ نہ اور کسی غرض دنیاوی کی بنا پر یہ **"الحب في الله"** ہے اور کسی سے دشمنی محض اس بنا پر رکھی جائے کہ وہ اللہ کا دشمن، اور اس کے دربار سے پھٹکارا ہوا ہے۔ یہ دشمنی کسی غرضِ دنیاوی اور خواہش نفسانی کی بنیاد پر نہ ہو یہ **"البغض فِي اللهِ"** ہے۔ مثلاً ہم لوگ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام صحابہ و اہل بیت اور تمام اولیاء و شہدا و صالحین سے محبت رکھتے ہیں۔ تو ہماری یہ محبت محض اسی بنیاد پر ہے کہ یہ لوگ اللہ والے اور اللہ کے پیارے ہیں۔ نہ ان لوگوں سے ہماری رشتہ داری ہے نہ کوئی تجارت نہ کسی قسم کا مالی لین دین ہے۔ نہ کوئی غرضِ دنیاوی، نہ کوئی خواہش نفسانی تو بلاشبہ یہ محبت خالص اللہ ہی کیلئے ہے اور یقیناً یہ محبت **الحب في الله** ہے۔

اسی طرح ہم شیطان، ابو لہب، ابو جہل اور تمام بد دینوں، بے دینوں مثلاً وہابیوں، قادیانیوں، رافضیوں، خارجیوں وغیرہ سے جو عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں تو صرف اس بنیاد پر کہ یہ سب اللہ کے اور اس کے محبوبوں کے دشمن ہیں نہ تو ان لوگوں نے ہمارا کچھ بگاڑا ہے۔ نہ ہمارا مال لوٹا ہے۔ نہ ہمارا کوئی حق چھینا ہے غرض ان لوگوں سے دشمنی کرنے میں ہماری کوئی خواہش نفسانی یا غرض دنیاوی نہیں ہے۔ لہٰذا بلاشبہ اور یقیناً یہ دشمنی **البغض في الله** ہے۔

اور یہ ہماری دوستی اور دشمنی ایسی ہے جو یقیناً ہم کو جنت میں لے جانے والی اور بڑے بڑے مراتب و درجات دلانے والی ہے اسی لئے اس دوستی اور دشمنی کو مذکورہ بالا حدیثوں میں جنت میں لے جانیوالا عمل فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

لیکن افسوس! کہ آجکل سینکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں مسلمان اس جنتی عمل سے غافل ہیں۔ بلکہ بہت سے تو جان بوجھ کر اس کے تارک بلکہ منکر ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ محض اپنی دنیاوی اغراض و مقاصد کی بنا پر اللہ والوں سے دشمنی اور اللہ کے دشمنوں یعنی کافروں، مرتدوں، بددینوں، بے دینوں سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور جنتی اعمال کی شاہراہوں کو چھوڑ کر جہنمی دھندوں کے گورکھ دھندوں اور بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم ان حالات میں اب اس کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ارحم الراحمین ان لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکال کر ہدایت کی سیدھی سڑک پر پہنچا دے (آمین)۔

2- حدیث نمبر 1 میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے دشمنی یہ تمام اعمال میں سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے فرائض یعنی نماز و زکوٰۃ اور روزہ و حج ادا کرنے کے بعد اور تمام حرام کاموں سے بچنے کے بعد۔ باقی جو اعمال ہیں ان میں سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے نزدیک اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے دشمنی ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اللہ کے فرائض پر عمل کرنا اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کاموں سے بچنا اس سے بڑھ کر تو کوئی عمل افضل اور خدا کا محبوب ہو ہی نہیں سکتا۔ کیوں کہ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ مثلاً نماز تمام اعمال سے زیادہ افضل اور اللہ کو پیاری ہے!

3- حدیث نمبر 2 کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کیلئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دل میں اللہ ہی کیلئے کسی کی الفت ہو۔ اور اگر کسی کی صحبت میں بیٹھے تو اس میں بھی یہی محبتِ خداوندی کا جلوہ کارفرما ہو۔ ہرگز ہرگز کسی رشتہ داری یا مالی فوائد کی غرض سے نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ ہم نشینی، ملاقات، ساتھ میں کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ادب و تعظیم جو کچھ بھی ہو صرف اللہ ہی کے واسطے ہو۔ اس میں ہرگز ہرگز کسی غرضِ نفسانی کا عمل دخل نہ ہو۔ تو یہ محبت بلاشبہ اور یقیناً "الحب فی اللہ" ہے جو یقیناً جنت میں لیجانے والی ہے۔

Marfat.com

4- حدیث نمبر 3 میں جو فرمایا گیا کہ انبیاء و شہداء ان کے مراتبوں پر رشک کریں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء و شہداء ان کے مراتب و درجات کو دیکھ کر تعجب کریں گے اور خوش ہو کر ان لوگوں کی مدح و ثنا کریں گے رشک کرنے کا یہاں یہ مطلب نہیں کہ انبیاء اور شہدا ان کے مرتبوں کو حاصل کرنے کی تمنا اور آرزو کریں گے۔ کیوں کہ انبیاء اور شہداء کو تو اللہ تعالیٰ ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر افضل و اعلیٰ مراتب و درجات عطا فرمائے گا پھر کمتر درجے کے مراتب کی تمنا اور آرزو کرنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ لہٰذا واضح رہے کہ اس حدیث میں **یغبطھم** کے لفظ سے غبط رشک کے مجازی معنی مراد ہیں۔ یعنی انبیاء و شہدا خوش ہوں گے نہ یہ کہ انبیاء ان کے مرتبوں کی تمنا کریں گے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ المعات مشکوٰۃ ج 2 ص 426)

للّٰہی محبت و عداوت کی اہمیت

اللہ کیلئے محبت و عداوت کی کیا اہمیت اور کتنی ضرورت ہے؟ اس سلسلے میں ایک حدیث بہت زیادہ نصیحت خیز و عبرت انگیز ہے اس لئے اس مقام پر ہم اس حدیث کا ترجمہ تحریر کر دیتے ہیں۔ شاید کہ کچھ لوگوں کو اس سے ہدایت مل جائے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف یہ وحی بھیجی کہ آپ فلاں عابد سے کہ دیجئے کہ دنیا میں تو زاہد بن کر رہا تو تجھ کو اس کا فائدہ دنیا ہی میں مل گیا۔ کہ تو نے اپنے نفس کی راحت کو جلدی سے پالیا اور تو نے دنیا سے قطع تعلق کر کے میری طرف رجوع کیا۔ اور تو میرا ہو گیا تو میری وجہ سے تو صاحبِ عزت بن گیا اب تو یہ بتا کہ میرا حق جو تیرے اوپر ہے۔ اس معاملہ میں تو نے کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ عابد کہے گا کہ اے رب! وہ کونسا عمل ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے میرے لئے کسی دشمن سے دشمنی، اور میرے لئے کسی دوست سے دوستی بھی کی ہے؟ (کنز العمال ج 9 ص 2)

Marfat.com

اللہ اکبر۔ مسلمانو! غور کرو کہ زاہد ہونے اور دُنیا سے قطع تعلق کرنے کی خداوند قدوس کے دربار میں اتنی اہمیت نہیں ہے۔ جتنی کہ اس دربار میں زیادہ اہم اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے عداوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کو اس پر موقوف ٹھہرلیا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ! کیا خوب ہے۔ **الحب فی اللہ و البغض فی اللہ** کا جلوہ! مگر

آنکھ والا تیرے جلوؤں کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

29- خوفِ خداوندی

(1) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِیَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِیَةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ رواہ احمد

(مشکوٰۃ ج 1 ص 207)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے جب کہ آپ منبر پر تقریر فرمارہے تھے یہ سنا کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا۔ اس کیلئے دو جنتیں ہیں تو میں نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے یا رسول اللہ! تو حضور نے دوبارہ فرمایا کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو جنتیں ہیں تو میں نے دوبارہ کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے۔ اگرچہ وہ چوری کرے یا رسول اللہ! پھر حضور نے تیسری بار فرمایا کہ جو اللہ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو جنتیں ہیں تو میں نے تیسری بار یہ عرض کیا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے یا رسول اللہ! تو حضور نے فرمایا کہ اگرچہ ابو درداء کی ناک مٹی میں مل جائے (مگر اس کیلئے دو جنتیں ہیں)

Marfat.com

(2) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ نُقِئَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ سَاهِرَةً يُبَاهِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ الْمَلَآئِكَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رُوْحُهٗ عِنْدِيْ وَجَسَدُهٗ فِيْ طَاعَتِيْ وَتَجَافِيْ بَدَنُهٗ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنِيْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا فِيْ رَحْمَتِيْ اِشْهَدُوْا اِنِّيْ غَفَرْتُ لَهٗ

(کنزالعمال ج2ص308)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں چار آنکھوں کے سوا تمام آنکھیں روئیں گی۔ چاروں آنکھیں یہ ہیں (1) وہ آنکھ جو دنیا میں اللہ کے خوف سے رو چکی ہو۔ (2) وہ آنکھ جو جہاد میں زخمی کر دی گئی ہو (3) وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچی رہی۔ (4) وہ آنکھ جو خدا کی عبادت میں راتوں کو جاگتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان بندوں کے ذریعہ فرشتوں سے اظہار فخر فرمائے گا اور کہے گا کہ اے فرشتو! میرے بندے کو دیکھ لو کہ اس کی روح میرے پاس ہے اور اس کا بدن میری فرمانبرداری میں ہے۔ اس کا بدن خوابگاہوں سے الگ رہتا ہے۔ مجھ سے ڈرتے ہوئے اور میری رحمت کی امید میں میری عبادت کرتا ہے تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے اس کو بخش دیا

تشریحات و فوائد:

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں خوفِ خداوندی کو جنت میں لیجانے والا عمل بتایا گیا ہے اس کے علاوہ دوسری بہت سی حدیثوں اور قرآن مجید کی آیتوں کا بھی یہی مضمون ہے کہ خدا سے ڈرنے والا جنتی ہے اسلئے حقیقت تو یہ ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ "خدا سے ڈرنا" یہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے اور "خدا سے نہ ڈرنا" یہ تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اسلئے یقیناً خدا سے ڈرنے والا جنتی ہوگا اور خدا سے نہ ڈرنے والا جنت سے محروم ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

30- موت کو یاد کرنا

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ ۔ رواه الترمذی و النسائی و ابن ماجه

(مشکوۃ ج1 ص140)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ لذتوں کو کاٹ دینے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کرو۔ اس حدیث کو ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(2) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَ الْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

رواه احمد و الترمذی

(مشکوۃ ج1 ص140)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ بیشک ہم لوگ اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ اے اللہ کے نبی الحمد للہ۔ تو حضور نے فرمایا کہ یہ وہ چیز نہیں ہے لیکن جو شخص اللہ سے ایسی حیا کرے جیسا کہ حق ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ سر کی اور ان خیالات کی نگہبانی کرے جن کو سر نے یاد رکھا ہے اور چاہیے کہ پیٹ اور پیٹ نے جو غذا جمع کی ہے اس کی نگہبانی رکھے اور موت اور گلنے سڑنے کو یاد کرے اور جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دے تو جس نے یہ سب کام کر لیا۔ یقیناً اس نے اللہ سے ایسی حیا کی جیسا کہ حیا کا حق ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(3) عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيَّ فَقَالَ كُنْ فِيْ الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَاَ تنتظِرِ المساءِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ رواه البخاری (مشکوۃ ج1 ص139)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا۔ پھر فرمایا کہ تم دنیا میں اسطرح رہو گویا کہ تم پردیسی ہو بلکہ گویا تم راستہ چلنے والے ہو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور تم جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کیلئے کچھ لے لو۔ اور اپنی زندگی سے اپنی صحت کیلئے کچھ لے لو۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(4) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَاَ يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا دَخِلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مِسئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِبَ۔ رواه منجاری (مشکوۃ ج1 ص139)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیوں کہ یا تو وہ نیکوکار ہوگا تو شاید کہ کچھ اور زیادہ نیکی کرے اور یا بدکار ہوگا تو شاید کہ توبہ کرے اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(5) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَالَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ
رواه النسائي وابن ماجه

(مشکوٰۃ ج1 ص138)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا تو حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کاش یہ شخص اپنی جائے پیدائش کے غیر میں مرا ہوتا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیسے ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی جائے پیدائش کے غیر میں مرتا ہے تو اس کی پیدائش کی جگہ سے اس کی وفات کی جگہ تک ناپ کر جنت میں جگہ دی جاتی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

(1) موت کو یاد کرنا جنت کے اعمال میں سے یوں ہے کہ آدمی جب ہر وقت اس کو یاد رکھے گا کہ مجھے ایک دن مرنا ہے اور سارا مال وسامان، اور جائداد ومکان چھوڑ کر خالی ہاتھ دنیا سے چلے جانا ہے۔ تو اس کو دنیا سے بے رغبتی، اور آخرت کے سامان جمع کرنے کی فکر ہو جائے گی۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر دونوں چیزیں ہر قسم کی نیکیوں کا سرچشمہ ہیں۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اس لیے موت کو بکثرت یاد کرنا یہ جنت دلانے والے اعمال میں

Marfat.com

سے ایک عمل ہے اور جنت میں لے جانیوالی ایک بڑی شاہراہ ہے۔

31-بیمار پُرسی

(1) حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ جب تک نہ لوٹ جائے برابر لگاتار جنت کے میوے چُنتا رہتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص133)

(2) حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کیلئے صبح کو جاتا ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کیلئے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کیلئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ تیار ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص135)

(3) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کو ثواب طلب کرنے کی نیت سے جائے۔ تو وہ ساٹھ برس کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص135)

(4) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کیلئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے کہ اے شخص! تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں سے ایک منزل کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے

Marfat.com

روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص137)

(5) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مریض کی بیمار پُرسی کرتا ہے تو وہ برابر لگاتار رحمت میں داخل ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کے بیٹھ جائے اور جب بیٹھ جاتا ہے تو وہ رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مالک اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص138)

(6) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی بیمار پرسی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ تم خوشخبری حاصل کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بخار میری آگ ہے میں اس کو بندۂ مومن کے۔ پر دنیا میں مسلط کر دیتا ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن یہ جہنم سے اس کا حصہ ہو جائے۔ اس حدیث کو امام احمد و ابن ماجہ نے بیہقی نے شب الایمان میں روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص138)

(7) حدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی مریض کے پاس داخل ہو۔ تو اس سے کہا کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے کیوں کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے مثل ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص138)

(8) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بیمار پرسی میں مریض کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور کم کرنا یہ سنت ہے اس حدیث کو رزین نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص138)

(9) حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیمار پرسی اونٹنی دوہنے کے وقت کی مقدار برابر ہے اور حضرت سعید بن مسیب کی مرسل روایت میں ہے کہ بیمار پرسی کا افضل طریقہ یہی ہے کہ بہت جلد مریض کے پاس سے اٹھ جائیں اس حدیث کو امام بیہقی نے

Marfat.com

شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 138)

(10) **حدیث:** حضرت شداد بن اوس اور حضرت صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں ایک مریض کی بیمار پرسی کیلئے گئے۔ توان دونوں نے مریض سے پوچھا گیا کہ تم نے کس حال میں صبح کی؟ تو اس نے کہا کہ میں نے نعمت کی حالت میں صبح کی ہے۔ تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خوشخبری حاصل کرو کہ گناہوں کا کفارہ ہو گیا اور خطائیں معاف ہو گئیں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں جب کسی بندۂ مومن کو مبتلا کرتا ہوں۔ اور وہ اس ابتلاء پر میری حمد کرتا ہے تو وہ اپنی اس بیماری کی خوابگاہ سے اٹھے گا۔ تو وہ گناہوں سے اسطرح پاک وصاف ہو جائے گا۔ جس طرح اس دن گناہوں سے پاک و صاف تھا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو مقید اور مبتلا کر دیا تھا لہٰذا (اے فرشتو!) اس کے نامۂ اعمال کو ویسا ہی جاری رکھو۔ جیسا کہ اس کی تندرستی کی حالت میں جاری رکھتے تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 138)

مطلب یہ ہے کہ تندرستی کی حالت میں بندے کے نامۂ اعمال میں جتنے اعمال درج ہوتے تھے۔ فرشتوں کو یہ حکم ہوتا ہے کہ بندہ اگرچہ بیماری میں کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے نامۂ اعمال میں وہی سب اعمال درج کریں۔ جو وہ اپنی تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا!

32- سچا تاجر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ ہ۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 242)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سچا اور امانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ (قیامت) میں رہے گا۔

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان حلال تجارت کرے اور تجارت میں سچائی اور امانت داری کو ہمیشہ اپنا طریقہ کار بنائے رکھے تو ایسا تاجر جنتی ہے اور قیامت کے دن یہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ رہے گا۔ حلال طریقے سے روزی حاصل کرنا یہ بھی عبادت ہے اور سچائی وامانت داری کے ساتھ تجارت کر کے حلال روزی حاصل کرنا یہ حضور خاتم النبین ﷺ کا مقدس طریقہ ہے۔ لہٰذا ایسا تاجر بلاشبہ جنتی ہے۔

33-لین دین میں نرمی

(1) حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں کا ایک شخص تھا اس کے پاس اس کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آئے۔ پھر فرشتوں نے اس سے کہا کہ تم کو اس کا علم ہے کہ تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا تو اس سے کہا گیا کہ سوچو تو اس نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن اتنی بات ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے سودا اچھا کرتا تھا۔ تو لوگوں کے ساتھ درگزر کا برتاؤ کرتا تھا کہ مالدار کو قرض ادا کرنے میں مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدست سے قرض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ بس اس کی اتنی ہی نیکی پر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (مشکوۃ ج 1 ص 243)

(2) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچنے، خریدنے اور تقاضا کرنے کے وقت نرم خو رہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ ج 1 ص 243)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ معاملات یعنی خرید وفروخت قرضوں کے لین دین میں نرمی کا برتاؤ کرنا اور نرم خوئی اختیار کرنا یہ جنت میں لیجانے

Marfat.com

والا عمل ہے اور ایسا آدمی بحکم حدیث جنتی ہے! واللہ تعالیٰ اعلم۔

34- سچ بولنا

سچ بولنا بھی جنت میں لیجانے والا عمل ہے۔ اس کے متعلق بھی چند حدیثوں کے تراجم پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے اور خدا کے دربار میں صدیق کا لقب حاصل کر کے دونوں جہان کے اعزاز سے سرفراز ہو جائیے!

(1) **حدیث:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو۔ اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ ہی کی جستجو رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور تم لوگ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ۔ کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ دکھاتا ہے اور بدکاری جہنم میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ہمیشہ جھوٹ کا قصد رکھتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 412)

(2) **حدیث:** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے لیے چھ چیزیں قبول کر لو تو میں تم لوگوں کو جنت دینا قبول کر لوں گا (1) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے (2) اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے (3) اور جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے (4) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو (5) اپنے ہاتھوں کو گناہوں سے روکے رکھو (5) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(3) **حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے حالانکہ وہ جھوٹ اس کیلئے

Marfat.com

بیکار اور غیر مفید تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے میں محل بنایا جائے گا۔ اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے کو چھوڑ دے تو اس کیلئے جنت کے درمیان میں محل تعمیر کیا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنالیا۔ اس کیلئے جنت کے اعلیٰ حصے میں محل بنایا جائے گا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ ج2 ص412)

35-نکاح

گناہ سے بچنے کیلئے نیک نیتی کے ساتھ نکاح کرنا بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ملاحظہ کیجئے!

(1) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے نے نکاح کر لیا تو اس نے اپنے آدھے دین کو مکمل کر لیا تو اس کو چاہیے کہ نصف دین میں جو باقی رہ گیا ہے اللہ سے ڈرتا رہے۔

(مشکوۃ ج2 ص268)

(2) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ پر حق ہے کہ ان تینوں کی مدد فرمائے۔ (1) وہ مکاتب جو اپنی کتابت کی رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (2) وہ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہو۔ (3) اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے۔ اس حدیث کو ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ ج2 ص267)

(3) حدیث: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار چیزیں نبیوں کی سنت میں داخل ہیں۔ نکاح، مسواک، حیا، خوشبو لگانا۔ (ترمذی ج1 ص128)

Marfat.com

36- لڑکیوں کی پرورش

(1) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امرأةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْئَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْأً غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْ بَيْنَ ابنتيهَا وَلَمْ تَاكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ ودَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِه

(بخاری ج1 ص190)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ بھیک مانگتی ہوئی ہمارے گھر میں داخل ہوئی اور میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس نے کچھ نہیں پایا میں نے اس کو وہی ایک کھجور دیدی تو اُس نے اس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ اور خود اس نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر اٹھی اور چلی گئی جب نبی ﷺ ہمارے مکان میں آئے تو میں نے حضور کو اس واقعہ کی خبر دی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان بیٹیوں ساتھ مبتلا کیا گیا۔ یہ بیٹیاں اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔

(2) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَأدِهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِى الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رواہ ابوداود

(مشکوٰۃ ج2 ص423)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے بیٹی ہوئی اور اس نے نہ اسکو زندہ دفن کیا نہ اس کی توہین کی نہ اپنے بیٹوں کو اس پر ترجیح دی تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔

Marfat.com

(3)عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَ رَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللهُ اَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ اَوْثِنْتَيْنِ قَالَ اَوْثِنْتَيْنِ حَتّٰى قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً فَقَالَ اَوْوَاحِدَةً۔ (مشکوٰۃ ج2ص423)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین بیٹیوں ان کے مثل بہنوں کی پرورش کا انتظام کیا پھر ان کو ادب سکھایا اور ان پر مہربان رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں (شادی ہو جانے کے بعد) بے نیاز کردے تو اس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ جنت واجب کر دیتا ہے یہ سن کر ایک مرد نے کہا کہ یا دو لڑکیاں تو فرمایا کہ یا دو لڑکیاں! یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ یا ایک لڑکی؟ تو فرمایا کہ یا ایک ہی لڑکی۔

تشریحات و فوائد:

1- حدیث نمبر 1 کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے بیٹیاں دی ہیں اور وہ ان کو نہایت ہی محبت و شفقت کے ساتھ پرورش کرتا ہے تو قیامت کے دن یہی بیٹیاں اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی کہ وہ شخص جہنم میں جانا تو بڑی بات ہے۔ جہنم کو دیکھ بھی نہ سکے گا۔ بیٹیوں کے ملنے کو حضور نے مبتلا کیا جانا فرمایا اس میں اشارہ ہے کہ جس کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی گویا وہ ایک امتحان میں ڈال دیا گیا۔ لہٰذا اس کیلئے صبر و تحمل ضروری ہے۔

2- حدیث نمبر 2 میں بیٹیوں کو ماں باپ کیلئے جنت میں جانے کا ذریعہ وسیلہ بتایا گیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بیٹیوں کو بیٹوں سے کم اور حقیر نہ سمجھے اور ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ مگر واضح رہے کہ یہ شرط بڑی کڑی اور کٹھن ہے۔ لیکن اس کا بدلہ بھی جنت ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر کوئی انعام ہو ہی نہیں سکتا۔

Marfat.com

3- حدیث نمبر 3 کا ماحصل یہ ہے کہ بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کا یکساں اجر و ثواب ہے اور تین بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کا جو اجر و ثواب ہے وہی دو یا ایک بیٹی اور بہن کی پرورش کا بھی اجر و ثواب ہے۔

37- شوہر کی رضامندی

(1) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَاصَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ

(مشکوٰۃ ج1 ص218)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت جب اپنی پانچوں نمازوں کو پڑھے اور رمضان کے مہینے کا روزہ رکھے اور اپنی شرمگاہ کو پاکدامن رکھے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے گی۔ جنت میں داخل ہو جائے گی۔

(2) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَیُّمَا اِمْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (مشکوٰۃ ج1 ص218)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی رہا۔ تو وہ عورت جنت میں داخل ہو گی۔

تشریحات و فوائد:

عورت پر حقوق اللہ کے فرائض کے علاوہ شوہر کی خدمت و اطاعت کا فریضہ بھی ادا کرے اور مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش رہے تو وہ عورت جنتی ہے اس کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

باپ کو جنت عطا فرمائے گا۔بلکہ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کچا بچہ بھی جس کا استقاط ہو گیا ہو۔اس کی نال باپ کی پیٹھ اور ماں کے پیٹ سے جڑی ہو گی اور وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کی مغفرت کیلئے خدا سے اصرار کے ساتھ گزارش کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ **اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّةَ**۔ یعنی اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے تو اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کردے۔**فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ** یعنی پھر وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کو اپنی نال کے ذریعے کھینچے گا۔یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کردے گا۔(مشکوٰۃ ج1ص153)

39-اطاعت والدین

(1) **حدیث:** حضرت معاویہ بن "جاہمہ" رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "جاہمہ" حضور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے جہاد میں جانے کا ارادہ کرلیا ہے اور حضور کے پاس مشورہ کیلئے آیا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی خدمت میں چمٹے رہو کیوں کہ تمہاری جنت اس کے پیروں کے پاس ہے۔(مشکوٰۃ ج2ص421)

(2) **حدیث:** حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! والدین کا ان کی اولاد پر کس قدر اور کتنا حق ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ ہی تیری جنت اور تیرے دوزخ ہیں۔

(مشکوٰۃ ج2ص421)

(3) **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوگا اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اگر والدین میں سے کسی ایک ہی کا فرماں بردار

Marfat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے وفات پا گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو اپنے فضل ورحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ تو صحابہ نے کہا کہ یا دو بچے مرے ہوں؟ تو حضور نے فرمایا کہ یا ایک بچہ پھر اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہِ قُدرت میں میری جان ہے کہ بیشک کچا بچہ اپنی نال کے ساتھ اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا جب کہ اس کی ماں نے اس کو ثواب جانا ہو۔

(مشکوۃ ج 1 ص 153)

(5) حدیث: حضرت قُرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے لڑکے کو ساتھ لیکر آیا کرتا تھا تو حضور نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکے سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اتنی ہی محبت فرمائے۔ پھر اس لڑکے کو جب حضور نے نہیں دیکھا تو فرمایا کہ فلاں کا بیٹا وہ کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ؟ وہ تو مر گیا تو حضور نے لڑکے کے باپ سے فرمایا کہ تم کیا اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ گے تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ یہ سن کر اس آدمی نے کہا کہ یہ فضیلت خاص میرے ہی لیے ہے۔ یا ہر اس مسلمان کیلئے جس کا بچہ مر گیا ہو؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ ہر اس مسلمان کیلئے یہی فضیلت ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔

(مشکوۃ ج 1 ص 153)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کی پانچوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ جس مسلمان مرد و عورت کے تین یا دو یا ایک نابالغ بچے مر گئے ہوں اور ماں باپ نے ان بچوں کی موت پر صبر کیا ہو۔ اور ان بچوں کی موت کو اجر و ثواب جانا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان مرحوم بچوں کے ماں

Marfat.com

باپ کو جنت عطا فرمائے گا۔ بلکہ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کچا بچہ بھی جس کا استقاط ہو گیا ہو۔ اس کی نال باپ کی پیٹھ اور ماں کے پیٹ سے جڑی ہو گی اور وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کی مغفرت کیلئے خدا سے اصرار کے ساتھ گزارش کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ **اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ**۔ یعنی اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے تو اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر دے۔ **فَیَجُرُّھُمَا بَسَرْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ** یعنی پھر وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کو اپنی نال کے ذریعے کھینچے گا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج1 ص153)

39- اطاعت والدین

(1) حدیث: حضرت معاویہ بن "جاہمہ" رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "جاہمہ" حضور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے جہاد میں جانے کا ارادہ کر لیا ہے اور حضور کے پاس مشورہ کیلئے آیا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی خدمت میں چمٹے رہو کیونکہ تمہاری جنت اس کے پیروں کے پاس ہے۔ (مشکوٰۃ ج2 ص421)

(2) حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! والدین کا ان کی اولاد پر کس قدر اور کتنا حق ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ ہی تیری جنت اور تیرے دوزخ ہیں۔

(مشکوٰۃ ج2 ص421)

(3) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو گا اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اگر والدین میں سے کسی ایک ہی کا فرماں بردار

Marfat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے وفات پا گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو اپنے فضل ورحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ تو صحابہ نے کہا کہ یا دو بچے مرے ہوں؟ تو حضور نے فرمایا کہ یا ایک بچہ پھر اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک کچا بچہ اپنی نال کے ساتھ اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا جب کہ اس کی ماں نے اس کو ثواب جانا ہو۔

(مشکوۃ ج 1 ص 153)

(5) حدیث: حضرت قُرہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے لڑکے کو ساتھ لیکر آیا کرتا تھا تو حضور نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکے سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ یارسول اللہ میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اتنی ہی محبت فرمائے۔ پھر اس لڑکے کو جب حضور نے نہیں دیکھا تو فرمایا کہ فلاں کا بیٹا وہ کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ؟ وہ تو مر گیا تو حضور نے لڑکے کے باپ سے فرمایا کہ تم کیا اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ گے تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ یہ سن کر اس آدمی نے کہا کہ یہ فضیلت خاص میرے ہی لیے ہے۔ یا ہر اس مسلمان کیلئے جس کا بچہ مر گیا ہو؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ ہر اس مسلمان کیلئے یہی فضیلت ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔

(مشکوۃ ج 1 ص 153)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کی پانچوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ جس مسلمان مرد و عورت کے تین یا دو یا ایک نابالغ بچے مر گئے ہوں اور ماں باپ نے ان بچوں کی موت پر صبر کیا ہو۔ اور ان بچوں کی موت کو اجر و ثواب جانا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان مرحوم بچوں کے ماں

Marfat.com

اور اپنی رشتہ داریوں سے قطع تعلق کر لینا اور رشتہ داروں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کرنا ان کے رنج و راحت سے بے تعلق رہنا، ان کی ہر قسم کی امداد و اعانت سے الگ تھلگ ہو جانا۔ رشتہ داریوں کو کاٹنا ہے۔ رشتہ داریوں کو ملائے رکھنا یعنی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ جنت میں لیجانیوالا عمل ہے اور رشتہ داریوں کو کاٹ دینا۔ یعنی رشتہ داروں کے ساتھ بد سلوکی کرنا اور ان سے قطع تعلق کر لینا یہ جہنم میں گرا دینے والا کام ہے۔

اس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں۔ اور تو میری بہن نہیں۔ اسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تو میرا بھائی نہیں۔ یہ قطع رحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام ہے اور جہنم میں لے جانیوالا عمل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتہ دار سے تعلق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ رشتہ داروں سے تعلق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتہ دار سے تعلق نہ کاٹے۔ بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ رشتہ داروں سے تعلق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتہ دار ہم سے تعلق رکھے گا ہم بھی اس سے تعلق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا ہم بھی اس سے کٹ جائیں گے۔ یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اسلام کے خلاف ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ لَكَ یعنی جو تم سے تعلق کاٹے تم اس کے ساتھ تعلق جوڑتے رہو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو۔ اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ بھلائی کرو!

Marfat.com

(2) حدیث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داری کو کاٹ دینے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(مشکوٰۃ ج2 ص419)

(3) حدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "رشتہ داری" شاخوں کا ایک گچھا ہے جسطرح کہ ایک ٹہنی ایک ٹہنی میں پھوٹتی ہے۔ تو جو اس رشتہ داری کو ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جو اس کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا اور رشتہ داری کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ تو وہ نہایت تیز چلتی ہوئی فصیح زبان سے یہ کہے گی کہ اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے ملایا تھا للذا تو اس کو جنت میں داخل کر دے اور فلاں شخص نے مجھے کاٹ دیا تھا للذا تو اسے جہنم میں داخل کر دے۔

(کنز العمال ج3 ص207)

(4) حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تم لوگوں کے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ خبردار! تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچوں وقت نمازیں پڑھو اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو۔ اور اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور خوشدلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرو۔ تو تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(کنز العمال ج20 ص358)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کی چاروں حدیثوں میں رشتہ داریوں کے کاٹنے اور ملانے کا یہ مطلب ہے کہ اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اچھا سلوک کرنا ان کے رنج و راحت میں شریک رہنا۔ ان کی امداد و اعانت کرنا یہ تو رشتہ داریوں کو ملانا ہے۔

Marfat.com

اور اپنی رشتہ داریوں سے قطع تعلق کر لینا اور رشتہ داروں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کرنا اُن کے رنج وراحت سے بے تعلق رہنا، ان کی ہر قسم کی امداد واعانت سے الگ تھلگ ہو جانا۔ رشتہ داریوں کو کاٹنا ہے۔ رشتہ داریوں کو ملائے رکھنا یعنی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ جنت میں لیجانیوالا عمل ہے اور رشتہ داریوں کو کاٹ دینا۔ یعنی رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا اور ان سے قطع تعلق کر لینا یہ جہنم میں گرا دینے والا کام ہے۔

اس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں۔ اور تو میری بہن نہیں۔ اسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تو میرا بھائی نہیں۔ یہ قطع رحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام ہے اور جہنم میں لے جانیوالا عمل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتہ دار سے تعلق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ رشتہ داروں سے تعلق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتہ دار سے تعلق نہ کاٹے۔ بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ رشتہ داروں سے تعلق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتہ دار ہم سے تعلق رکھے گا ہم بھی اس سے تعلق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا ہم بھی اس سے کٹ جائیں گے۔ یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اسلام کے خلاف ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ لَكَ یعنی جو تم سے تعلق کاٹے تم اس کے ساتھ تعلق جوڑتے رہو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو۔ اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ بھلائی کرو۔

Marfat.com

(2) حدیث: حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داری کو کاٹ دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج2 ص419)

(3) حدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "رشتہ داری" شاخوں کا ایک گچھا ہے جسطرح کہ ایک ٹہنی ایک ٹہنی میں پھوٹتی ہے۔ تو جو اس رشتہ داری کو ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جو اس کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا اور رشتہ داری کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ تو وہ نہایت تیز چلتی ہوئی فصیح زبان سے یہ کہے گی کہ اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے ملایا تھا لہٰذا تو اس کو جنت میں داخل کردے اور فلاں شخص نے مجھے کاٹ دیا تھا لہٰذا تو اُسے جہنم میں داخل کردے۔

(کنز العمال ج3 ص207)

(4) حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تم لوگوں کے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ خبردار! تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچوں وقت نمازیں پڑھو اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو۔ اور اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور خوشدلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرو۔ تو تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(کنز العمال ج20 ص358)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کی چاروں حدیثوں میں رشتہ داریوں کے کاٹنے اور ملانے کا یہ مطلب ہے کہ اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اچھا سلوک کرنا ان کے رنج و راحت میں شریک رہنا۔ ان کی امداد و اعانت کرنا یہ تو رشتہ داریوں کو ملانا ہے۔

Marfat.com

ہے کہ جنت میں ایک گھر ایسا ہے جس کا نام دار الفرح (خوشی کا گھر) ہے۔ اس گھر میں وہی لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے دنیا میں مسلمانوں کے یتیم بچوں کا دل خوش کیا ہوگا۔ (کنز العمال ج3 ص98)

(4) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جسمیں کوئی یتیم رہتا ہو۔ اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدتر وہ گھر ہے کہ جسمیں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ ج2 ص423)

تشریحات وفوائد:

اس عنوان کی مذکورہ بالا چاروں حدیثوں کا مطلب یہی ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ امت رسول کے یتیم بچوں اور یتیم بچیوں کی پرورش اور ان کے ساتھ رحم وشفقت کا برتاؤ کریں قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی بے حد تاکید آئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ **فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ**۔ یعنی یتیم پر قہر نہ کرو۔ جو لوگ یتیموں کے مالوں کو کھا ڈالتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت اتری کہ **اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا** یعنی جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں۔ بہر حال یتیم کی خبر گیری، اور ان پر شفقت ومحبت کرنا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے جو لوگ یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے حضور اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اسطرح ایک ساتھ دونوں جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سینے میں ایسا دردمند دل پیدا فرمادے جو یتیموں کی بیکسی پر رحم کرے اور مسلمان یتیموں کے ساتھ رحم وکرم کا برتاؤ کر کے جنت میں جانے کا سامان کریں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

42- یتیموں پر شفقت

یتیموں پر رحم و شفقت، اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ بھی اعمال جنت میں سے ایک بڑا عمل ہے، اس خصوص میں بھی چند احادیث کریمہ کی تجلیوں سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

(1) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ الْیَتِیْمِ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ یَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْیَتِیْمٍ عِنْدَہٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَا تَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ (مشکوٰۃ ج2 ص423)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھرائے اور صرف اللہ ہی کی رضا کیلئے ہاتھ پھرائے۔ تو ہر اس بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ گزرے گا اس کو بہت سی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو حضور نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اس طرح جنت میں رہیں گے (یعنی میں اور وہ ایک ساتھ جنت میں جائیں گے)

(2) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یتیم کو ٹھکانہ دے کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت واجب کر دے گا۔ ہاں مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ (شرک و کفر) کرے جو معافی کے لائق نہیں (تو وہ بہشت میں نہ جا سکے گا) (مشکوٰۃ ج2 ص423)

(3) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

Marfat.com

ہے کہ جنت میں ایک گھر ایسا ہے جس کا نام دار الفرح (خوشی کا گھر) ہے۔ اس گھر میں وہی لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے دنیا میں مسلمانوں کے یتیم بچوں کا دل خوش کیا ہوگا۔ (کنز العمال ج 3 ص 98)

(4) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جسمیں کوئی یتیم رہتا ہو۔ اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدتر وہ گھر ہے کہ جسمیں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 423)

تشریحات و فوائد:

اس عنوان کی مذکورہ بالا چاروں حدیثوں کا مطلب یہی ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ امت رسول کے یتیم بچوں اور یتیم بچیوں کی پرورش اور ان کے ساتھ رحم و شفقت کا برتاؤ کریں قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی بے حد تاکید آئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ **فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ**۔ یعنی یتیم پر قہر نہ کرو۔ جو لوگ یتیموں کے مالوں کو کھا ڈالتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت اتری کہ **اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا** یعنی جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ وہ در حقیقت اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں۔ بہرحال یتیم کی خبر گیری، اور ان پر شفقت و محبت کرنا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے جو لوگ یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے حضور اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اسطرح ایک ساتھ دونوں جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سینے میں ایسا درد مند دل پیدا فرمادے جو یتیموں کی بیکسی پر رحم کرے اور مسلمان یتیموں کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کر کے جنت میں جانے کا سامان کریں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

42- یتیموں پر شفقت

یتیموں پر رحم و شفقت، اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ بھی اعمال جنت میں سے ایک بڑا عمل ہے، اس خصوص میں بھی چند احادیث کریمہ کی تجلیوں سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

(1) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاسَ الْیَتِیْمِ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ یَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْیَتِیْمٍ عِنْدَه کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَا یَتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ

(مشکوۃ ج 2 ص 423)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھرائے اور صرف اللہ ہی کی رضا کیلئے ہاتھ پھرائے۔ تو ہر اس بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ گزرے گا اس کو بہت سی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو حضور نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اس طرح جنت میں رہیں گے (یعنی میں اور وہ ایک ساتھ جنت میں جائیں گے)

(2) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یتیم کو ٹھکانہ دے کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کر دے۔ تو اللہ تعالٰی اس کیلئے جنت واجب کر دے گا۔ ہاں مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ (شرک و کفر) کرے جو معافی کے لائق نہیں (تو وہ بہشت جنت میں نہ جا سکے گا)

(مشکوۃ ج 2 ص 423)

(3) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

Marfat.com

اگلے عنوان میں اس کی مزید تفصیل اور دوسری احادیث ذکر کی جائیں گی جن سے زبان و شرمگاہ کی حفاظت کی اہمیت اور زیادہ ظاہر ہو جائے گی۔

44- زبان و شرمگاہ کی حفاظت

زبان و شرمگاہ کی حفاظت بھی اعمالِ جنت میں سے ایک اہم عمل ہے۔ اس بارے میں حدیثوں کا مقدس فرمان پڑھیے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

(1) حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دونوں کلوں اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کا میرے لیے ضامن ہو جائے تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ (ترمذی ج2 ص63)

مطلب یہ ہے کہ دونوں کلوں کے درمیان کی چیز یعنی زبان کی خلافِ شرع باتوں سے حفاظت کرے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز یعنی اپنی شرم گاہ کی بدکاری سے حفاظت کرے۔

(2) حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمی جنت میں جائیں گے ایک وہ جو اپنے دونوں کلوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) کی حفاظت کرے دوسرا وہ جو اپنے دونوں پیروں کے درمیان کی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرے۔ (کنز العمال ج2 ص63)

تشریحات و فوائد:

بظاہر آدمی کو احساس نہیں ہوتا۔ مگر در حقیقت زبان بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے۔ کفر و شرک غیبت و چغلی، بہتان و فحش کلامی، جھوٹ وغیرہ سب گناہ زبان ہی سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو زبان کی حفاظت کرے گا وہ ان سب گناہوں سے محفوظ رہے گا اسی طرح جو شرمگاہ کی حفاظت کرے گا وہ زنا کاری اور اس کے لوازم کے

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

1- اس عنوان کی مذکورہ بالا دسوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ "اخلاق حسنہ" جنت میں لیجانیوالے اعمال ہیں۔ اور اچھے اخلاق والے مسلمان "جنتی" ہیں۔

اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے کو "اخلاق حسنہ" اور اچھے اچھے اخلاق کے ساتھ آراستہ کرے اور ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا رہے۔ اور واضح رہے کہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی شریعت وسنت کے مطابق ہوں۔ دنیا کے لوگ کسی عادت کو لاکھ پسند کریں۔ لیکن اگر وہ اخلاقِ نبوت کے خلاف ہے تو ہرگز وہ اچھے اخلاق میں شمار نہ ہوگی اور اگر دنیا والے کسی عادت کو لاکھ برا سمجھیں لیکن اگر وہ اخلاق نبوت کے مطابق ہو تو یقیناً وہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق میں شمار کی جائے گی۔ کیوں کہ ہر اچھائی اور برائی کا معیار شریعت مطہرہ اور سنت مبارکہ ہی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

2- اس عنوان کی حدیث نمبر 9 میں جو یہ آیا ہے کہ سب سے زیادہ جو چیز جہنم میں داخل کرے گی۔ وہ دو چیزیں ہیں (1) منہ (2) شرمگاہ۔

ظاہر بات ہے کہ ان دونوں اعضاء سے اکثر گناہ ہوتے ہیں مثلاً لقمۂ حرام کھانا، کفر وشرک کی بولیاں، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی، چغلی، بہتان، گالی گلوچ یہ سارے گناہ منہ سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح زناکاری، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سرچشمہ شرمگاہ ہی تو ہے۔

حدیث کا حاصلِ مطلب یہ ہے کہ مومن کو لازم ہے کہ اپنے ان دونوں اعضاء پر کنٹرول رکھے اور ہر وقت ان کی حفاظت کرتا رہے کہ ان دونوں سے کوئی گناہ نہ ہونے پائے ورنہ اگر ذرا بھی ان دونوں کی لگام ڈھیلی ہوگئی۔ تو یہ دونوں اعضاء شریر گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑ کر تمہیں جہنم میں گرادیں گے!

Marfat.com

اگلے عنوان میں اس کی مزید تفصیل اور دوسری احادیث ذکر کی جائیں گی جن سے زبان و شرمگاہ کی حفاظت کی اہمیت اور زیادہ ظاہر ہو جائے گی۔

44- زبان و شرمگاہ کی حفاظت

زبان و شرمگاہ کی حفاظت بھی اعمالِ جنت میں سے ایک اہم عمل ہے۔ اس بارے میں حدیثوں کا مقدس فرمان پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

(1) **حدیث:** حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دونوں کلوں اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کا میرے لیے ضامن ہو جائے تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ (ترمذی ج2 ص63)

مطلب یہ ہے کہ دونوں کلوں کے درمیان کی چیز یعنی زبان کی خلافِ شرع باتوں سے حفاظت کرے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز یعنی اپنی شرم گاہ کی بدکاری سے حفاظت کرے۔

(2) **حدیث:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمی جنت میں جائیں گے ایک وہ جو اپنے دونوں کلوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) کی حفاظت کرے دوسرا وہ جو اپنے دونوں پیروں کے درمیان کی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرے۔ (کنز العمال ج2 ص63)

تشریحات و فوائد

بظاہر آدمی کو احساس نہیں ہوتا۔ مگر درحقیقت زبان بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے۔ کفر و شرک غیبت و چغلی، بہتان و فحش کلامی، جھوٹ وغیرہ سب گناہ زبان ہی سے ہوتے ہیں۔ لہذا جو زبان کی حفاظت کرے گا وہ ان سب گناہوں سے محفوظ رہے گا اسی طرح جو شرمگاہ کی حفاظت کرے گا وہ زناکاری اور اس کے لوازم کے

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

1- اس عنوان کی مذکورہ بالا دسوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ "اخلاق حسنہ" جنت میں لیجانیوالے اعمال ہیں۔ اور اچھے اخلاق والے مسلمان "جنتی" ہیں۔

اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے کو "اخلاق حسنہ" اور اچھے اچھے اخلاق کے ساتھ آراستہ کرے اور ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا رہے۔ اور واضح رہے کہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی شریعت و سنت کے مطابق ہوں۔ دنیا کے لوگ کسی عادت کو لاکھ پسند کریں۔ لیکن اگر وہ اخلاقِ نبوت کے خلاف ہے تو ہر گز وہ اچھے اخلاق میں شمار نہ ہوگی اور اگر دنیا والے کسی عادت کو لاکھ برا سمجھیں لیکن اگر وہ اخلاق نبوت کے مطابق ہو تو یقیناً وہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق میں شمار کی جائے گی۔ کیون کہ ہر اچھائی اور برائی کا معیار شریعت مطہرہ اور سنت مبارکہ ہی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

2- اس عنوان کی حدیث نمبر 9 میں جو یہ آیا ہے کہ سب سے زیادہ جو چیز جہنم میں داخل کرے گی۔ وہ دو چیزیں ہیں (1) منہ (2) شرمگاہ۔

ظاہر بات ہے کہ ان دونوں اعضاء سے اکثر گناہ ہوتے ہیں مثلاً لقمۂ حرام کھانا، کفر و شرک کی بولیاں، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی، چغلی، بہتان، گالی گلوچ یہ سارے گناہ منہ سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح زناکاری، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سرچشمہ شرمگاہ ہی تو ہے۔

حدیث کا حاصل مطلب یہ ہے کہ مومن کو لازم ہے کہ اپنے ان دونوں اعضاء پر کنٹرول رکھے اور ہر وقت ان کی حفاظت کرتا رہے کہ ان دونوں سے کوئی گناہ نہ ہونے پائے ورنہ اگر ذرا بھی ان دونوں کی لگام ڈھیلی ہو گئی۔ تو یہ دونوں اعضاء شریر گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑ کر تمہیں جہنم میں گرا دیں گے!

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس کو راستوں سے ہٹا دینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اسقدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزاء میں اپنے فضل و کرم سے جنت عطا فرما دیتا ہے۔ آجکل کے مسلمان اس عمل صالح کی عظمت اور اس کے اجر و ثواب سے بالکل غافل ہیں۔ بلکہ الٹے راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں۔ مثلاً عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔ گاڑی آنے پر مسافر بدحواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے کے لئے دوڑتے ہیں اور کیلئے کے چھلکوں پر پاؤں پڑ جانے سے پھسل کر گر جاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔ ان حرکتوں سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔ بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز اگر نظر پڑ جائے تو اس کو راستوں سے ہٹا دینا چاہیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر یہ عمل مقبول ہو گیا تو جنت ملے گی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

46- لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنا

عَنْ اَنَسٍ اِذَا وُقِفَ الْعِبَادُ نَادٰی مُنَادٍ لِيَقُمْ مَنْ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ قِيْلَ مَنْ ذَا الَّذِيْ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ قَالَ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ فَقَامَ كَذَا وَكَذَا اَلْفًا فَدَخَلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ (کنز العمال ج 3 ص 214)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میدان محشر میں) جب تمام بندے (حساب کیلئے) کھڑے کیے جائیں گے تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو کہنے والا کہے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ کے ذمے ہے؟ تو منادی کہے گا کہ جو لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں۔ یہ سن کر اتنے اتنے ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں گے اور بلا حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

Marfat.com

تشریحات وفوائد

مسلمانوں سے اگر کوئی غلطی اور خطا ہو جائے اور وہ معافی کے طلبگار ہوں یا نہ ہوں بہر حال ان کی خطاؤں کو معاف کر دینا یہ بہت بڑا جنتی عمل ہے۔ قرآن مجید میں بھی والعافين عن النَّاس ط فرما کر اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی مدح فرمائی ہے اور ان لوگوں کو نیکو کار بتایا ہے اور حدیث شریف میں آپ نے پڑھ لیا کہ ان لوگوں کے بارے میں میدانِ حشر کے اندر اللہ تعالیٰ کا منادی ان لفظوں میں اعلان فرمائے گا کہ وہ لوگ جن کا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے وہ اٹھیں اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ اکبر! یہ کتنا بڑا اعزاز اور کس قدر عظیم شرف ہے؟ سبحان اللہ' سبحان اللہ۔

47- مہمان نوازی

(1) حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ۔ اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی لوجہ اللہ مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو ایک سال کامل تک اللہ کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب سارا سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ ہے کہ اس کو جنت کی لذیز غذائیں کھلائے اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے گا۔

(کنز العمال ج 9 ص 52)

Marfat.com

تشریحات و فوائد:

اخلاص کے ساتھ کسی مسلمان کی مہمان نوازی کا بہت بڑا اجر عظیم ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ دہر میں خاص طور پر خداوند قدوس نے مہمان نواز بندوں کی تعریف فرمائی اور ان کیلئے جنت اور جنتی لباس حریر کا وعدہ فرمایا ہے۔ حدیث مذکور بالا میں بھی جو اجرِ عظیم بیان کیا گیا ہے بھلا اس کی عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو مہمان نوازی اور اس کی برکتوں اور اجر ثواب سے سر فراز فرمائے۔ (آمین)

48- سلام و مصافحہ

(1) عَنْ سَلْمَانَ اِذَا لَقِیَ اَخَاہُ الْمُسْلِمُ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ تَحَاتَّتْ ذُنُوْبُهُمَا كَمَا تَحَاتَ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرَةِ الْيَابَةِ فِيْ يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ وَ غُفِرَ لَهُمَا وَ لَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(کنز العمال ج9 ص75)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مسلمان اپنے (دینی) بھائی سے ملاقات کر کے (مصافحہ میں) اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح سوکھے پتے تیز آندھی کے دن میں اور ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (یعنی گناہِ صغیرہ)

Marfat.com

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤمِنُوْا وَلاَ تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوا وَلاَ اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْرشُوا السَّلاَمَ بَیْنَکُمْ (رواه مسلم)

(مشکوٰۃ ج2 ص 397)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہو گے یہاں تک کہ مومن بن جاؤ اور تم لوگ مومن نہیں بن سکو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز کا راستہ نہ بتادوں کہ جب تم لوگ اس کو کر لو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔

(3) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلٰی عِشْرِیْنَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(کنز العمال ج9 ص68)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو مسلمان بیس مسلمانوں کو سلام کرے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(4) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اذا دخلتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ۔ رواه الترمذی

(مشکوٰۃ ج2 ص399)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہوا کرو تو سلام کر لو۔ یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت ہے۔

Marfat.com

(5) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلاَّ غُفِرَلَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا۔
(مشکوٰۃ ج2 ص 401)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جون سے بھی دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں۔ پھر دونوں مصافحہ کرتے ہیں۔ تو ان دونوں کے گناہ ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی بخش دیئے جاتے ہیں (یعنی گناہ صغیرہ)

(6) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلاَّهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلاَّ سَقَطَ ہ
(مشکوٰۃ ج2 ص 403)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چار رکعت دوپہر سے پہلے پڑھ لے تو گویا اس نے ان رکعتوں کو شب قدر میں پڑھا۔ اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ کوئی گناہ باقی نہیں رہ جاتا۔

تشریحات و فوائد:

1- مذکورہ بالا احادیث میں جہاں جہاں تمام گناہوں کے معاف ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ کیونکہ گناہ کبیرہ تو بغیر سچی توبہ اور بغیر حق والے سے معاف کرائے معاف نہیں ہوتے۔

2- حدیث نمبر 2 سے معلوم ہوا کہ سلام ذریعہ محبت ہے۔ للٰہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ بکثرت ایک دوسرے کو سلام کریں۔

3- حدیث نمبر 4 سے ثابت ہوا کہ سلام خیر و برکت ہے اور آدمی کو چاہیے کہ

Marfat.com

جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرے اس سلام میں سلام کرنے والے اور گھر والے دونوں کیلئے برکت ہے۔ آج کل عام طور پر لوگ اپنے گھر والوں کو سلام نہیں کرتے اور چپکے سے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا سنت اور باعثِ خیر و برکت ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

49- تواضع وانکساری

(1) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَنْ یَّتَوَاضَعُ لِلّٰہِ دَرَجَۃً یَرْفَعُہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً حَتّٰی یَجْعَلَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَمَنْ تَکَبَّرَ عَلَی اللّٰہِ دَرَجَۃً یَضَعُہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً حَتّٰی یَجْعَلَہٗ فِیْ اَسْفَلِ السّٰفِلِیْنَ ہ

(کنز العمال ج3 ص66)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کیلئے ایک درجہ انکساری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ بلند کر دیگا یہاں تک کہ اس کو علیین میں پہنچا دے گا اور جو اللہ کے حضور ایک درجہ تکبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ پست کر دے گا یہاں تک کہ اس کو اسفل السافلین میں ڈال دے گا۔

(2) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ تَرَکَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰہِ وَھُوَ یَقْدِرُ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُھَا (کنز العمال ج3 ص68)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ کیلئے انکساری کرتے ہوئے اور لباس پر قدرت رکھتے ہوئے لباس چھوڑ دے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر اس کو یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جس کو چاہے پہن لے۔

Marfat.com

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلاً بِعَفْوٍ اِلاَّ عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(ترمذی ج2 ص23)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ مال کو نہیں گھٹاتا اور جو آدمی کسی کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھادیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کیلئے انکساری کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمادے گا۔

(4) عَنْ مُعَاذٍ اِلاَ اُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوْكِ اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ رَجُلٍ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ ذُوْطَمَرَیْنِ لاَ یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْاَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لاَبَرَّهٗ۔

(کنزالعمال ج3 ص90)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کیا میں تم کو اہل جنت کے بادشاہوں کی خبر نہ دوں؟ ہر وہ کمزور جو کمزوری ظاہر کرنے والا اور کمبل والا ہے کہ جس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ ضرور اس کی قسم پوری فرمادے گا۔

(یہ لوگ اہل جنت کے بادشاہ ہیں)

تشریحات و فوائد:

تواضع اور انکساری خداوند تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک بڑی پیاری خصلت ہے گھمنڈ اور تکبر بہت ہی بری عادت ہے۔ تواضع یہ ہے کہ آدمی اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھے اور کسی کو حقیر نہ جانے اور تکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے کو دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے حقیر جانے تکبر کا انجام ذلت و خواری ہے جو تکبر کرے گا یقیناً ذلیل ہوگا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد

Marfat.com

تکبر نے عزازیل کو ذلیل کر دیا اور اس کو لعنت کے جیل خانہ میں گرفتار کر دیا

حضرت شیخ سعدی نے فرمایا کہ ؎

مرا پیر دانائے روشن شہاب دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آں کہ بر خویش خود بیں مباش دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

یعنی میرے پیر خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ کو دریا کے سفر میں دو نصیحت فرمائی ہیں ایک یہ کہ اپنے کو اچھا مت سمجھ لینا۔ دوسری یہ کہ دوسروں کو اپنے سے برا مت سمجھنا۔ مطلب یہ ہے کہ کبھی تکبر مت کرنا۔ اور ہمیشہ تواضع اور انکساری کرتے رہنا۔ کیوں کہ تواضع کرنے والا "جنتی" اور تکبر کرنے والا "جہنمی" ہے۔

50- حیاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءَ ةُ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءِ فِی النَّارِ ہ

(کنز العمال ج3 ص71)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حیا ایمان کی خصلتوں میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بے حیائی ظلم کی خصلتوں میں سے ہے اور ظلم جہنم میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً نَافْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ متفق علیه

(مشکوۃ ج1 ص12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں تو ان میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور سب سے ادنیٰ کسی تکلیف کی چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

صاحب مرقاۃ نے حیاء کی یہ تعریف کی ہے۔ **وَهُوَ خُلُقٌ يَمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الفِعْلِ القَبِيحِ بِسَبَبِ الاِيْمَانِ** یعنی حیاء وہ عادت ہے کہ آدمی کو برے کاموں سے ایمان کے سبب سے روک دے۔

ایمانی حیاء ایک بہت ہی بلند مرتبہ خصلت ہے جو جنت میں لیجانیوالے بہت سے اعمال کا دارومدار ہے اسی لئے اس عنوان کی حدیث نمبر 2 میں فرمایا گیا کہ حیا ایمان کی شاخوں میں سے ایک بہت بڑی شاخ ہے کیوں کہ جس مومن میں ایمانی حیاء ہوگی وہ تمام گناہوں کے کاموں سے بچتا رہے گا۔ پھر اس کے جنتی ہونے میں کیا شبہہ ہے؟

بہر حال حیاء جنت میں لے جانے والی خصلت ہے اس لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ایمانی حیاء کی دولتِ لازوال سے مالامال فرمائے۔

اب رہا یہ سوال کہ آخر "حیا" ایمان کی بہت بڑی شاخ اور بہت ہی اہم خصلت کیوں کر اور کسطرح ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعمالِ اسلام کی دو ہی قسمیں ہیں۔ اوامر، ونواہی۔ یعنی اچھے کاموں کو کرو اور برے کاموں کو مت کرو اور برے کاموں سے باز رہے گا۔ تو گویا "حیا" ایمان کی ایک ایسی خصلت ہوگی کہ اس کی وجہ سے بہت سی ایمانی خصلتیں پائی جائیں گی۔ اس لئے یہ بلاشبہہ درختِ ایمان کی شاخوں میں سے نہایت ہی اہم اور بہت ہی بڑی شاخ ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

51- صبر

عَنْ عَلِيٍّ اَلصَّبْرُ ثَلٰثَةٌ فَصَبْرٌ عَلَى الْمُصِيْبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عن الْمَعْصِيَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى يَرُدَّهَا بِحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثمِائَةِ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ سِتَّ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ تُخُوْمِ الْاَرْضِ اِلٰى مُنْتَهَى الْاَرَضِيْنَ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ تِسْعَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ اِلٰى مُنْتَهَى الْعَرْشِ مَرَّتَيْنِ ہ

(کنز العمال ج3 ص157)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں (1) مصیبت پر صبر (2) عبادت پر صبر (3) گناہ سے صبر۔ تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ مصیبت کو اچھی تسلی سے رد کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے تین سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چھ سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑ اور تمام زمینوں کے منتہی کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے نو سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے۔ جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑوں اور عرش کے منتہی کے درمیان کے دوگنے کے درمیان فاصلہ ہے۔

تشریحات و فوائد:

صبر کے معنی "حبس النفس علی الکارہ" یعنی نفس کو تکلیفوں کے اوپر روکے رہنا اور کنٹرول میں رکھنا اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔

صبر علی المصیبۃ: ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور

Marfat.com

بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسی بوکھلاہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان رونے، پیٹنے، بال نوچنے، اور کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رونے پیٹنے اور جزع و فزع کی حرکتوں سے روکے رہنا "یہی مصیبت پر صبر کرنا ہے"۔

صبر علی الطاعۃ: ظاہر کہ گرمیوں کا روزہ ہو، اور آدمی پیاس کی شدت سے بے قرار اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا برف کا شربت رکھا ہوا ہو نفس بار بار شربت کی طرف لپکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے "یہی عبادت پر صبر کرنا ہے"۔

صبر عن المعصیۃ: جوان آدمی ہے، شہوت کا غلبہ شباب پر ہے۔ زنا کاری کیلئے نفس بیقرار ہے اور کوئی حسین عورت اس کو بدکاری کی دعوت بھی دے رہی ہے۔ مگر پرہیزگار مسلمان اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور زنا کاری سے بچا ہوا ہے "یہی صبر عن المعصیۃ" یعنی "گناہ سے صبر کرنا ہے"۔

حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کے ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ یعنی صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی امداد و نصرت ہوتی ہے اور صابرین کا مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر صبر کا ثواب واجر کیا ہو گا؟ کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

Marfat.com

52- خیر خواہی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ

(ترمذی ج2 ص14)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ "دین خیر خواہی" ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس کی "خیر خواہی"؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی۔ اور اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے اماموں کی اور عام مسلمانوں کی۔

عَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِمِیِّ مَنْ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نِجْسٍ لَمْ یُصَدَّ وَجْہُہٗ عَنِ الْجَنَّۃِ اَلنُّصْحُ لِلّٰہِ وَلِدِیْنِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِجَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ ہ

(کنز العمال ج3 ص226)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو تین باتیں لیکر قیامت کے دن آئیگا اس کا چہرہ جنت سے نہیں روکا جائے گا (1) اللہ کی خیر خواہی (2) اللہ کے رسول کی خیر خواہی (3) مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی۔

تشریحات و فوائد:

اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی ذات و صفات میں شرک سے بچنا۔ اللہ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد قرآن پر ایمان لانا اور اس کی نہایت تعظیم کے ساتھ تلاوت کرنا اور اس کی تعلیمات پر جذبۂ عقیدت اور جوش محبت کے ساتھ کاربند ہونا رسول کی خیر خواہی کا یہ مطلب ہے کہ صدق دل سے رسول کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے ہر امر و نہی کی اطاعت، اور ان کی تعظیم و توقیر، اور ان کے ادب واحترام اور ان کے حقوق کو ادا کرنا ان کی سنت پر خود عمل کر کے دوسروں کو ان کی

Marfat.com

سیرت و سنت مبارکہ کی دعوت اور ان کے دین کی نصرت و حمایت، اور نشر و اشاعت میں اپنی طاقت بھر حصہ لینا۔ ائمہ مسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کے احکام و فرامین کی اطاعت کرتے رہنا اور ان کے خلاف خروج و بغاوت نہ کرنا ان کے جھنڈے کے نیچے جہاد کرنا، اور زکوٰۃ و صدقات کو ان کے دربار تک پہنچانا اور جماعت مسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ ہر بات میں عام مسلمانوں کی صلاح و فلاح کا خیال رکھا جائے اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کو ضرور نقصان پہنچے۔

(نواوی شریف شرح مسلم ملخصاج 1 ص 54)

53- مسلمانوں کی پردہ پوشی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ ہ

(ترمذی ج 2 ص 15)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کسی مسلمان سے ایک تکلیف کو دنیا کی تکلیفوں میں سے دور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور فرمائے گا اور جو کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کر دے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرما دے گا اور جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ لاَ یَرٰی اِمْرَأۃٌ مِنْ اَخِیْہِ سَیِّئَۃً فَسَتَرھَا اِلاَّ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ ہ

(کنزالعمال ج3 ص145)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کی کوئی برائی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے۔ تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

54- رحم و شفقت

(1) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْ مَنْ فِیْ الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِیْ السَّمَاءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَھَا قَطَعَہُ اللّٰہُ

(ترمذی ج2 ص14)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تو تم لوگوں پر آسمان والا رحم فرمائے گا۔ رشتہ داری رحمٰن سے تعلق رکھنے والی ایک شاخ ہے تو جو شخص اس کو ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جو شخص اس کو کاٹے گا اللہ اس کو کاٹ دے گا۔

(2) عَنْ اَنَسٍ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلاَّ رَحِیْمٌ۔

(کنزالعمال ج3 ص94)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں رحم کرنے والا ہی داخل ہوگا۔

Marfat.com

(3) عَنْ اَنَسٍ مَنْ قَادَ اَعْمٰی اَرْبَعِیْنَ خُطْوَۃً لَمْ تَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ ہ

(کنز العمال ج2 ص255)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی اندھے کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا۔ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

(4) عَنْ جَرِیْرٍ مَنْ لاَ یَرْحَمْ لاَ یُرْحَمُ وَمَنْ لاَ یَغْفِرْ لاَ یُغْفَرْ وَمَنْ لاَ یَتُوْبُ لاَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

(کنز العمال ج2 ص94)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور جو خطا نہیں بخشے گا اس کی خطا نہیں بخشی جائے گی اور جو توبہ نہیں کرے گا اس کی توبہ نہیں قبول کی جائے گی۔

تشریحات و فوائد:

1۔ رحم و شفقت اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔ رحم اپنے رشتہ داروں، آدمیوں، جانوروں، سب کے ساتھ اچھا ہے یہاں تک کہ جن چیزوں کو قتل کرنے کا حکم ہے ان کے بارے میں بھی یہ حکم ہے کہ ان کو بے رحمی کے ساتھ مت قتل کرو۔ بلکہ رحم و شفقت اور اچھائی کے ساتھ قتل کرو۔

2۔ اس عنوان کی حدیث نمبر 4 میں جو یہ ہے کہ "جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا" اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ دنیا میں جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرے گا۔ دنیا میں اس پر بھی کوئی رحم کرنے والا نہیں ہوگا۔

چنانچہ تاریخ اس قسم کے واقعات کی شاہد ہے کہ بڑے بڑے خونخوار ظالموں کا اس دنیا میں یہ انجام ہوا ہے کہ وہ مجبور و لاچار ہو کر دربدر لوگوں سے رحم د

Marfat.com

کرم کی بھیک مانگتے مانگتے مر گئے مگر ان پر ترس کھا کر رحم کرنے والا نہیں ملا۔

اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرے گا قیامت کے دن اللہ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

55۔ سخاوت

سخاوت بھی جنت میں لیجانیوالے اعمال میں بہت ممتاز عمل ہے۔ اس کے بارے میں بھی چند حدیثوں کی تجلیاں دیکھئے!

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَ الْبُخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بُخِیْلٍ۔

(ترمذی ج2 ص18)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے تمام لوگوں سے قریب ہے جہنم سے دور ہے اور کنجوس اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے ۔لوگوں سے دور ہے۔ جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی عابد بخیل سے زیادہ اللہ کو پیارا ہے۔

Marfat.com

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ (مشکوٰۃ ج1 ص167)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دنیا میں) سخی ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑے گا تو وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کردے گی اور بخیلی جہنم میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دنیا میں) بخیل ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ پکڑے گا۔ تو وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی۔ یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں ڈال دے گی۔

(3) عَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ ج1 ص165)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کمینی خصلت والا نہیں داخل ہوگا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(4) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ (مشکوٰۃ ج1 ص165)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی کنجوسی اور بد اخلاقی۔

Marfat.com

تشریحات و فوائد :

1- احادیث مذکورہ بالا اور دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند اور کنجوسی بہت ہی ناپسند ہے اور اللہ تعالیٰ سخی کو جنت عطا فرمائے گا اور کنجوس کو جہنم میں بھیج دے گا۔

2- اس عنوان کی حدیث نمبر3 میں جو یہ آیا ہے کہ لچے، کنجوس، احسان جتانے والے جنت میں نہیں داخل ہوں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ لوگ ان تینوں صفتوں کے ساتھ آلودہ رہیں گے۔ جنت میں نہیں جائیں گے اور جب یہ لوگ ان بری خصلتوں سے پاک ہو جائیں گے تو جنت میں جائیں گے اور ان بری خصلتوں سے پاک ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو مرنے سے پہلے ان بری خصلتوں سے توبہ کر لیں۔ یا یہ کہ جہنم میں یہ لوگ اپنے گناہوں کے برابر جل لیں۔ بہر حال جب توبہ کر کے یا اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں جل کر ان بری خصلتوں سے پاک ہو جائیں گے تو پھر صاحبِ ایمان ہونے کی وجہ سے جنت میں جائیں گے!

3- اس عنوان کی حدیث نمبر4 کا یہ مطلب ہے کہ مومن میں کنجوسی اور بد اخلاقی یہ دونوں بری خصلتیں یہ اک وقت جمع نہیں ہوں گی۔ مومن اگر "کنجوس" ہو گا تو "بد اخلاق" نہیں ہو گا۔ اور اگر "بد اخلاق" ہو گا تو "کنجوس" نہیں ہو گا اور جس مسلمان کو دیکھو کہ کنجوس بھی ہے اور بد اخلاق بھی۔ تو اس حدیث کی روشنی میں یہ سمجھ لو کہ اس شخص کے ایمان میں کچھ نہ کچھ فتور ضرور ہے!

4- بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں کی سخاوت اور کنجوسی کا امتحان بھی لیا کرتا ہے۔ اس لئے جب کوئی سائل تمہارے دروازے پر آئے تو ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ کہیں خدا کی طرف سے

Marfat.com

میرا امتحان تو نہیں ہو رہا ہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں ہم یہاں اندھے، گنجے، کوڑھی، کے امتحان والی حدیث کا ترجمہ تحریر کرتے ہیں جو بہت ہی عبرت خیز اور نصیحت آموز ہے!

حدیث الابرص والاقرع والاعمیٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک کوڑھی برص والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کے امتحان کا ارادہ فرمایا تو ان تینوں کے پاس ایک فرشتہ کو بھیج دیا چنانچہ وہ فرشتہ سب سے پہلے برص والے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ دنیا میں تم کو سب سے زیادہ کون سی چیز محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ اچھا رنگ اچھی کھال اور میری یہ بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے تمام لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ "اونٹ" تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو ایک گابھن اونٹنی عطا کر دی گئی اور فرشتہ یہ کہہ کر اس کے پاس سے چل دیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے۔

پھر یہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میں تم کو سب سے زیادہ کون سی چیز محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ حسین بال اور میری یہ بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس کے سر کے اوپر ہاتھ پھیر دیا۔ تو دم زدن میں اس کی بیماری جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نہایت ہی حسین بال عطا کر دیئے گئے۔ اس کے بعد فرشتے نے پوچھا کہ تمہیں کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ "گائے" تو اس کو ایک گابھن گائے عطا کر دی گئی اور فرشتہ یہ کہہ کر چلدیا کہ اللہ تم کو برکت دے۔

Marfat.com

اس کے بعد یہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میں تم کو کونسی چیز سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ بس یہی کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی کو واپس عطا فرمادے۔ تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس کے اوپر ہاتھ پھرا دیا تو وہ فوراً ہی بینا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔ پھر فرشتے نے کہا کہ تم کو کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ "بکری" تو اس کو ایک گابھن بکری عطا کر دی گئی۔ پھر اونٹنی، گائے، بکری، تینوں نے بچے دیئے اور ان میں اس قدر برکت ہوئی کہ کوڑھی کے پاس ایک میدان بھر کر "اونٹنیاں" ہو گئیں، گنجے کے پاس ایک میدان بھر کر "گائیں" ہو گئیں اور اندھے کے پاس ایک میدان بھر کر "بکریاں" ہو گئیں! پھر کچھ دنوں کے بعد یہی فرشتہ برص والے کوڑھی کے پاس اپنی اسی شکل و صورت میں آیا جس شکل و صورت میں پہلی مرتبہ آیا تھا۔ اور آکر اس نے کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اور میرے سفر کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ اب اللہ کے سوا کوئی مجھے وطن میں پہنچانے والا نہیں ہے۔ میں تم سے اس اللہ کے نام پر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور خوبصورت چمڑا اور اونٹ کی دولت عطا کی ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں اپنا سفر تمام کر لوں۔ یہ سن کر کوڑھی نے جواب دیا مجھ پر بہت سے حقوق ہیں (یعنی بہت سے لوگوں کو اور بہت سے کاموں میں دینا ہے) فرشتے نے کہا کہ میں تم کو پہچانتا ہوں کیا تم کوڑھی نہیں تھے؟ کہ تمہارے برص کی وجہ سے تمام لوگ تم سے نفرت اور گھن کرتے تھے اور تم فقیر تھے تو اللہ نے تمہاری بیماری دور کر کے تمہیں مال عطا فرمادیا یہ سن کر کوڑھی نے کہا کہ مجھے تو یہ مال اپنے بزرگوں سے میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں ویسا ہی کر دے جیسے کہ تم پہلے تھے۔

پھر وہ فرشتہ اپنی صورت میں گنجے کے پاس آیا اور ویسے ہی سوال کیا جیسے کہ کوڑھی سے سوال کیا تھا اور گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا تو فرشتہ اس کے پاس سے بھی یہی کہہ کر چلدیا کہ اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی

Marfat.com

کردے جیسا کہ تو پہلے تھا۔

اس کے بعد یہ فرشتہ اپنی پہلی ہی شکل و صورت میں اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اور مسافر ہوں۔ میرے سفر کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ اب اللہ کی مدد کے سوا میرے وطن پہنچنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ میں تم سے اس اللہ کے نام پر جس نے دوبارہ تم کو بینائی عطا کی ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کو میں اپنے وطن پہنچنے کا ذریعہ بناؤں۔ یہ سن کر اندھے نے کہا کہ جی! میں تو اندھا تھا۔ تو اللہ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا فرمادی (تم نے اس اللہ کے نام پر سوال کیا ہے) تو اس میدان میں میری جتنی بکریاں ہیں۔ ان میں جتنی چاہو تم لے جاؤ۔ اور جتنی چاہو چھوڑ جاؤ۔ خدا کی قسم تم اللہ کے نام پر جتنی بھی لے لو گے میں تم سے اس کا مطالبہ کر کے تمہیں مشقت میں نہیں ڈالوں گا۔

یہ سن کر فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو۔ تم تینوں کا امتحان لیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو گیا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج 1 ص 165)

گوشت پتھر ہو گیا:

اسی طرح ایک دوسری حدیث بھی بہت ہی عبرت ناک اور رقت انگیز ہے جس کے راوی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ!

حدیث: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی نے ہدیہ میں ایک بوٹی گوشت بھیجا تو چونکہ نبی ﷺ کو گوشت بہت پسند تھا ام المومنین نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دو۔ شاید نبی ﷺ اس کو کھائیں چنانچہ خادمہ نے اس گوشت کو گھر کے طاق میں رکھ دیا اس کے بعد ایک

Marfat.com

سائل آیا اور دروازے پر یہ صدا لگائی کہ صدقہ دو۔ اللہ تم گھر والوں کو برکت دے یہ سن کر گھر والوں نے کہہ دیا کہ اے سائل اللہ تم کو برکت دے۔ یہ سن کر سائل چلا گیا۔ پھر اس کے بعد نبی ﷺ مکان میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے ام سلمہ! تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نوکرانی سے فرمایا کہ تم جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کیلئے وہ گوشت لاؤ۔ تو نوکرانی گئی لیکن اس طاق میں اس کو ایک چکنے پتھر کے ٹکڑے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ملا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے فقیر کو گھر میں گوشت ہوتے ہوئے نہیں دیا اور واپس لوٹا دیا تو وہ گوشت پتھر ہو گیا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں روایت فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ ج 1 ص 166)

56- توکُّل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ہ متفق علیہ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے ہیں اور بد شگونی نہیں لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 452)

Marfat.com

تشریحات وفوائد:

بیماریوں میں قرآنی آیتوں اور دعاؤں کے ذریعے گنڈہ تعویذ کرنا کرانا اور جھاڑ پھونک کرانا دعا علاج کرانا جائز ہے۔ لیکن متوکلین کی جماعت جو صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں اور ہر قسم کے تعویذ گنڈوں اور دواؤں سے قطع تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث میں انہی بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

57- چھ عمل پر جنت کی گارنٹی

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْالِىْ سِتًّامِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنَ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ ٥ (مشکوٰۃ ج2 ص415)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی ذاتوں کی طرف سے چھ چیزوں کی ذمہ داری قبول کر لو۔ تو میں تم لوگوں کے لئے جنت کی ذمہ داری قبول کر لوں گا۔ (1) جب بات کرو تو سچ بولو (2) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (3) جب تم امین بنائے جاؤ تو امانت کو ادا کرو (4) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (5) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو (6) اپنے ہاتھوں کو گناہ کے کاموں سے روکے رکھو۔

تشریحات وفوائد:

یہ سب اعمال الگ الگ بھی جنت میں لیجانے والے اعمال ہیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ ہم پہلے صفحات میں تحریر کر چکے ہیں۔ مگر اس حدیث میں مجموعی طور پر

Marfat.com

ان چھ اعمال کی ذمہ داری قبول کرنے پر حضور اکرم ﷺ نے جنت کی گارنٹی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

58- تکلیفوں کے بدلے جنت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ متفق عليه.

(مشکوٰۃ ج2 ص439)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔

تشریحات و فوائد:

مطلب یہ ہے کہ جہنم تک نہیں پہنچ سکتے مگر شہوتوں کے مرتکب بن کر اور جنت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تکلیفوں کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

تکلیفوں سے مراد قسم قسم کی عبادتوں کی محنتیں اور تکلیفیں، نیز مصائب اور طاعات پر صبر کی کلفتیں ہیں ظاہر ہے کہ ہر قسم کی تکلیفوں پر صبر کی جزاء جنت ہے تو گویا جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے کہ مسلمان جب تکلیفوں کی منزلوں کو صبر کے ساتھ طے کر لیتا ہے تو جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

59- مفلسی اور فقیری

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ

(مشکوۃ ج2 ص446)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام طور پر جنت میں داخل ہونے والے مسکین لوگ تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفَ يَوْمٍ ه

(مشکوۃ ج2 ص447)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقیر لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے جو آخرت کا آدھا دن ہے۔

تشریحات و فوائد:

مومن کی مفلسی اور غریبی یہ خداوند قدوس کی طرف سے مومن بندوں کا امتحان ہے اگر مسلمان صبر کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس مفلس و غریب مسلمان کو مالداروں سے پانچ سو برس پہلے ہی جنت میں داخل فرما دے گا۔ آخرت کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہو گا اس لیے پانچ سو برس میں آخرت کا آدھا دن ہوا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

60- صالحین کی خدمت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَافُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ہ رواہ ابن ماجۃ

(مشکوٰۃ ج2 ص494)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنمی لوگ ایک قطار میں کھڑے کئے جائیں گے تو ایک جنتی آدمی کا ان لوگوں کے پاس گزر ہوگا تو جہنمیوں میں سے ایک آدمی اس سے کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں کہ آپ کو شربت پلایا تھا اور کوئی جہنمی کہے گا کہ میں وہی ہوں کہ آپ کو وضو کا پانی دیا تھا تو وہ جنتی اس جہنمی کی شفاعت کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تشریحات و فوائد:

صالحین یعنی علمائے ملت و مشائخ کے ساتھ عقیدت و محبت اور ان حضرات کی مخلصانہ خدمت دونوں جہان میں خیر و برکت کا باعث اور قیامت کیلئے بہترین سامانِ آخرت ہے۔ آپ نے حدیث میں پڑھ لیا کہ ایک گھونٹ شربت یا پانی پلانے والے اور وضو کیلئے پانی دینے والے آدمی کو صالحین کی اتنی ہی سی خدمت کی بنا پر ایک نیک بندے کی شفاعت سے جنت مل گئی اور جہنم سے ہمیشہ کیلئے رہائی حاصل ہو گئی۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

شنیدم کہ در روزِ اُمید و بیم بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن خداوند کریم بہت سے گنہگاروں کو نیکوں کی وجہ سے بخشدے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَمَا توفیقی الا باللہ وھو حسبی و نعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین برحمتہ وھوارحم الراحمین

تمت بالخیر

دُعاء

اے خداوندِ جہاں، اے کردگار تیری رحمت کا ہوں میں امیدوار
گو کہ اک بندۂ ناکارہ ہوں بیکس و مجبور ہوں، بے چارہ ہوں
تیری رحمت سے مگر دل شاد ہوں نعمتوں کے باغ کا شمشاد ہوں
تو نے ایسا فضل مجھ پر کر دیا رحمتوں سے میرا دامن بھر دیا
میری قسمت اسطرح پوری ہوئی یہ "بہشتی کنجیاں" پوری ہوئی
کس زبان سے شکر تیرا ہو ادا میں تیرا بندہ ہوں، تو میرا خدا
اے خدا جب تک رہیں لیل و نہار دو جہاں میں ہو یہ میری یادگار
غنچۂ اُمید کھل کر پھول ہو نور کی سرکار میں مقبول ہو
آنکھ روشن، پڑھ کے ہر دل سیر ہو اور میرا خاتمہ بالخیر ہو
ہوں میرے ماں باپ یارب جنتی از طفیل رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ
میرے سب استاد بھی، احباب بھی جنۃ الفردوس پا جائیں سبھی
کر دعائے اعظمی یارب قبول
بہر اصحاب نبی آلِ رسول

Marfat.com

جہنم کے خطرات

مؤلف

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
سبب تالیف	192	زناکاری	208
جہنم کیا ہے ؟	194	لواطت	211
جہنم کہاں ہے؟	"	چوری	214
جہنم کے طبقات	"	شراب	215
جہنم کی خوفناک شکل	195	جوا	219
جہنم کا داروغہ	"	سود (بیاج)	220
عذاب جہنم کی چند صورتیں	"	جادو	223
آگ کا عذاب	"	یتیم کا مال کھانا	224
خونی دریا کا عذاب	197	جہاد سے بھاگ جانا	225
گلپھڑے چیرنے کا عذاب	"	زنا کی تہمت لگانا	226
پتھراؤ کا عذاب	"	ماں باپ کی ایذارسانی	227
منہ نوچنے کا عذاب	"	جھوٹی گواہی	229
سانپ بچھو کا عذاب	"	غیبت	
حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب	"	غیبت کیا ہے؟	232
گرم پانی اور پیپ کا عذاب	199	چغلی	233
جہنم میں لے جانیوالے اعمال	"	امانت میں خیانت	234
شرک	"	کم ناپ تول	236
شرک کیا ہے؟	201	رشوت	238
کون کون سی چیزیں شرک نہیں؟	202	مال حرام	240
کفر	203	نماز چھوڑ دینا	243
کفر کیا ہے؟	204	جمعہ چھوڑنا	246
مسلمان کا قتل	205		

Marfat.com

مضامین	صفحہ
جماعت چھوڑنا	248
جماعت چھوڑنے کے چند عذر	251
نمازی کے آگے سے گزرنا	252
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	253
امام سے پہلے سر اٹھانا	
زکوٰۃ نہ ادا کرنا	254
روزہ چھوڑ دینا	258
حج چھوڑ دینا	250
حقوق العباد نہ ادا کرنا	261
رشتہ داریوں کو کاٹ دینا	262
پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی	263
جانوروں کو ستانا	265
ظلم	267
دشمنان اسلام سے دوستی	268
بہتان	271
وعدہ خلافی	272
اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی	274
بے پردگی	276
پیشاب سے نہ بچنا	278
حیض میں ہم بستری	279
غسل جنابت نہ کرنا	280
خودکشی	281
احتکار (ذخیرہ اندوزی)	283
تصویریں	286
کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور	288

مضامین	صفحہ
گالی گلوچ	290
جھوٹا خواب بیان کرنا	291
داڑھی کٹانا	292
مردانی عورتیں زنانے مرد	293
ممنوع لباس پہننا	294
قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا	298
کالا خضاب	300
سونے چاندی کے برتن	302
ریاکاری	303
تکبر	307
بخیلی	310
حرص و طمع	313
حسد	314
بغض و کینہ	315
مکر و دھوکہ بازی	316
کسی کا مذاق اڑانا	317
مسجد میں دنیا کی بات	319
قرآن مجید بھلا دینا	320
کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا	321
بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا	324
بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	325
کتا پالنا	326
بے ضرورت بھیک مانگنا	328
مریدین کے لئے ضروری ہدایات	331

Marfat.com

سبب تالیف!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر مسلمان کی روحانی خواہش اور قلبی تمنا یہی ہے کہ اس کو آخرت میں جنت ملے' اور وہ جہنم کے عذابوں سے بچ جائے اور دین اسلام کا یہی فیصلہ ہے کہ جنت میں جانے کا خاص ذریعہ اعمال صالحہ اور نیکیاں ہیں۔ اور جہنم سے بچنے کا خاص ذریعہ برے اعمال اور گناہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے دور رہنا ہے لہذا ہر مسلمان کو یہ جان لینا بے حد ضروری ہے کہ کون کون سے اعمال جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے والے ہیں؟

اس لئے ایک مدت دراز سے میں اس ضرورت کو محسوس کرتا رہا کہ دو کتابیں لکھ دوں۔ ایک کتاب میں تو چند اعمال جنت کا تذکرہ تحریر کر دوں۔ اور دوسری کتاب میں اعمال جہنم کا بیان لکھ دوں اور دونوں کتابوں میں ہر عنوان کے تحت چند حدیثیں ذکر کر دوں۔ تاکہ ہر عنوان انوار حدیث کی نورانیت سے منور ہو کر ہدایت کا آفتاب و ماہتاب بن جائے اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلمان مرد و عورت جنت میں لے جانے والے اعمال پر کاربند ہو کر جنت کے حق دار بن جائیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچ کر عذاب نار سے رہائی پا جائیں لیکن افسوس کہ کثرت کار و ہجوم افکار نے مجھے اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ میں اس ضروری

Marfat.com

کام کیلئے قلم اٹھاتا۔ اس لئے اس کار خیر میں برابر تاخیر ہوتی رہی۔
مگر رمضان ۱۴۰۰ھ میں اپنی ضعیفی اور علالت کے باعث چونکہ میں کوئی سفر نہ کر سکا اور تقریباً دو ماہ تک مسلسل مکان ہی پر مقیم رہا اس لئے بحمدہ تعالیٰ اس فرصت میں دونوں کتابوں کا مسودہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب "بہشت کی کنجیاں" کے نام سے جس میں ان پینسٹھ اعمال صالحہ کا ذکر ہے جن پر حدیثوں میں جنت کی بشارت آئی ہے اور دوسری کتاب "جہنم کے خطرات" کے نام سے جس میں ان ستر گناہوں کا بیان ہے جن پر جہنم کا خطرہ ہے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اپنی کوتاہیوں پر معذرت خواہ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان دونوں کتابوں کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری اس حقیر دینی خدمت کو میرے لئے اور میرے والدین کیلئے نیز میرے اساتذہ و تلامذہ واحباب کیلئے ذخیرہ آخرت وذریعہ مغفرت فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلینا معھم اجمعین وھو ارحم الرحمین والحمد للہ رب العالمین

عبد المصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
دار العلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف
۴۔ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہنم کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے کافروں' مشرکوں' منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کیلئے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام جہنم' ہے اور اسی کو اردو میں "دوزخ" بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے؟

ایک قول یہ ہے کہ "دوزخ" ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ (حاشیہ شرح عقائد ص ۸۰ بحوالہ شرح مقاصد)

جہنم کے طبقات

قرآن مجید کی آیت۔

لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم (الحجر' ع ۳) یعنی جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کیلئے مجرموں کا ایک گروہ بانٹا ہوا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) جہنم (۲) لظی (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ' پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی

Marfat.com

کرنے والے بھی سات حصوں میں تقسیم ہیں ان میں سے ہر ایک کیلئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی جلد دوم ص ۲۵۰)

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ سے لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام "مالک" ہے یہ ایک فرشتہ ہے۔ اسی کے زیر اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ان عذابوں کی قسموں اور ان کی کیفیتوں کو خداوند علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانیوالی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں۔ جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا۔ جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو آگ میں جلایا جائے گا یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔

Marfat.com

جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہو گئی۔ پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی۔ پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے' اس پہاڑ کا نام صعود ہے۔ دوزخیوں کو اس کے اوپر چڑھایا جائے گا۔ تو ستر برس میں وہ اس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستر برس میں نیچے پہنچیں گے۔ اسی طرح ہمیشہ ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے اس میں زناکار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اوپر آ جائیں گے پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور

Marfat.com

کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔ (بخاری ج اول ص ۱۵۸)

خونی دریا کا عذاب

197

کچھ دوزخیوں کو خون کو دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ ایک پتھر کی چٹان سے ان کے منہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے بار بار یہی عذاب ان کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سود خوروں کا گروہ ہو گا۔ (بخاری جلد اول ص ۱۸۵)

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

کچھ لوگوں کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ ان کو الٹا لٹا کر ایک سنسی ان کے منہ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اس قدر پھاڑ دے گا کہ اس کا شگاف اس کے سر کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے گا۔ پھر اسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا۔ جب تک پہلا گلپھڑا درست ہو جائے گا پھر اس کو پھاڑ دے گا۔ اسی طرح گلپھڑے درست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتہ ان کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا۔ یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہو گا۔ (بخاری جلد اول ص ۱۸۵)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ ان کو لٹا کر ان کے سروں پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ ان کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اس پتھر کو اٹھا کر لائے گا اس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہو گا پھر وہ پتھر مارے گا تو سر کچل جائے گا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جائے گا پھر فرشتہ پتھر کو اٹھا کر

Marfat.com

لائے گا اور پتھر پتھر مار کر سر کچل دے گا اسی طرح لگا تار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

منہ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو آپ نے پوچھا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ جلد 2 ص 429 بحوالہ ابوداؤد)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث میں ہے کہ بختی اونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک ان کے زہر کا درد نہیں جائے گا۔ اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے۔ کہ ایک مرتبہ ان کے ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے۔ (قرآن مجید)

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا جو ان کے حلق میں پھنس جائے گا اور ان کا دم گھٹنے لگے گا تو وہ پانی مانگیں گے اس وقت اس

Marfat.com

کے سامنے اتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا جس کی گرمی کا یہ عالم ہو گا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر پڑے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا تو پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے پیروں پر گرا دے گا۔ (مشکوۃ جلد ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ ترمذی)

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم و تھوہڑ کا درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا اور حدیث میں ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کر دے گا۔

(مشکوۃ جلد ۲ ص ۵۰۲ بحوالہ ترمذی)

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہو گا پینا پڑے گا۔ جو منہ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرا دے گا اور یہی گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے قدموں پر گرا دے گا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

اس طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پنچھا بھی پلایا جائے گا۔ جس کو "غساق" کہتے ہیں۔ اس کی بدبو کا یہ حال ہو گا کہ ایک ڈول "غساق" دنیا میں گرا دیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے گی۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے۔ نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اسی

Marfat.com

طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے۔ نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال عذابوں کی بھرمار ہو گی کہ دنیا میں اس کی مثال تو کہاں کوئی ان کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ اوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ صرف سمجھانے کیلئے چند مثالیں لکھ دی ہیں۔ ورنہ جو کچھ لکھا گیا وہ جہنم کے عذابوں کا ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ بس اس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ اب ہم ان چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن و حدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں۔ ان اعمال کو غور سے پڑھئے اور ان کاموں سے بچتے رہیے۔ تاکہ جہنم کے عذاب سے نجات مل جائے۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال

(۱) ------------ شرک

شرک اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اس کے بارے میں خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ج ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما (النساء رکوع ۷)

بے شک اللہ اسکو نہیں بخشے گا کہ اس کیساتھ شرک کیا جائے اور جو گناہ اس سے کم ہیں انکو جس کیلئے چاہے گا بخشے دے گا اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً (النساء رکوع ۱۶) اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا۔ باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کیلئے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔ مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

لئن اشرکت لیحبطن عملك اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا علم برباد ہو جائیگا

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کیلئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کسے کہتے ہیں۔ اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "شرح عقائد" میں تحریر فرمایا کہ۔

Marfat.com

الا شراك هو اثبات الشريك فى الا لوهية بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس او بمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة الاصنام.

(شرح عقائد ص ۶۱)

شرک کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لیا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمتہ نے اس عبارت میں فیصلہ کر دیا کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کون چیزیں شرک نہیں ہیں

انبیاء اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یا رسول اللہ یا غوث کہنا (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا (۴) فاتحہ پڑھنا۔ (۵) بزرگوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا۔ (۶) بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا۔ (۷) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا۔ (۸) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں سنی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہر گز ہر گز شرک نہیں، کیوں کہ کوئی مسلمان بھی انبیاء اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے۔ بلکہ تمام مسلمان اور ان بزرگوں کو اللہ کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہو جائے لہٰذا سنیوں کے یہ اعمال ہر گز ہر گز شرک نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل

Marfat.com

لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہو گا۔ اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کیلئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہو گا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہو گا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیے۔

خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو قبروں کو سجدہ کرنے سے روکیں اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کر دیں۔ ورنہ وہ بھی ان جاہل زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے اور قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر عذاب نار کے حقدار ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ اجڈ اور گنوار قبروں پر سر ٹیک ٹیک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور سجادہ نشین و مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے۔ اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

(۲) ـــــــ کفر

شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید

Marfat.com

کی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کیلئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

وللکفرین عذاب الیم ۳ ۔ اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ۔

ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئك حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ واولئك اصحاب النارج ھم فیھا خلدون (البقرہ رکوع ۲۶) اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو اس کا سارا عمل دنیا و آخرت میں اکارت کر دیا جائے گا اور وہ لوگ دوزخی ہیں۔ ان کو ہمیشہ اسی دوزخ میں رہنا ہے۔

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئك اصحاب النار ھم فیھا خلدون (البقرہ رکوع ۸) ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کا گناہ اس کو گھیرے (یعنی وہ کافر ہو جائے)۔ تو وہ دوزخ والوں میں سے ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائیگا۔

کفر کیا ہے؟

دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا۔ یا اس سے ناراض ہونا یا اس کو حقیر سمجھنا یا اس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے۔ مثلاً خدا کی ذات و صفات اور توحید کا انکار کرنا یا خدا کے رسولوں اور نبیوں میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی و رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا۔ اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا

Marfat.com

شعار کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا۔ مثلاً جنیو پہننا۔ یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض ہر وہ عقیدہ و عمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو۔

اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا۔ اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (نعوذ باللہ منہ)

مسائل و فوائد

جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں "مرتد" کہتے ہیں اور دنیا میں مرتد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور ان تین دنوں میں علماء کرام اس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گیا تو خیر۔ ورنہ تیسرے دن بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا!

(۳) --- مسلمان کا قتل

مسلمان کا خون ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ (خزائن العرفان ص ۱۳۶)

قرآن مجید میں ہے کہ

ومن یقتل مومنا متعمداً فجزآؤہ جہنم خالداً فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیما (النساء رکوع ۱۳)

اور جو کوئی جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کیلئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

Marfat.com

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصکم بہ لعلکم تعقلون (الانعام رکوع ۱۹)

اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (النساء رکوع ۴)

اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم (الانعام رکوع ۱۸)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے۔

اور ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت (التکویر)

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر ماری گئی ہے۔

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱-حدیث:- حضرت ابو سعید و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ جلد دوم ص ۳۰۰ بحوالہ ترمذی)

۲-حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے

Marfat.com

اور یہ کہتے ہوئے خدا (عزوجل) کے حضور حاضر ہو گا کہ اے میرے پروردگار (عزوجل)! اس نے مجھ کو قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر خدا (عزوجل) کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ترمذی)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخشے گا

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد کرے اگرچہ ایک لفظ بول کر ہی مدد کرے۔ تو وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اللہ (عزوجل) کے دربار میں حاضر ہو گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہو گا کہ یہ اللہ (عزوجل) کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۲ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو۔ یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو۔ تو یہ کفر ہو گا اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلتا رہے گا۔ اور اگر صرف دنیاوی عداوت کی بنا پر مسلمان کو قتل کر دے۔ اور اس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی یہ سزا ہے کہ وہ مدت دراز تک جہنم میں رہے گا۔

Marfat.com

دنیا میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں۔ اور اگر چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطور خون بہا کے لے لیں۔ اور اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) زناکاری

یہ وہ جرم عظیم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعل قبیح اور جرم و گناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ' اور دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

ولا تقربوا الذنیٰ انه کان فاحشة وساء سبیلاً (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور تم لوگ زنا کے قریب مت جاؤ' یقیناً یہ بے حیائی اور خدا کی ناراضگی ہے اور یہ بہت ہی بری راہ ہے۔

اللہ اکبر:- زنا کرنا تو بہت ہی بری اور بڑی بات ہے۔ ارشاد ربانی (عزوجل) ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زناکاری کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فر وجھم ذلك ازکی لھم ان اللہ خبیرم بما یصنعون وقل للمومنت یغضضن من ابصار ھن ویحفظن

"(اے رسول) مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں

Marfat.com

فروجھن کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (النور رکوع ۴)

زناکاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے۔ اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم) مطلب یہ ہے کہ زناکاری کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

۲- حدیث:- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔(۱) شرک نہ کرو(۲) چوری نہ کرو(۳) زناکاری نہ کرو(۴) اور اس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ (۵) کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کیلئے پیش نہ کرو۔ (۶) جادو مت کرو(۷) سود مت کھاؤ (۸) کسی پاکدامن عورت کو زنا کی تہمت نہ لگاؤ(۹) جہاد کفار کے وقت میدان جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو (۱۰) اور خاص یہودیوں کے لئے یہ کہ سنیچر کے دن کا احترام کریں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا یہ ہے کہ

Marfat.com

تم اللہ کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اللہ (عزوجل) ہی نے تم کو پیدا کیا ہے تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا اس پر اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن شریف میں نازل فرما دی کہ۔

والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔

مسائل و فوائد

زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور دنیا میں زنا کار کی یہ سزا ہے کہ زنا کار مرد و عورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہ اسلام ان کو مجمع عام میں ایک سو درے لگوائے گا اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرادے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر ان کو جان سے مار ڈالے گا۔

اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ کثر فیھم الموت یعنی زنا کار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اخذوا بالسنۃ یعنی زنا کار قوم

Marfat.com

قحط میں مبتلا کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعل بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے معاشرہ کو اس ہلاکت خیز بدکاری کی نحوست سے بچائیں خداوند کریم (عزوجل) اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اس بلاء عظیم سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۵) لواطت

یہ گندہ اور گھناؤنا کام زناکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو جنھوں نے سب سے پہلے یہ فعل بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار ان لوگوں کو بدترین مجرم "ظالمین" کہیں "فاسقین" فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعل بد کی مذمت کا بیان فرمایا۔ اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں جا بجا اس کا بھی ذکر فرمایا کہ قوم لوط پر ان کی بد اعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر ان کی بستیوں کو الٹ پلٹ کر دیا۔ اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا۔

ولوطاً اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ماسبقكم بها من احد من العالمين انكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون (الاعراف رکوع ۹)	اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر۔ بلکہ تم حد سے گزر گئے ہو۔

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وامطر نا علیھم مطراً فانظر کیف کان عاقبة المجرمین (الاعراف رکوع ۱۰)

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) ایک مینہ برسا دیا تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

ولوطا اتیناہ حکما وعلمًا ونجینہ من القریة التی کانت تعمل الخبئث انھم کانوا قوم سوء فاسقین (الانبیاء ع ۵)

اور حضرت لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکومت اور علم دیا۔ اور انہیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی۔ بیشک وہ لوگ بری قوم اور فاسق لوگ تھے۔

۱- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے۔ وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۲)

۲- حدیث:- حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے۔ تم لوگ عورتوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۶ بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

۴- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۶)

۵- حدیث:- حضرت عمرو بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی ج ا ص ۱۷۶) 213

۶- حدیث:- حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو "لوطیہ" کہلائیں گے اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے۔ تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو ان لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کریں گے۔ تو ان سبھوں پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے مگر جو لوگ توبہ کر لیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۱۸۸ بحوالہ دیلمی

۷- حدیث:- حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے مرے گا اس کی قبر اس کو قوم لوط میں پہنچا دیگی اور اس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہو گا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۱۸۸)

مسائل و فوائد

دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک و حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کر کے مار ڈالا جائے۔

(ترمذی ج ا ص ۱۷۶)

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے

Marfat.com

اسے اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں۔ یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے۔ یا چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہ اسلام اسے قتل کر ڈالے الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے۔ اسی لئے اس میں شرعی حد مقرر نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی نہ حاصل ہو گی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ یہی مذہب جمہور ہے۔ (در مختار ' بحر وغیرہما و بہار شریعت ج ۹ ص ۹۲)

(۶) چوری

چوری بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں اس حرام کام کی بکثرت مذمت و ممانعت آئی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ دنیا میں خداوند قدوس نے چور کی یہ سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا۔

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکالاً من اللہ واللہ عزیز حکیم (المائدہ ع ۶) اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔ ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ولا تسرقوا یعنی چوری مت کرو۔

دوسری حدیث میں ہے کہ

Marfat.com

لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن — یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اس گناہ کی نحوست سے اس کا نور ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔

مسائل و فوائد

چور نے اگر دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے۔ تو اس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا۔ تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دلا دیا جائے گا۔ اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۱۶۵ بحوالہ تفسیر احمدی)

واضح رہے کہ ڈاکہ ڈالنا' لوٹ مار کرنا' کسی کی زمین یا مال و جائیداد کو غصب کر لینا کسی سے عاریت کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا۔ کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا۔ کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں۔ اور یہ سب قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذاب نار کا باعث ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) شراب

شراب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام الخبائث یعنی تمام

Marfat.com

گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اس کی حرمت و مخالفت کا ذکر آیا ہے قرآن مجید میں ہے۔

یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون	اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔
انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضآء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون	شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم اس سے باز آئے (المائدہ ع ۱۲)

شراب کی برائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱- حدیث:- حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا تو انہوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا ہی کیلئے شراب بناتا ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر

Marfat.com

چالیس دن تک اس کی نماز مقبول نہیں ہو گی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز مقبول نہیں ہو گی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ)

۴- حدیث:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی۔ تو جب سورہ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہو گئی) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ شراب ایک یتیم کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بہا دو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۵ حدیث:- حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں۔ اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں۔ تاکہ ہم اس کو پی کر اپنے کاموں کی طاقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے لوگ اس کو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں

Marfat.com

تو تم ان لوگوں سے جہاد کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

۸- حدیث:- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) دائمی طور پر شراب پینے والا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ احمد)

۹- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربار خداوندی میں (قیامت کے دن) اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بت پرست

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ احمد وابن ماجہ)

۱۰- حدیث:- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اس ستون کی عبادت کر لوں (یعنی یہ دونوں حرام اور گناہ کے کام ہیں۔ ان دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہیے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ نسائی)

۱۱- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (۱) شراب نچوڑنے والے (۲) شراب نچوڑوانے والے پر (۳) شراب پینے والے پر (۴) شراب اٹھانے والے پر۔ (۵) اس پر جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی گئی۔ (۶) شراب پلانے والے پر (۷) شراب بیچنے والے پر (۸) شراب کی قیمت کھانے والے پر (۹) شراب خریدنے والے پر (۱۰) اس پر جس کیلئے شراب خریدی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ)

Marfat.com

مسائل و فوائد

شراب اور تاڑی کا پینا اور اس کی تجارت اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا سب حرام ہے۔ اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں۔ اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اور ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنویں کا کل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں تاڑی شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کو اسی (۸۰) کوڑے مارے جائیں گے اور آخرت میں ان لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

(۸) جوا

جوا کھیلنا اور جوئے کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی حرام' اور اس کا استعمال گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں انما الخمر والمیسر فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو حرام فرما دیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواء کھیلنے کی حرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نبرد (جوا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ ص ۲۷۵)

۲۔ حدیث:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نردشیر (جوا کھیلنے کا سامان) سے جوا کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ (ابن ماجہ ۲۵۸)

Marfat.com

مسائل و فوائد

جوا کھلینا حرام و گناہ ہے اور اس سے حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا' بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا۔ اس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہی ہے اور اس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوئے کے ذریعے کمائی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہی ہے ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔

(۹) سود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود (بیاج) کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

واحل اللہ البیع وحرم الربٰو فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ماسلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقت واللہ لا یحب کل کفار اثیم (البقرۃ ع ۳۸)

(ترجمہ) اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کریگا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہینگے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

Marfat.com

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربو ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرہ ع ۳۷)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر تم مسلمان ہو پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ۔

الذین یاکلون الربو لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس (البقرہ ع ۳۷)

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے وہ، کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر بد حواس بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں سود کی حرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "واکل الربو" یعنی سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود لکھنے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ص ۲۴۴ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ

Marfat.com

ہے۔ (مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۶۴ بحوالہ دار قطنی وغیرہ)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سیر کرائی گئی کہ انکے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے۔ جن میں سانپ بھرے تھے۔ جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

۵- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خوار نہ ہو۔ اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اسے پہنچے گا۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

۶- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بیشک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام مال کی کمی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

مسائل و فوائد

سود کی حرمت قطعی و یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان ص ۶۹)

Marfat.com

(۱۰) جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

ولکن الشیطین کفر وایعلمون الناس السحر (البقرہ ع ۱۱) ترجمہ (اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

۱- حدیث:- حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ولا تسحروا" یعنی جادو نہ کرو۔ (مشکوۃ جلد اول ص ۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲- حدیث:- حضرت ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جادو گر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو کچل کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (کنزالعمال ج ۲ ص ۲۲۶)

مسائل و فوائد

اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اس کی یہ سزا ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "حد الساحر ضربة بالسیف" یعنی جادو گر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی ج ا ص ۱۷۶)

اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و امان میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

Marfat.com

(۱۱) یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

ان الذین یاکلون واموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا (النساء ع ۱)

وہ لوگ جو یتیم کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

اور دوسری روایت میں ارشاد فرمایا کہ۔

واتو الیتمی اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا (النساء ۱۴)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو۔ اور ستھرے کے بدلے گندہ نہ لو۔ اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ۔ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱- حدیث:- حدیث شریف میں حضور علیہ السلام نے ان بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے ہیں بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ واعل مال الیتیم یعنی یتیم کا مال کھا ڈالنا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں

Marfat.com

میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۴۲۳ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

یتیم کے مال کو ناحق کھانا یا اس کے کسی مال یا سامان یا اس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لے لینا۔ یا اس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا اور تکلیف دینا' یا برا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

(۱۲) جہاد سے بھاگ جانا

کفار سے جہاد کے وقت میدان جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

یایها الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوهم الادبار ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من الله وما وله جهنم وبئس المصیر (الانفال رکوع ۲)	اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جہاد کے دن جو پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "والتولی یوم الزحف"

Marfat.com

یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ وتولو اللفراز یوم الزحف یعنی کفار سے جہاد کے دن بھاگنے کیلئے پیٹھ نہ پھیرو۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

اگر کفار تعداد میں مسلمانوں کے دوگنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو بھاگنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اس وقت اگر مسلمان بھاگیں گے تو گنہگار نہ ہوں گے۔

(۱۴) زنا کی تہمت لگانا

کسی پاکدامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے جس پر عذاب جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المومنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولھم عذاب عظیم (النور ع ۱)

(ترجمہ) بیشک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پارسا انجان ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وقذف المحصنات المومنات الغافلات یعنی پاک دامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔ اور دوسری حدیث میں حضور انور ﷺ نے یوں فرمایا کہ ولا تقذفوا محصنۃ یعنی کسی پاک دامن مسلمان عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

Marfat.com

مسائل و فوائد

اگر کسی نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہیں پیش کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضی اسلام اسی (۸۰) درے لگوائے گا۔ اور اس کو مردود شہادۃ قرار دے دے گا۔ یہ دنیاوی سزا ہے اور آخرت میں اس کو جہنم کے عذاب عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۴) ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام' سخت حرام' اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو کر انکے ساتھ بہترین سلوک کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندك الكبر احد هما او كلهما فلا تقل لهما اف و لا تنهر هما وقل لهما قولاً كريما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربيني صغيراً
(بنی اسرائیل ع ۲)

(ترجمہ) اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو نرم دلی کے ساتھ بچھانا اور یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

ا۔ حدیث:۔ اور حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وعقوق الوالدین یعنی

Marfat.com

ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی بھی گناہ کبیرہ ہے۔

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے' اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے اس الفاظ کو سن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! کس کی ناک مٹی میں مل جائے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس کے پاس اس کے والدین کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے نے پالیا پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے (یعنی وہ ذلیل و خوار اور نامراد ہو جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۸ بحوالہ مسلم)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۹ بحوالہ ترمذی)

۴- حدیث:- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی ہی میں جلدی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

۵- حدیث:- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوتا ہے اس کیلئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرماں

Marfat.com

بردار ہو تو اس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اس کیلئے کھلتا ہے۔ یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم ہی کیا ہو؟ تو حضور علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا) مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

مسائل و فوائد

والدین کی نافرمانی و ایذا رسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں اور آخرت میں تو عذاب جہنم کی سزا ان بد نصیبوں کیلئے مقرر ہی ہے۔

(۱۵) جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانا والا عمل بد ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما (فرقان رکوع ۶) اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغو بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں

Marfat.com

ا- حدیث:- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ وشھادۃ الذور یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے!

۲- حدیث:- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ ہم لوگوں کو ضرور بتا دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ ا- خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ ۲- اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حضور ﷺ مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے۔ تو ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا "الا وقول الذور" یعنی خبر دار۔ ۳- اور جھوٹی بات۔ پھر اسی لفظ کو اتنی دیر تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش! حضور (ﷺ) اس کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۶۲)

۳- حدیث:- حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ تو حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ "نہیں" (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۲ بحوالہ بیہقی)

۴- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ سچ نیکو کاری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی

Marfat.com

ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "صدیق" لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچتے رہو؟ کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "کذاب" لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵- حدیث:- حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کیلئے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کیلئے خرابی ہے اس کیلئے خرابی ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۶- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

۷- حدیث:- حضرت سفیان ابن اسد حضرمی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھ کو سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ؛ اور جہنم میں گرا دینے والا جرم عظیم ہے۔ کیوں کہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف

Marfat.com

جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلا قصور کوئی مسلمان سزا پا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے بڑے گناہ کے کام ہیں۔ لہٰذا بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (الحجرات رکوع ۲)

اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی مذمت اور ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور غیبت کرنے والے کو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ معاف کردے جس کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵ بحوالہ بیہقی)

۲- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ اور یہ دونوں روزہ دار تھے۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری فرما چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں پھر سے وضو کر کے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ اور روزہ پورا کرو۔ لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں؟ اور روزہ کی قضا کریں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵)

غیبت کیا ہے

کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اس کو برا کہنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) سے فرمایا کہ۔

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اپنے (دینی) بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے۔ (یہی غیبت ہے) صحابہ نے عرض کیا کہ یہ بتائیے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی۔ وہ باتیں موجود ہوں (تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہو گی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ

Marfat.com

گے۔ (جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے) (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان جلد ۲ ص ۴۱۲)

مسائل و فوائد

غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے اور باوجود یہ کہ انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ عوام تو عوام بڑے بڑے علماء کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے علماء و مشائخ کی شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہو گی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ ہے کہ لوگ اس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بلا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔ مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہٰذا جب کبھی بھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہیے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اس سے ملاقات ہو تو معاف کرا لینا چاہیے اور قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے کہ اسی میں مومن کی دینی و دنیاوی فلاح ہے۔ اور یہی نجات کا راستہ ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۷) چغلی

چغلی سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذاب جہنم ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں میں خلاف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے چغل خور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

Marfat.com

ا-حدیث:- حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لا یدخل الجنتہ قتات یعنی چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲-حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار رہا ہو۔ ان میں سے ایک کو تو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کیے۔ پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۰۴)

چغلی کسے کہتے ہیں؟

حدیث میں لفظ "نمیمہ" آیا ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں "چغلی" ہے حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمتہ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ "کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے لے جانا "یہی" چغلی ہے۔

مسائل و فوائد

چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے۔ اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔

Marfat.com

چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہو گا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا اس بری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل و خون ریزی کی نوبت آ جاتی ہے اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے خداوند کریم ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۱۸) امانت میں خیانت

امانت میں خیانت یہ بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

یایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اما نا تکم وانتم تعلمون (انفال رکوع ۳)	اے ایمان والو اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت مت کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت مت کرو

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

ان اللہ یامرکم ان تودوا الامنت الیٰ اھلھا (النساء رکوع ۸)	بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم فرماتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کی طرف ادا کر دو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ:۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہو گا اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی یہاں تک کہ

Marfat.com

اس سے توبہ کر لے (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

واضح رہے کہ جس طرح روپیوں' پیسوں اور مال و سامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اسی طرح باتوں' کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے۔ مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ سے یہ کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہیے گا اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہو گئی۔ اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کر دیا مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا یا کم کیا۔ تو آپ نے امانت میں خیانت کی اسی طرح ایک حاکم کے عہدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رعایا کی نگرانی رکھے اور ان کی خبر گیری کرتا رہے۔ اور عدل و انصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہو گی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں۔ اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہو گئی۔ غرض مزدور' کاریگر ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی کے پورے کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو وہ امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی' اور جہنم سے نجات پانے کیلئے

Marfat.com

انتہائی ضروری ہے۔

(۱۹) کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

واوفوا الکیل اذاکلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذالك خیر واحسن تاویلا (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور ناپو تو پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا کہ

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اوو زنوھم یخسرون الایظن اولئك انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین (المطففین)

کم تولنے والوں کیلئے خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب انہیں ناپ تول کر دیں تو کم کریں۔ کیا ان لوگوں کو خیال نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ۔

واوفواالکیل ولا تکونوا من المخسرین وزنوا بالقسطاس المستقیم ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (الشعراء رکوع ۱۰)

اور ناپ کو پورا کرو۔ اور گھٹانے والوں میں سے مت ہو جاؤ اور درست ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے نہ پھرو۔

Marfat.com

اسی طرح حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت و مذمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بیشک تم لوگ ایسے کام پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ امتیں ہلاک ہو گئیں۔ (ترمذی جلد اول ص ۱۴۶)

مطلب یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو کیوں کہ تم سے پہلے کچھ امتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی۔ تو ان پر خدا کا عذاب آگیا اور ان کو عذاب الٰہی نے ہلاک کر ڈالا۔ لہٰذا تم لوگ ناپ تول کرنے میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا۔ ورنہ تمہارے لئے بھی عذاب الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

۲- حدیث:- حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا۔ فرمایا کہ "زن وارجح" یعنی وزن کرو اور کچھ بڑھا کر تولو۔ کم نہ تولو۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۵۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکا بازی ہے۔ جو حرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ جہنم کے خطرات سے محفوظ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

(۲۰) رشوت

رشوت لینا دینا' اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے قرآن میں رشوت کو "سحت" یعنی مال حرام کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے' اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی (کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۲)

۲- حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں ایک رشوت۔ دوسرے زانیہ کی کمائی۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۲)

الحاصل رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دینے کے بغیر وہ حق نہ مل سکتا ہو۔ تو ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۱) مال حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کیلئے فرائض خداوندی یعنی نماز و روزہ اور حج و زکوۃ کے بعد رزق حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مال حلال ہی استعمال کرے۔ اور مال حرام

Marfat.com

سے بچتا رہے چنانچہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

یایھا الذین امنو کلو من طیبت مارزقنکم واشکرا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون (البقرہ ع ۲۱) اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہلال کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔ اور اس کی اہمیت کو سمجھئے۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے۔ وہ حرام ہے یا حلال۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۷۶)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا۔ اگر اس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہو گا اور اگر خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہو گی۔ اور اگر اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اس کیلئے جہنم کا توشہ بنے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ امام احمد)

۳- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں نہیں داخل ہو گا جو حرام غذا سے بنا ہو گا۔ اور ہر وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو۔ جہنم اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ احمد وغیرہ)

۴- حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام تھا۔ وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا۔ اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن

Marfat.com

وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھا لیا۔ پھر اس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی؟ جو آپ نے کھا لی ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام سے دریافت کیا کہ تمہیں بتاؤ وہ کیا چیز تھی؟ تو غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی' حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس کو دھوکہ دے دیا تھا اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اسی کہانت کے معاوضہ میں اس نے مجھے وہ چیز دی تھی۔ جو آپ نے کھا لی ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔ (مشکوٰۃ جلد ا ص ۲۴۲ بحوالہ بخاری)

۵- حدیث:- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں نہیں داخل ہو گا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۲ بحوالہ بیہقی)

۶- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور ﷺ سے نہ سنا ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ احمد وغیرہ)

۷- حدیث:- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سودا بیچنے میں بکثرت قسم

Marfat.com

کھانے سے بچتے رہو۔ کیوں کہ قسم کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت برباد ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

۸- حدیث:- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شدت غضب سے) اللہ تعالیٰ تین بندوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دے گا۔ (۱) ٹخنوں سے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا (۲) احسان جتانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد

حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب عظیم ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

(۲۲) نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جہنم میں لے گیا؟ تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ۔

Marfat.com

لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين وكنا نكذب بيوم الدين حتى اتانا اليقين (المدثر رکوع ۲)

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ سوچ اور بکواس کرنے والوں کے ساتھ سوچ اور بکواس کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا گیا۔

فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون

ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نمازوں کو بھول بیٹھے ہیں۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شدید معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

۱- حدیث:- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کافر کا کام کیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا یہ نماز اس کیلئے نور اور برہان اور نجات ہو گی اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا۔ نہ اس کیلئے نور ہو گا نہ برہان ہو گی۔ نہ نجات ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف (کافروں) کے

Marfat.com

ساتھ ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۵۹ بحوالہ احمد و دارمی و بیہقی)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوا نماز کے (کہ صحابہ کرام) نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۵۹ بحوالہ ترمذی)

۴- حدیث:- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا۔ اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا کیوں کہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کیلئے امان ختم ہو جائے گی اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۵۹ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

(۱) مذکورہ بالا حدیثوں میں سے حدیث ۲ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے۔ اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب بھی دیا جائے گا۔

(۲) بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت

Marfat.com

فاروق اعظم و عبدالرحمان بن عوف و عبداللہ بن مسعود' و عبداللہ بن عباس' و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل' و ابوہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض فقہ کے اماموں مثلاً امام احمد بن حنبل' و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام نماز ترک کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰)

(۴) نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔ اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضی اسلام اس کو قید کر دے گا۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرادے (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰ بحوالہ در مختار)

(۲۴) جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض نماز کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ۔

یاایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع (سورۃ الجمعہ رکوع ۲)	اے ایمان والو' جب جمعہ کے دن اذان پکار دی جائے تو تم لوگ اللہ کے ذکر نماز جمعہ کی طرف چل پڑو اور بیوپار کو چھوڑ دو۔

Marfat.com

حدیثوں میں بھی اس کی بہت تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعید شدید آئی ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عمر و ابوہریرہ رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ضرور ایسی مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً "غافلین" میں سے ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث:- حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔
(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۲۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں (۱) غلام (۲) عورت (۳) بچہ (۴) بیمار۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۲۱ بحوالہ ابوداؤد)۔

۴- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھے دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائیگی۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۲۱ بحوالہ امام شافعی)

۵- حدیث:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایک آدمی کو

Marfat.com

جمعہ پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر میں ان لوگوں کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۶- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۵۱۸)

(۲۴) جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گنہگار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے۔ جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کیلئے اذان کہی جائے پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے۔ پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔ (بخاری جلد اول ص ۸۹)

۲- حدیث:- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے

Marfat.com

کہا کہ "نہیں" پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ نہیں تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشا) منافقین پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے۔ تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے۔ تو تم لوگ جھپٹ کر جلدی سے اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ایک آدمی کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے۔ اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے بچھڑنے والا یا تو منافق ہوتا تھا یا مریض، اور بیشک مریض کا یہ حال ہوتا تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کی سنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز با

Marfat.com

جماعت ہدایت کی سنتوں میں سے ہے۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لوگے جس طرح سے جماعت سے بچھڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے۔ تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا۔ تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی بچھڑتا تھا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اس کا نفاق سب کو معلوم تھا اور بعض لوگ تو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶ بحوالہ مسلم)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا۔ اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے بچھڑنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۹۷)

۵- حدیث:- امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو اذان نے مسجد میں پا لیا پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

۶- حدیث:- حضرت ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

Marfat.com

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا اور آپ صبح ہی کو بازار گئے اور حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا۔ تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا ہے پھر اس کی آنکھیں اس پر غالب ہو گئیں اور وہ سو گیا تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں۔ یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑ دے تو گنہگار نہ ہوگا۔ (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہوا ہو۔ (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ (۶) اندھا اگرچہ اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاح کی شدید حاجت ہے۔ (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔ (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ وہ اکیلا گھبرائے گا یہ سب ترک

Marfat.com

جماعت کیلئے عذر ہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوئم ص ۱۳۱ بحوالہ در مختار)

(۲۵) نمازی کے آگے سے گزرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے؟ تو اس کیلئے چالیس تک کھڑا رہنا اس بات سے بہتر ہوتا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ اس حدیث کے راوی ابو النضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینہ یا چالیس برس فرمایا۔ (مشکوٰۃ جلد اول ص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ نہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کو دفع کرے۔ پھر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیوں کہ وہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

نمازی کو چاہیے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیے کہ سترہ کے باہر سے گزرے۔ اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سترہ کے نماز پڑھ رہا ہو۔ اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے اس کو منع کرے۔ اور منع کرنے سے

Marfat.com

بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے مگر شیطان کا کام کر رہا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کر رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۶) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

ا۔ حدیث:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لوگ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی۔ یہاں تک فرمایا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں۔ ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی اور وہ اندھے ہو جائیں گے۔ (بخاری ج ا ص ۱۰۳ باب البصر الی السماء)

مسائل و فوائد

نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہیے اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر اور بیٹھنے میں نظر اپنے سینے پر اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہیے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۷) امام سے پہلے سر اٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس پر

Marfat.com

سخت ممانعت اور وعید شدید آئی ہے۔

ا- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھالیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنادے۔

(بخاری ج ا ص ۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

(۲۸) زکوٰۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں زکوٰۃ چھوڑنے والے کیلئے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم و ظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون (التوبۃ ع ۵)

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو سونا، چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.com

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خدا (عزوجل) نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہیں) اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا "میں ہوں تیرا مال" میں ہوں تیرا خزانہ۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۳- حدیث:- حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانو کی کری سے باہر نکل جائے گا اور پھر ان کے شانو کی کری پر رکھا جائے گا تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۹)

Marfat.com

مسائل و فوائد

الحاصل ہر وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کیلئے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور وہ جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

(۲۹) روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے بلا عذر شرعی اس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور روزہ رکھ کر اگر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگاتار روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم (البقرہ ع ۲۳)
اے ایمان والو! تم لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (البقرہ ع ۲۳)
(ترجمہ) اور تم میں جو کوئی یہ مہینہ (رمضان) پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل و فوائد

روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام

Marfat.com

ہے۔ عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ بلا عذر شرعی روزہ چھوڑ دینا گناہ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

ا۔ حدیث:۔ حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور علیہ السلام پہلے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" دوسرے پر چڑھے کہا "آمین" تیسرے درجے پر چڑھے کہا آمین جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے کیا بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا "آمین" جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے۔ اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا "آمین" (بہار شریعت حصہ ۵ ص ۹۶)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر کے مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کو ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکایا گیا تھا اور ان لوگوں کے

Marfat.com

گلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے گلپھڑوں سے خون بہہ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۸ بحوالہ ابن خزیمہ وابن حبان)

(۳۰) حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے حج پر قادر ہوتے ہوئے حج کو چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین	اور اللہ کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔
(آل عمران ع ۱۰)	

دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔

واتموا الحج والعمرہ للہ (البقرہ ع ۲۴) حج و عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سواری اور راستے توشہ کا مالک ہو گیا کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ ہی کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔ (مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۲۲ بحوالہ ترمذی و کنزالعمال جلد ۵ ص ۱۱)

Marfat.com

مسائل و فوائد

حج اسلام کا پانچواں رکن اور بہت اہم فریضہ ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً حج کر لینا لازم ہے جس قدر دیر کرے گا ہر لحہ گنہگار ہوتا رہے گا۔

(۳۱) حقوق العباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقوق کا ادا کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حقوق واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کر دے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف کرالے کیوں کہ جب تک بندے نہ معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔ فاتوا کل ذی حق حقہ (بخاری ج ۱ ص ۲۶۴) یعنی ہر حق والے کا حق ادا کرو!

آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال و سامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں یہ سب حقوق العباد ہیں۔ جو ان حقوق کو ادا نہ کرے گا یا نہ معاف کرائے گا۔ آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا۔

اسی طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ، بھائیوں بہنوں، بیوی بچوں رشتہ داروں، پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو نہ ادا کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذاب جہنم میں گرفتار ہو گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

نوٹ:- حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب "جنتی زیور" میں پڑھیے جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کیلئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

(۳۲) رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی و سسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ محبت کے ساتھ اچھا سلوک اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو۔ یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں، بہنوں چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں، بھانجوں، نواسوں وغیرہ سے اس طرح کا بگاڑ کر لو کے یہ کہہ دو کہ تم میری بہن نہیں۔ اور میں تمہارا بھائی نہیں اور یہ کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کر لو۔ ایسا کرنے کو "قطع رحم" اور "رشتہ کاٹنا" کہتے ہیں۔ یہ شریعت میں حرام اور بڑے سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدو
ا فی الارض وتقطعوا ارحامکم
اولئك الذین لعنھم اللہ فاصمھم
واعمیٰ ابصارھم
(سورہ محمد رکوع ۳)

تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹ دو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

Marfat.com

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱- حدیث:- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے۔ (مشکوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ بحوالہ بیہقی)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) احسان کر کے احسان جتانے والا (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۳- حدیث:- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں' میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے۔ تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ابوداؤد)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی' اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

(۳۲) پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں' ساتھیوں' اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔' چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی و ایذا رسانی کرنا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے چنانچہ قرآن مجید میں خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا کہ۔

وبالوالدین احسانا وبذی القربٰی والیتمٰی والمسٰکین والجار ذی القربٰی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا (النساء رکوع ٦)

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں' یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے پڑوسی' اور دور کے پڑوسی اور کروٹ کے ساتھی اور راہگیر' اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو بے شک اللہ کو اترانے والا اور بڑائی مارنے والا پسند نہیں آتا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو گا تو کسی نے کہا کہ کون؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (مشکوۃ جلد ۱ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم) مطلب یہ ہے کہ کامل درجے کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی

Marfat.com

شرارتوں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

۲- حدیث:- حضرت عائشہ و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل (علیہ السلام) ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرا دیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ساتھیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے بہترین ہو، اور تمام پڑوسیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہترین ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۴- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن (کامل) نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ بیہقی)

۵- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) فلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے۔ مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ عورت جہنمی ہے تو اس آدمی نے کہا کہ فلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچا ہے۔ وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے مگر وہ اپنے

Marfat.com

پڑوسیوں کو نہیں ستاتی۔ تو حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

(۳۴) جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلا وجہ مارنا' اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے محنت لینا' بلا ضرورت ان کو قتل کرنا' یا آگ میں جلانا' یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طرح اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا۔ اور وہ پورا مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ مگر تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی ایسا نہ ہونا چاہیے تھا۔
(مشکوٰۃ ج ۱۱ ص ۳۱۸ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملہ میں جہنم کے اندر داخل کی گئی۔ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کچھ کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑوں کو کھاتی۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ (بخاری جلد ا ص ۴۶۷ باب)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کر اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

Marfat.com

۴- حدیث:- حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۵- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۶- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۸ بحوالہ مسلم)

۷- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا کو کویا اس سے بڑے پرند کو ناحق قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ ان سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے نہ یا یہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۸- حدیث:- حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے (بھوک کی وجہ سے) مل گئی تھی۔ تو

Marfat.com

حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو ان پر اس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انہیں چھوڑو تو اس وقت بھی انہیں اچھی حالت میں چھوڑو (مشکوۃ ج ۲ ص ۲۹۲ بحوالہ ابو داؤد)

مسائل و فوائد

کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلاوجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف ان جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے جو مہلک یا موذی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۵) ظلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت سی ظالموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ۔

وکم قصمنا من قریة کانت ظالمة وانشانا بعدھا قوما اخرین (الانبیاء رکوع ۲)	اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا کہ وہ ظلم والی تھیں اور ان کے بعد دوسری قوم کو ہم نے پیدا کیا۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ۔

وکاین من قریة املیت لھا وھی ظالمة ثم اخذ تھا والی المصیر (الحج رکوع ۵)	اور کتنی ہی بستیاں کہ ہم نے انکو ڈھیل دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے انکو اپنی پکڑ میں لے لیا اور بے شک میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے

Marfat.com

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کیلئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا۔

ان الظلمین لھم عذاب الیم — بے شک ظالموں کیلئے درد ناک عذاب ہے

اور ایک آیت میں یوں فرمایا

الا ان الظلمین فی عذاب مقیم — خبردار بے شک ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں
(الشوریٰ رکوع ۴)

اسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت و ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کہ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر یعنی قوم عاد و ثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا کہ اے لوگو ان ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی

Marfat.com

تیزی کے ساتھ چلے اور اس وادی سے گزر گئے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو۔ اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے ان کی بخلی ہی نے ان کو اس بات پر ابھارا تھا کہ انہوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرا لیا۔ (مشکوٰۃ جل ا ص ۱۲۴ بحوالہ مسلم)

۴- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶)

۵- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۴)

۶- حدیث:- حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کیلئے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۴)

مطلب یہ ہے کہ ظالم کی مدد کرنے والا کامل درجے کا مسلمان نہیں رہتا ہے۔

مسائل و فوائد

کسی شخص کے ساتھ ظلم کرنا، اور کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ

Marfat.com

کبیرہ اور عذاب جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۶) دشمنانِ اسلام سے دوستی

دشمنانِ اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بدمذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں جانے کا کام ہے اس بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند حدیثوں کو بغور پڑھیے اور ان سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

لا یتخذ المومنون الکفرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء (آل عمران رکوع ۳)
مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں اور جو ایسا کرے اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

یایھا الذین امنو لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالاً ودوا ماعنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر (آل عمران رکوع ۱۱)
اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے انکی یہی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے دشمنی انکی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو یہ لوگ سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر دشمنی ہے۔

Marfat.com

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

یایها الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزوا ولعبا من الذین اوتوالکتاب من قبلکم والکفار اولیاء (مائدہ رکوع ۹)	اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کفار ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔

ایک دوسری آیت میں یہ فرمایا۔

وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایت الله یکفر بها ویستهزا بها فلا تقعدوا معهم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیره انکم اذا مثلهم (النساء رکوع ۱۹)	اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔

ان آیتوں کے بعد اس مضمون کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱- حدیث:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مسلمان کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ۔ اور پرہیز گار کے سوا کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۶) بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ ان باتوں کو نہ تم نے سنا ہو گا نہ تمہارے باپ دادوں نے تو ایسے لوگوں سے تم اپنے کو اور ان کو اپنے سے بچاؤ تا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۸ بحوالہ مسلم)

Marfat.com

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرقہ قدریہ" اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم لوگ ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم لوگ ان کے جنازہ پر مت حاضر ہوا کرو۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

۴- حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ فرقہ قدریہ کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان سے سلام و کلام کی ابتداء نہ کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابوداؤد)

۵- حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر نبی نے لعنت کی ہے۔

وہ چھ آدمی یہ ہیں

(۱) اللہ (عزوجل) کی کتاب میں کچھ بڑھا دینے والا (۲) اللہ (عزوجل) کی تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تا کہ وہ ان لوگوں کو عزت دے جنہیں خدا نے ذلیل کر دیا ہے اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جنہیں خدا نے عزت دی ہے (۴) خدا (عزوجل) کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا (۵) میری اولاد سے وہ سلوک حلال سمجھنے والا جو اللہ (عزوجل) نے حرام کیا ہے (۶) میری سنت کو چھوڑ دینے والا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ بیہقی فی المدخل)

۶- حدیث:- حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے

Marfat.com

آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے۔ تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہو جانا' پتھراؤ ہونا " فرقہ قدریہ والوں میں ہوگا۔" (مشکوۃ ج ا ص ۲۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین و بددینوں' بدمذہبوں سے میل و ملاپ و محبت و دوستی کرنا' اور ان لوگوں کا اپنا راز دار بنانا ناجائز و حرام' سخت گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا' مال کا لین دین اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بددینوں' بدمذہبوں سے شریعت میں منع نہیں۔ مگر موالات اور ایسی محبت و دوستی کہ ان کے کفر اور بدمذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے۔ یہ یقیناً حرام و گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں۔ انہیں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہیے خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳۷) بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گڑھ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔ جو سخت حرام اور گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں۔ انہی باتوں میں یہ بھی

Marfat.com

ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

ولا یاتین بھتان یفترینه بین ایدیھن وارجلھن (ممتحنہ رکوع ۲) اور نہ وہ بہتان لائیں جسے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گڑھ کر اٹھائیں۔

حدیث شریف میں اس کو گناہ کبیرہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وقذف المحصنات المومنات الغافلات (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷) یعنی پاک دامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا

۱- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمان سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۹)

۲- حدیث:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۱)

مسائل و فوائد

زنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا ہر طرح کے بہتانوں سے بچنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۸) وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیوں کہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا۔

Marfat.com

یایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود — اے ایمان والو اپنے عہدوں کو پورا کرو
دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

ان العھد کان مسعولا — بیشک عہد اور وعدہ کے بارے میں قیامت کے دن پرسش ہو گی۔

۱- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل (بخاری ج ۱ ص ۴۵۱)

۲- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہو گا (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۵۱)

۳- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سرین کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہو گا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۳)

۴- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اولین و آخرین کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) جمع فرمائے گا تو ہر عہد توڑنے والے کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۳)

۵- حدیث:- ایک صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ

Marfat.com

اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۳)

مسائل و فوائد

ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کیلئے لازم و ضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۹) اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور ان کے ساتھ تنہائی میں ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

ا۔ حدیث:۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں سوا ان کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور۔ تو سن لو کہ دیور تو موت ہے۔ (یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے لہٰذا عورت کے دیور سے اس طرح بھاگنا چاہیے جیسے موت سے (کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھروں میں نہ داخل ہو تو عبدالرحمان سلمی نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجہ جہاد میں چلا گیا ہے اور اس نے مجھے یہ وصیت کر دی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا۔ اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو۔ بلکہ دروازے پر کھڑے ہو کر

Marfat.com

پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے؟ کیا تم لوگوں کو کچھ چاہیے؟ (کنزالعمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۳- حدیث:- حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اس کو درہ مارتے ہوئے اس کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ تو اس نے گڑ گڑاتے ہوئے کہا کہ اے امیر المومنین یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المومنین شرمندہ ہو گئے اور فرمایا کہ مجھ کو غلط فہمی ہو گئی۔ اور تم کو میں نے غلط سزا دی) لو تم یہ درہ مجھ کو مار کر اپنا قصاص مجھ سے لو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو معاف کر دو تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ (کنزالعمال جلد ۵ صفحہ ۳۶۰)

مسائل و فوائد

تنہائی میں کسی اجنبی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ امیر المومنین کو یہی خیال ہوا اس لئے آپ نے اس کو درہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المومنین کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کر دی تو امیر المومنین کا اخلاص دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے آپ کو قصاص لینے کیلئے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہو گئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا ورنہ امیر المومنین تو اس کے ہاتھ سے درہ کی مار کھانے کیلئے تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر! یہ ہے جانشین پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار کہ آج اس جمہوریت کے دور میں بھی

Marfat.com

کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ صحابہ کرام کے اخلاص وللہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۰) بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا' اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ (الاحزاب رکوع ۴)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی بڑی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں!

۱- حدیث:- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے کو بچاؤ۔ تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا کہ دیور تو موت ہے (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی

Marfat.com

بیوی کے پاس جا کر اس سے جماع کر لے تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ مسلم)

۳- حدیث:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے۔ لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیے۔ جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۴- حدیث:- حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۵- حدیث:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ناگہاں ابن ام مکتوم آ گئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضور ﷺ نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں پھر ان سے پردہ کیوں کریں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں اندھی ہو۔ کیا تم دونوں انہیں دیکھ رہی ہو؟ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کو کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔!

Marfat.com

(۴۱) پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد اور عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے بچائے اور جو اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائے وہ گنہگار اور عذاب کے لائق ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا بہت دشوار رہا ہو۔ ایک تو چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جب تک یہ دو ٹہنیاں ہری رہیں گی امید ہے کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۴۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل وفوائد

(۱) اس حدیث سے ان مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے جو عموماً کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔ اور بوٹ، سوٹ اور خود اپنے آپ پیشاب سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب کے بعد نہ ڈھیلا لیتے ہیں نہ پانی سے دھوتے ہیں اور پیشاب کو اپنے بدن اور کپڑوں میں خشک کر لیتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ قیامت سے پہلے ہی ان کو قبروں میں ضرور

Marfat.com

عذاب سے پالا پڑے گا۔

(۲) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول پتی یا ہری گھاس ڈالنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے کہ اگر وہ عذاب کے قابل ہوں گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی اور اگر وہ عذاب کے لائق نہ ہوں گے تو انہیں ہری شاخوں کی تسبیح سے انس اور فرحت حاصل ہو گی۔ "واللہ تعالیٰ اعلم"

(۴۲) حیض میں ہم بستری

حیض و نفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر بھی ہاتھ لگانا یا اپنے بدن کے کسی حصہ سے اس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

ویسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلو النساء فی المحیض ولا تقربوهن حتی یطهرن (البقرہ رکوع ۲۶)	اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرما دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو اور ان سے نزدیکی نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو لیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت و ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا

Marfat.com

کیوں کہ اللہ (عزوجل) کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے اور اگر ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے (ابن ماجہ ص ۴۷)

۳- حدیث:- حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب امہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور ﷺ کی بیبیاں تہہ بند باندھ کر حضور ﷺ کے ساتھ سویا کرتی تھیں (ابن ماجہ ص ۴۷)

مسائل و فوائد

حیض' نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا' پینا اور سونا جائز ہے۔ صرف صحبت کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام و ناجائز ہے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

(۴۳) غسل جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو "غسل جنابت" کہتے ہیں غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنب (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۰ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۲۔ حدیث:- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان سے قریب نہیں ہوتے۔ (۱) کافر کا مردہ (۲) خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا (۳) جنب

مسائل و فوائد

جنب جب تک غسل نہ کر لے اس کیلئے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف کا چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا۔ لوگوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کر لے۔

(۴۴) خود کشی

خود کشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث:- حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔[1]

۲۔ حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "جنگ

Marfat.com

حنین" میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آدمی جس کو حضور نے جہنمی فرمادیا ہے۔ اس نے تو آج کفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مر گیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا یہ سن کر بہت سے لوگ شک میں پڑ گئے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کر سکا اور خود کشی کر لی جب حضور ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں پھر حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرما دیا کرتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

مسائل و فوائد

خود کشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خود کشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خود کشی کرے گا جہنم میں اسی ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خود کشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

(۴۵) احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانہ میں غلہ یا جانوروں کا چارہ خرید کر اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کر لے تا کہ جب خوب زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دے دیا ہے۔ اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بڑی ہی لرزہ خیز وارد ہوئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۰ الاحتکار بحوالہ مسلم)

۲-حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بازار میں غلہ لا کر بیچنے والا خدا (عزوجل) کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہو گا۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۳- حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں کو تکلیف دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا۔
(مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۴- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس

Marfat.com

دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۵- حدیث:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اس سب غلہ کو صدقہ کر دے۔ پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۶- حدیث:- حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی برا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اور اگر بھاؤ گراں کر دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۷- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری امت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو غارت و برباد کر دے گا۔

(کنز العمال ج ۴ ص ۵۴ بحوالہ ابن عساکر)

۸- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی لا دے تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بیزار ہیں۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۵۴)

(نوٹ) احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب جنتی زیور میں پڑھئے۔ (جنتی زیور شبیر برادرز سے طلب فرمائیں)

Marfat.com

(۴۶) تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کی عزت و احترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں۔ اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت و ممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔
(بخاری ج ۱ ص ۲۸۰)

۲- حدیث:- حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری مسلم)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے۔ اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں۔ ہر تصویر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک جان پیدا فرمائے گا اور پھر اس کو جہنم میں عذاب دے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمہارے لئے تصویر بنانا ہی ضروری ہو۔ تو درخت یا ان چیزوں کی تصویریں بناؤ

Marfat.com

جن میں روح نہیں ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸٦ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہو گی کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی اور دو کان ہوں گے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہو گی۔ وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے (۱) سرکش ظالم (۲) جو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے (۳) تصویریں بنانے والے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸٦ بحوالہ ترمذی)

٦- حدیث:- حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا۔ تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونک دے اور وہ اس میں کبھی روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ سے کانپنے لگا اور اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے اگر تم تصویر بنانا نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸٦ بحوالہ بخاری)

Marfat.com

۷- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا۔ (۱) جس نے کسی نبی کو قتل کر دیا (۲) یا جس کو نبی نے قتل کیا (۳) یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کر دیا (۴) تصویر بنانے والے (۵) وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)

۸- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گڑھ کر بیان کرے گا تو قیامت کے دن اس کو یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ دو جو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہر گز اس کو نہ کر سکے گا اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو کام اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد

جاندار کی تصویروں کو خواہ قلم سے بنائیں یا کیمرے سے فوٹو لیں' یا پتھر' یا لکڑی پر کھود کر بنائیں' بہر صورت حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح ان تصویروں کو بیچنا اور خریدنا' یا عزت کے ساتھ اپنے پاس رکھنا بھی حرام و گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کے ساتھ چومتے

Marfat.com

میں لگا کر مکانوں میں رکھتے ہیں اور اس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگر بتی سلگاتے ہیں یہ اور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے بلکہ یہ بت پرستی کے مثل مشرکانہ عمل ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۷) کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور

دوسروں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دینا اور خود اس پر عمل نہ کرنا یہ بھی گناہ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیتوں اور حدیثوں میں اس مذمت اور ممانعت بکثرت مذکور ہے۔ خدا کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

یایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون (الصف رکوع ۱)

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو تم نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

دوسری آیت میں جھوٹے شاعروں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

والشعراء یتبعھم الغاون الم تر انھم فی کل واد یھیمون انھم یقولون مالا یفعلون (شعراء ع ۱۱)

اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر زمانے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بھی پڑھیے جن سے ہدایت کے چشمے ابل رہے ہیں۔

ا۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے چند آدمیوں کو

Marfat.com

دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹ جارہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپکی امت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکو کاری کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۸ بحوالہ بیہقی)

۲- حدیث:- حضرت امامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے۔ تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تم ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا۔ تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور میں تم لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذاب جہنم کا سبب ہے لہذا تمام مسلمانوں کو عموماً اور واعظین و مقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو

Marfat.com

کچھ دوسروں سے کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں "کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور" یہ گناہ کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۸) گالی گلوچ

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے۔ اس سے لوگوں کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ یہ بد زبانی جنگ و جدال' بلکہ کشت و قتال تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت و ممانعت فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا یا مسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کفر ہے۔

۲- حدیث:- حضرت انس و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے۔ جب کہ مظلوم حد سے بڑھ گیا ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جس نے پہلے گالی دی سارا گناہ اس کے سر ہے۔ جب کہ دوسرا حد سے نہ بڑھا ہو لیکن اگر وہ حد سے بڑھ گیا ہو تو پھر گالی گلوچ کا گناہ دونوں کے سر ہوگا۔

۳- حدیث:- ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے

Marfat.com

والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۳۴۰)
۴- حدیث:- حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو کیوں کہ ہوا اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پناہ مانگو۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۳۴۲)
۵- حدیث:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا' لعنت کرنے والا' فحش گوئی کرنے والا' بے حیائی کی بات بولنے والا' نہیں ہوتا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد

گالی دینا گناہ ہے اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۴۹) جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گڑھ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
۱- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ موٹ کہے

Marfat.com

کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷ بحوالہ بخاری)

۲- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی (ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

۳- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جو میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

فائدہ

یہ عذاب اس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے۔ پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۰) داڑھی کٹانا

داڑھی منڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مشت سے کم چھوٹی کرانا حرام و گناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (ترمذی ج ۳ ص ۱۰۰)

Marfat.com

۲-حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۰)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴-حدیث:- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد

داڑھی ایک مشت سے بڑی ہونے پر اگر بری لگتی ہو اور چہرے کے حسن و جمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کیلئے یا داڑھی کو برابر کرنے کیلئے داڑھی کا کچھ حصہ کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہونے پائے (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۱) مردانی عورتیں زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل و صورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

۲-حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

مسائل و فوائد

آج کل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور لڑکے عموماً ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کیلئے ممنوع، و باعث لعنت ہے۔ مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہیے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہیے اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہیے اور ان کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہیے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۲) ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے۔ ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے لہٰذا ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھیے اور ہدایت کا نور حاصل کیجیے۔

Marfat.com

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے گھسیٹے۔

۲- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۵- حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر و انس و ابن زبیر و ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۶- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا تو حضور ﷺ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ اور میں نے اس کو پہن لیا۔ تو میں نے حضور ﷺ کے چہرے پر

Marfat.com

غضب کے آثار کو پہچانا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی بنالو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۷- حدیث:- حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں کے اوپر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین بغیر ٹوپیوں کے عمامہ باندھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی)

۸- حدیث:- حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا (۱) دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے سے (۲) گودنا گدوانے سے (۳) بھنووں اور چہرے کے بال نوچنے سے (۴) ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۵) ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۶) اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں۔ (۷) اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھا کرتے ہیں۔ (۸) لوٹ مار کرنے سے (۹) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے (۱۰) انگوٹھی سے مگر حاکم کیلئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۶ بحوالہ ابو داؤد و نسائی)

۹- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حضور نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

Marfat.com

۱۰- حدیث:- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی امت کی عورتوں کیلئے حلال کیا ہے اور اپنی امت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

۱۱- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی قوم میں شمار ہو گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ابو داؤد)

مسائل و فوائد

مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ 'یا تہبند یا کرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

(۲) مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے دونوں جائز ہے۔

(۳) بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

(۴) سرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کیلئے مکروہ ہے۔ اور عورتوں کیلئے کوئی حرج نہیں۔

(۵) دانت کو ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا' یوں ہی بھنوں کے بال نوچ کر بھنوں کو پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودانا اسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا' یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت سے معانقہ کرنا۔ یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح لوٹ مار کرنا حرام ہے اور چیتے' شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا یا سوار ہونا ممنوع ہے۔ کیوں کہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی بھی پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۶) جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کیلئے اس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵۳) قبروں پر پیشاب' پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب' پاخانہ کرنا' یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب' پاخانہ کرنے کیلئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا۔
(کنزالعمال ج ۹ ص ۲۱۸)

۲- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیوں کہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔ (کنزالعمال ج ۹ ص ۲۱۸ بحوالہ دیلمی)

مسائل و فوائد

یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچتی ہے ان ان چیزوں سے مردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے لہٰذا قبروں پر پیشاب' پاخانہ کرنا' یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا' یا قبروں کو روندنا' یا قبروں پر مکان بنانا' یا قبروں پر بیٹھنا' یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے قبروں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمان پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز رکھیں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

Marfat.com

۳- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے۔ یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۴- حدیث:- حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منہ کرکے نماز مت پڑھو۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۵- حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے۔ جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑ دینا گناہ ہے۔
(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۹ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۶- حدیث:- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اس کا جوتا بناؤں۔ یہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب پاخانہ کروں یا بیچ بازار میں۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۳)

۷- حدیث:- عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم قبر سے اتر جاؤ اور قبر والے کو ایذا مت دو اور وہ تم کو ایذا نہ دے۔ (الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۳۷۴ بحوالہ طبرانی)

Marfat.com

(۵۴) کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔ تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو (مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

۲- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں ایک قوم ایسی ہو گی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہو گا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرم کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر بھی یہی کرتے تھے۔

۴- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے سے گزرا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا خضاب ہے۔

Marfat.com

پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان سب خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد)

۵- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۹ بحوالہ ابن النجار)

۶- حدیث:- حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

۷- حدیث:- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

مسائل و فوائد

حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کیلئے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واجتنبوا السواد" یعنی کالے خضاب سے بچو۔ (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

Marfat.com

(۵۵) سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا' یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر ان تیل کو سر میں لگانا یا بدن پر مالش کرنا۔ غرض کسی طرح بھی ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع و حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو۔ اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کیلئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا ان برتنوں میں جس میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ دارقطنی)

۴- حدیث:- حضرت حکم نے ابن لیلیٰ سے سنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی انکے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا مگر یہ نہیں مانا بیشک رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰)

مسائل و فوائد

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام و ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔ جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ وہ گلاس اور کٹورا جس میں دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اس میں بھی کچھ کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کر دی گئی ہو۔ تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵٦) ریاکاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا کی رضا ڈھونڈنے' اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے اگر نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو ''ریاکاری'' ہے اور ریاکاری وہ گناہ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کو شیطان سا تھی بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ۔

Marfat.com

والذین ینفقون اموالھم رئا ء الناس ولا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر ومن یکن الشیطن لہ قریناً فساء قریناً (النساء رکوع ٦)

اور وہ لوگ جو اپنے مالوں کو لوگوں کو دکھاوے کیلئے خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ قیامت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو وہ کتنا برا ساتھی ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ۔

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراء ون ویمنعون الماعون (سورۃ ماعون)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی طرح ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

١۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اس عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہے جس کیلئے اس نے کیا ہے۔ (مشکوۃ ج ٢ ص ٤٥٤ بحوالہ مسلم)

٢۔ حدیث:۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شہرت کیلئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو مشہور کرے گا اور جو ریاکاری

Marfat.com

کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کا اس کو بدلہ دے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ کیلئے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کر لیا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کا ثواب اللہ (عزوجل) کے غیر سے طلب کرے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ احمد)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کریں گے۔ وہ لوگوں کیلئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کیلئے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ (ان ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ کیا یہ لوگ مجھ پر جری ہو گئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقل مند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

۵- حدیث:- حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ریاکاری کرتے ہوئے نماز پڑھی۔ تو یقیناً اس نے شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری سے روزہ رکھا اس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ دیا اس نے بلاشبہ شرک کا

Marfat.com

کام کیا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۵۵ بحوالہ احمد)

۶۔ حدیث:۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رلاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سنا تھا اسی کو یاد کرکے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ کو اپنی امت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" لیکن سن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا۔ پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے ساتھ آ جائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۷۔ حدیث:۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم لوگوں پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوٹا شرک کیا ہے؟ تو فرمایا کہ "ریاکاری" اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے تو ریا کاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا کر کیا کرتے تھے پھر تم دیکھ لو کہ کیا تم اس کے پاس کوئی جزاء اور بھلائی پاتے ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۸۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال

Marfat.com

میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے اور یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

الحاصل "ریکاری" سخت حرام' اور گناہ کبیرہ ہے ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے "واللہ تعالیٰ اعلم"

(۵۷) تکبر

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں اس کا انجام ذلت و خواری ہے یہی وہ گناہ ہے جس نے ہمیشہ کیلئے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن و انس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان "لعنت" گرفتار کرد

Marfat.com

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل و خوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔

"عزازیل" فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا تو وہ مردود بارگاہ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا۔ قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ۔

فبئس مثوی المتکبرین (الزمر رکوع ۷) تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کا

اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا۔

ولا تمش فی الارض مرحا انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولاً کل ذلك كان سيئه عند ربك مكروها (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور زمین میں اتراتا مت چل تو ہر گز نہ زمین چیر دے گا اور ہر گز نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں (ہمیشہ کیلئے) داخل نہیں ہو گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ (ہمیشہ کے لئے) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے (بوجہ غضب کے) اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا۔ نہ ان کی

Marfat.com

طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔ نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے گا۔
اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (۱) زناکار بڈھا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳)
متکبر فقیر۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۳- حدیث:- حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدان محشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے مگر ان کی صورتیں آدمی کی ہوں گی اور ہر طرف سے ان پر ذلت کا گھیرا ہو گا اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے اس قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام "بولس" (ناامیدی کی جگہ) ہو گا۔ ان کے اوپر جہنم کی آگ ہو گی جو "نار الانیار" کہلاتی ہے اور انہیں جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام "طینۃ الخبال" (پیپ کا کیچڑ) ہے۔
(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ ترمذی)

۴- حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمادے گا تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہو گا مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہو گا۔ اور جو تکبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہو گا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہو گا کہ کتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہو گا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۳۴)

۵- حدیث:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر

Marfat.com

ہو گا وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہو' اس کا جوتا اچھا ہو۔ (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے۔ (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۶- حدیث:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو۔ اس لئے کہ آدمی ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو "جبارین" (ظالموں) میں لکھ دو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۸)

مسائل و فوائد

اچھا لباس' اچھا مکان و سامان' رکھنا یہ تکبر نہیں بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے اپنے کو بڑا اور عزت والا سمجھے۔ اور دوسرے کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے در حقیقت یہی وہ تکبر ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا' اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم۔)

(۵۸) بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بدترین گناہ ہے قرآن و حدیث میں بخیلی کیلئے جہنم کی وعید آئی ہے' چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

Marfat.com

ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شرلھم سیطو قون ما بخلوا بہ یوم القیمۃ (آل عمران رکوع ۷)

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز وہ اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ۔

ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتھم اللہ من فضلہ واعتدنا للکفرین عذابا مھینا (النساء رکوع ۵)

بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخیلی کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپائیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں۔

۱- حدیث:- امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں نہیں داخل ہو گا بلکہ کچھ دنوں جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا۔

۲- حدیث:- حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں

Marfat.com

ہوں گی۔ بخیلی اور بد اخلاقی' (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۴۵ بحوالہ ترمذی وغیرہ)
مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہو گا اگر بخیل ہو گا تو بد اخلاق نہیں ہو گا۔ اور اگر بد اخلاق ہو گا تو بخیل نہیں ہو گا۔ یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن میں نہیں پائی جائیں گی۔

۳- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے۔ لوگوں سے قریب ہے۔ لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ (عزوجل) سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے۔ لیکن جہنم سے قریب ہے اور سخی جاہل بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۴ بحوالہ ترمذی)

۴- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی میں دو خصلتیں بدترین ہیں۔ ایک حرص والی بخیلی' دوسری سخت بزدلی (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۵ بحوالہ ابو داؤد)

۵- حدیث:- حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اس امت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۵۶)

مسائل و فوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کر دینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذلت و خواری اور قسم قسم کی تکالیف ہیں۔ اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

Marfat.com

(۵۹) حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث و قبیح عادت ہے۔ یہ چوری' ڈاکہ' غصب خیانت' قتل و غارت' وغیرہ سیکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہ کبیرہ ہیں۔ اسی لئے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔

۱- حدیث۔- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص۔ دوسری عمر کی حرص۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے
(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۴۰ بحوالہ بیہقی)

۳- حدیث:- حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۲)

۴- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علم شریعت کو دور کر دیتی ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

۵- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مرسل مروی ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کہ جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۲)

Marfat.com

(٦٠) حسد

حسد یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال و بربادی کی تمنا کرنا یہ بھی بڑی ہی مہلک اور بہت ہی موذی دل کی بیماری ہے اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی لئے خداوند قدوس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا اور قرآن مجید میں نازل فرمایا۔

ومن شر حاسد اذا حسد (الناس) — اور میں حاسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور حدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیا ہے۔

١- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج ٢ ص ٤٢٧ بحوالہ بخاری و مسلم)

٢- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔

(کنز العمال ج ٣ ص ٢٦٣)

٣- حدیث:- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمہارے اندر اگلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض۔ یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں۔ بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ۔ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ۔ اور تم لوگ اس وقت مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتا دوں کہ جب تک تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔
(کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۴)

۴- حدیث:- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۴)

۵- حدیث:- حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۴)

(۶۱) بغض و کینہ

مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنا بھی حرام اور گناہ ہے اس بارے میں

Marfat.com

یہ چند حدیثیں خاص طور سے بغور پڑھیے۔

۱- حدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲- حدیث:- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب برات میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرما دیتا ہے۔ لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو موخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۴)

۳- حدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو۔ اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۶۵)

۴- حدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۵)

۵- حدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

۶- حدیث:- حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہا دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

(۶۲) مکر اور دھوکہ بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکہ بازی اور دغا بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

اس کی ممانعت و حرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز و عبرت آموز ہیں۔

۱- حدیث:- امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکہ بازی کرے وہ ملعون ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ترمذی)

۲- حدیث:- حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو

Marfat.com

مشقت میں ڈالے گا۔

۳- حدیث:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔ (کنزالعمال ج ۳ ص ۳۱۰)

۴- حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(کنزالعمال ج ۳ ص ۳۱۰)

۵- حدیث:- امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (۱) دھوکہ باز (۲) بخیل (۳) احسان جتانے والا۔ (کنزالعمال ج ۲ ص ۳۱۰)

(۶۳) کسی کا مذاق اڑانا

اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات' یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام وگناہ ہے۔ کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ۔

Marfat.com

یاایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسٰی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئك ھم الظالمون (الحجرات رکوع ۲)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ ان کا تمسخر اور استہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں یہ سب حرکتیں حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے۔ ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے انکو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے ان مالداروں کو ہوش میں آجانا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کرکے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر

Marfat.com

قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائیں گے کیونکہ

بشر کو صبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد غفور رحیم دیتا ہے

(۶۴) مسجد میں دنیا کی بات کرنا

مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے۔ اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں لوگ کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا (عزوجل) سے کچھ کام نہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بیہقی)

۲- حدیث:- حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا ڈالتے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵۲)

۳- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گم شدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خدا (عزوجل) کرے تمہاری گم شدہ چیز تمہیں نہ ملے۔ (الترغیب و

Marfat.com

الترغیب ج ۱ ص ۲۰۲ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۴- حدیث:- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھ کو کنکری ماری جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو مسجد میں میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا۔ تو امیر المومنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر درد مند کر دیتا۔ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو؟ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بخاری)

۵- حدیث:- حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ "بطیحا" کہتے تھے اور امیر المومنین نے یہ فرما دیا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آجائے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ موطا)

(۶۵) قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لاپرواہی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے اس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی لرزہ خیز ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا یہاں تک کہ مسجد سے کسی گندی چیز کے نکلنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس سے بڑا کسی گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورہ یا آیت جو اسے یاد تھی اسے بھلا دیا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ابوداؤد)

۲- حدیث:- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر اس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی کوڑھی ہو گا۔(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹)

۳- حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کے مثل ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام و گناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں!

۱- حدیث:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا

Marfat.com

باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (الترغیب و الترہیب ج ۳ ص ۸۳ بحوالہ بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

۲- حدیث:- حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے۔ تو اس شخص نے ناشکری کی۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۷۳ بحوالہ بخاری)

۳- حدیث:- حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بناتے کا دعویٰ کرے۔ یا جو غلام اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی فرض عبادت مقبول ہو گی۔ نہ کوئی نفل عبادت قبول ہو گی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم و ابوداؤد)

۴- حدیث:- حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار برأت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۷۳ بحوالہ احمد و طبرانی)

۵- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے پائی جائے گی

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۷)

۶- حدیث:- حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا لوگوں کو معلوم و مشہور نہیں۔ تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۷ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیں جو ہندوستان میں خواہ مخواہ اپنا خاندان و نسب بدل کر کسی اونچے خاندان سے اپنا رشتہ نسب ملا لیتے ہیں۔ سیکڑوں ایسے ہیں جن کو سیکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ ہندوستانی ہیں اور ان کے آباؤ اجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی النسل بن کر اپنے کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ان لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام و جہنمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

(۶۷) بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کے دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں۔ اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ' اور بستر کا حق' اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے ہرگز ہرگز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو گا اور جہنم کی سزا کا حق دار ہو گا اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے حقوق ادا کرنے میں برابر نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب کا آدھا دھڑ گرا ہو گا۔!

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے بدن کی ایک شق گری ہو گی۔ (یعنی ایک طرف جھکی اور مڑی ہوئی ہو گی۔ -الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۰ بحوالہ نسائی)

۳- حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے ممبروں پر ہوں گے جو لوگ اپنے فیصلوں میں' اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں' اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۰ بحوالہ مسلم)

Marfat.com

(۶۸) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا' یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے۔ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھئے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے نہ کچھ پئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے تھے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے نہ دے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۲۷ بحوالہ مسلم وغیرہ)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پئے اور داہنے سے ہر چیز دے اور لے۔ اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۲۴۳)

مسائل و فوائد

میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ دستر خوان پر بائیں ہاتھ سے اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے۔ اسی طرح بعض لوگ چائے کا کپ تو داہنے ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہر حال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہیے اور چائے کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر سانسر میں لوٹ

Marfat.com

کر چاہئے داہنے ہی ہاتھ سے پینی چاہیے تاکہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ادا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶۹) کتا پالنا

شکار کرنے کیلئے کھیتی کی حفاظت کیلئے' مویشیوں کی حفاظت کیلئے مکان کی حفاظت کیلئے ان چار مقصدوں کیلئے کتا پالنا جائز ہے۔ باقی ان کے سوا مثلاً کھیلنے کیلئے' دل بستگی اور تفریح کیلئے لڑانے یا دوڑانے کے لئے یا کسی اور کام کیلئے کتا پالنا ناجائز و ممنوع ہے۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱- حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکار یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کیلئے کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا (الترغیب و الترہیب ج ۴ ص ۶۵ بحوالہ بخاری و مسلم وغیرہ)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا (الترغیب و الترہیب ج ۴ ص ۶۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳- حدیث:- حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے رک گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپکو آنے سے روک دیا

Marfat.com

تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔ (الترغیب والترہیب ج۴ ص ۶۸ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گزشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رکاوٹ پڑ گئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا۔ تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں اور پردے کے بارے میں یہ حکم دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں۔ اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے۔ یہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا کتا تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کے نیچے تھا۔ چنانچہ وہ کتا نکال دیا گیا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۶۹ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی)

مسائل و فوائد

کاشانۂ نبوت میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے کتے اور تصویروں کا موجود رہنا اس وقت تھا جب کہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکانوں میں رکھنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔ اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کوئی جاندار کی تصویر رکھے۔ اسی طرح شکار کیلئے اور کھیتی و مویشی و مکان کی حفاظت کیلئے تو کتا پالنا شریعت میں جائز ہے۔ باقی ان کے سوا دوسرے تمام کتوں کا پالنا ناجائز

Marfat.com

ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان خلاف شرع کاموں سے بچنا لازم ہے کیوں کہ شریعت ہی مسلمانوں کیلئے دونوں جہان میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہیے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لئے پھرتے ہیں بلکہ جوش محبت میں کتوں کا منہ بھی چومتے رہتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

(۷۰) بلا ضرورت بھیک مانگنا

بلا ضرورت محض اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہیں۔ چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱- حدیث:- حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے قبیصہ! مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کیلئے درست و حلال نہیں۔ ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو۔ تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا۔ تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے سامان زندگی کو درست کرنے کیلئے بقدر ضرورت بھیک مانگ سکتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقلمند ہوں اس کی قوم میں سے اٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص واقعی فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدر حاجت بھیک مانگ سکتا ہے ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سوال کرے تو اے قبیصہ! وہ مال حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہیے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

۳- حدیث:- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو حضور ﷺ نے مجھے مال عطا فرما دیا۔ پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضور ﷺ نے مجھے مال دے دیا۔ اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے یعنی بہت مرغوب و پسندیدہ چیز ہے تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا۔ اس مال میں برکت ہو گی اور جو نفس کی لالچ کے ساتھ اس کو لے گا اس میں برکت نہ ہو گی اور اس کی مثال یہ ہو گی کہ کوئی کھاتا رہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ! میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپکے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴- حدیث:- حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا اور جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے۔ جو کسی کو دیا گیا ہو۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵- حدیث:- حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو میں اس کیلئے جنت دلانے کا ضامن ہوں؟ یہ سن کر حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں یا رسول اللہ! اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۶- حدیث:- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ تم میں کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری)

۷- حدیث:- حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اس کے باوجود بھیک مانگے تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

لاصہ کلام یہ ہے کہ بلا ضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں۔ ان لوگوں کو مذکورہ بالا فرامین نبوت سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ وہ لوگ

Marfat.com

بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارہ جمع کر رہے ہیں۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

(۷۱) مریدین قارئین کیلئے ضروری ہدایات

(۱) مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علماء حرمین شریفین کا مذہب ہے۔ سنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں، مثلاً وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں۔ نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقل مند نہیں جا سکتا اور دین و ایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ لہذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جدوجہد اور کوشش فرض ہے مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین و ایمان سے تو آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے اس لئے جان و مال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بے حد ضروری ہے۔

(۲) نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ یاد رکھو کہ بے نماز وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی

Marfat.com

حاجت کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری' اور پرلے سرے کی نادانی اور وہ گناہ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والی ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر کوئی نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لا سکتا۔ یاد رکھو کہ رزق اور روزی دینا اسی کا کام ہے جس نے نماز فرض کی ہے۔ لہٰذا اس رزاق مطلق پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے۔ ورنہ سخت غضب الٰہی میں مبتلا ہو گا۔

(۳) جتنی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں اور ان سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں۔ اور اس میں ہر گز کاہلی نہ کریں۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا۔

جب چند نمازیں قضا ہوئی ہیں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں۔ اسی طرح باقی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہے اس کی نیت کریں اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کر لیں یاد رکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی حرف بیس رکعت ادا کی جاتی ہیں سنتوں اور نفلوں کو قضا میں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

(۴) جتنے بھی روزے قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر

Marfat.com

لئے جائیں کیوں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔ لہٰذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

(۵) جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے اور وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں۔ اور جتنے برسوں کی زکوٰۃ نہ دی ہو فوراً حساب کرکے ان سب کو ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں۔ سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔

اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکوٰۃ دیتے رہیں اور سال پورا ہونے پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہو تو اس کو آئندہ مجرا کر لیں۔

(۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کرکے فرمایا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

(۷) شجرہ شریفہ[1] میں لکھی ہوئی ہدایات پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریف پڑھ کر پیران کبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد
والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

تمت بالخیر

[1] یہاں شجرہ سے مراد شجرۂ طریقت ہے۔

Marfat.com

ویڈیو اور ٹی وی
کا
شرعی استعمال

تصنیف لطیف

شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ
شہزادہ محدث اعظم ہند کچھوچھوی اشرفی علیہ الرحمۃ

شبیر برادرز

Marfat.com

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح و تخریج کی ہوئی کتب

جہانگیری

مسند امام زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد

الامام زید رضی اللہ عنہ

کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

جہانگیری

الموطأ امام مالک

احادیث نبویہ آثار صحابہ اقوال تابعین اور آراء امام مالک

تالیف امام دار الهجرة

امام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی رحمہ اللہ

جہانگیری

مسند الامام الشافعي

ترتیب

الامیر ابی سعید سنجر بن عبد اللہ الناصری الجاولی

2 جلدیں

جہانگیری

سنن دارمی

احادیث و آثار کا مستند اور قدیم مجموعہ

الامام الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي

15 کتب سے تخریج

2 جلدیں

شبیر برادرز

40۔ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006